

مباحثہ میاںوالی

مابین

قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری

و
مولوی لال حسین صاحب اختر

پیش لفظ

مؤرخہ۔ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو میانوالی میں جماعت احمدیہ کے عالم قاضی محمد نذیر صاحب لاہوری اور مولوی لال حسین صاحب ختر کے درمیان ڈاکٹر غلام خلیل صاحب سائنس میانوالی کے مکان پر ایک تبادلہ خیالات کا انعقاد زیر صدارت چوہدری محمد یوسف صاحب جٹریٹ درجہ اولہ سوار مباحثہ کے لئے تین گھنٹہ دس منٹ وقت تقریر تھا اس گفتگو میں مدعی جماعت احمدیہ قرار پائی۔ اس کے ذمہ یہ امر لگایا گیا کہ وہ وفات مسیح کا بھی ثبوت دے اور ختم نبوت سے متعلق بھی اپنا نقطہ خیال بیان کرے اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ کے سچا ہونے کا ثبوت بھی پیش کرے۔

پہلی مدت تقریر میں میں منٹ منٹ کی قراپائیں۔ اور باقی تقریریں دس دس منٹ کی۔ آخری تقریر احمدی عالم کی تھی۔ یہ تبادلہ خیالات ایک اچھے ماحول میں سمجھ دار لوگوں کے درمیان ہوا۔ اور حاضرین نے دونوں فریق کے خیالات توجہ اور دلچسپی سے سنے۔ یہ گفتگو دونوں فریق نے ٹپ کسل تھی۔ انبوس ہے مولوی لال حسین صاحب نے اپنی آخری تقریر میں یہ مسئلہ شروع کر دیا کہ مسیح اور وہی دو شخص ہیں۔ جب اپنی آخری تقریر میں احمدی عالم ان کی اس بات کا جواب دینے لگا جو ان کی طرف ایک نئی بات پیش کی گئی تھی۔ تو انہوں نے ان شور ڈاننا شروع کر دیا۔ کہ آپ نئی بات پیش نہیں کر سکتے۔ احمدی عالم نے انہیں جواب دیا کہ میں کوئی نئی بات پیش نہیں کر رہا بلکہ آپ کی بات کی جواب دے رہا ہوں۔ بہر حال انہوں نے شور ڈانے رکھا اور احمدی عالم کا وقت ضائع کیا اور مقصود ان کا یہ معلوم ہوتا تھا کہ جن باتوں کی احمدی عالم اپنی آخری تقریر میں وضاحت کرنا چاہتا تھا انکی وضاحت نہ ہو سکے

مولوی لال حسین صاحب کا یہ بہت غیر منصفانہ رویہ تھا۔ مناظرہ کے پڑھنے والے اصحاب خود اس بے انصافی کو محسوس کر سکتے ہیں۔ چونکہ مولوی لال حسین صاحب نے خود ہی یہ اعلان کیا تھا کہ یہ مناظرہ چھپے گا اور احمدی عالم نے بھی کہہ دیا تھا کہ بیشتر کفریہ پر چھاپا جائے لیکن چونکہ فرقیہ ثانی نے اپنا مسودہ صاف کر کے صدر مجلس کو پیش نہیں کیا۔ تاکہ دونوں مسودوں کا مقابلہ ہو سکتا اور صدر مجلس اس پر دستخط کر دیتے۔ اسلئے یہاں مختصر کفریہ پر شائع نہیں ہو رہا۔ بلکہ ہم ٹیپ ریکارڈ سے اخذ کردہ مسودہ کو حسب مدعا احمدی عالم شائع کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنا مسودہ بھی صدر مجلس کو پیش کر دیا تھا۔ اور انہوں نے اس کے اکثر حصہ کا ٹیپ ریکارڈ سن کر مقابلہ بھی کر لیا تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ کا عالم کی آخری تقریر میں مولوی لال حسین صاحب اختر نے شور ڈال کر ان کا وقت ضائع کیا تھا۔ اس لئے اس بے انصافی کا کسی قدر ازالہ غور سے حواشی میں اختصار کر دیا گیا ہے۔

اگر اس مباحثہ کے پڑھنے والے اصحاب کی امر کی مزید وضاحت چاہتے ہوں تو وہ ناظر اصلاح و ارشاد ربیہ کی طرف رجوع کریں۔ ہم اس تبدلہ خیالات کے دہل کے متعلق اپنی کوئی طے نہیں کرتے۔ بلکہ فیصلہ اس کے پڑھنے والوں پر ہی چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

الناشر

عبد اللطیف شاہد امین روڈ گوال منڈی لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 زَہْدُہٗ وَنُصْلٰی عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ
 وَ عَلٰی عِبْدِہِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

اعلان از کرم چویدری محمد یوسف صاحب

محسٹریڈ رجا اول میانوالی صد مجلس

گفتگو اسحاق حق کے لئے بہترین ماحول میں ہوگی اور مقام گفتگو۔۔۔ اخیر
 یہ تو تبدیل ہو چکا ہے، ابھی ڈکٹر نور خان صاحب کا مکان ہے۔ ہر طرف سے پچیس
 پچیس افراد شرکت کریں گے اور مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۵ کو ہوگا۔
 مدنی جماعت احمدیہ ہوگی۔ فریقین کی پہلی پہلی تقریریں بیس بیس منٹ کی اور پھر دس
 دس منٹ کی ہوگی۔ کل وقت برائے گفتگو تین گھنٹے دس منٹ ہوگا اور آٹھ بجے ٹھیک
 گفتگو شروع ہو جائے گی۔

پیشتر اس کے کہ میں حضرات داعیان موقف کو گزارش کروں کہ وہ اپنے موقف
 کی تائید میں گفتگو فرمائیں۔ مناسب وقت معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو گند ارشاد پیش کروں۔
 یہ علم و عرفان کی مجلس ہے اور کوئی سیاسی جوڑ توڑ یا بڑی کا مقام نہیں ہے۔ چند حق
 کے متلاشیوں نے اس مجلس کا اہتمام کیا ہے۔ مقررین کی خدمت میں یہ گزارش ہوگی کہ
 وہ ادب و احترام اور آداب محفل کو پیش نظر رکھتے ہوئے فریقین کے جذبات کا خاص

خیال رکھیں۔ اور سامعین حضرات سے یہ گزارش ہے کہ وہ کسی بھی مقدمہ سے براہ راست
مخاطب ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اگر کسی صاحب کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ
میریجس کی خدمت میں عرض کریں۔ اگر مناسب ہوگا تو مقررہ تک پہنچا دیا جائے گا ورنہ
اُسے اطلاع دے دی جائے گی۔

تو وقت ہو چکا ہے۔۔۔

میں جماعت احمدیہ یعنی جو اس گفتگو کے مدعی ہیں اُن کے نمائندے سے گزارش
کرتا ہوں کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

اعلان سید عزیز احمد صاحب شاہد مرتبی

نمائندہ جماعت احمدیہ میانوالی

ہماری طرف سے گفتگو کرنے کے لئے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اسی
موضوع کا آغاز فرمائیں گے۔

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ أَمَا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ
وَمَدَّ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ
لِيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْأَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفْتَ الَّذِينَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلِيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِينَهُمُ الَّذِي ارْتَضَى
لَهُمْ وَلِيُبَدِّلَنَّهُم مِّن بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا يَعْبُدُونَنِي
وَلَا يُشْرِكُونَ بِي شَيْئًا وَمَن كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْفَاسِقُونَ ۝

معزز حضرات! اس وقت وضو بحث یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ
 احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مسیح موعود کے دعویٰ میں صادق ہیں یا نہیں۔
 آپ نے مسیح موعود کا دعویٰ اللہ تعالیٰ کے اہمام سے کیا ہے۔ آپ پر لہام نازل ہوا۔
 مسیح بن مریم رسول اللہ فوت ہو گیا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر تو خدا کے
 وعدہ کے موافق آیا ہے۔ یہ آپ کا دعویٰ ہے اہمام کی نڈ سے۔ اس کی توفیق اب
 ہمارے لئے ضروری ہے اور اس میں سب سے پہلا مستوجو ہے قابل غور! وہ یہ مسئلہ
 ہے کہ حضرت مسیح بن مریم علیہ السلام زندہ ہیں یا دفات پا گئے ہیں۔ اگر حضرت
 مسیح علیہ السلام زندہ ثابت ہوں تو حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ بالکل جھوٹا
 ہو گا۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی ان کا دعویٰ نہیں چل سکتا۔ لیکن اگر حضرت مسیح علیہ السلام
 کی وفات ثابت ہو تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آئے وہ مسیح امت محمدیہ میں سمجھنا چاہیے۔
 اس لئے یہ بات مسئلہ ہے اس لئے اس پر یہاں پہلے روشنی ڈالوں گا۔ مگر پیشتر اس کے
 کہ میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالوں میں یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ اگر بالفرض حضرت مسیح علیہ السلام
 زندہ بھی ہوں، اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہوں۔ تب بھی وہ قرآن کریم
 کی تعلیم کی رو سے امت محمدیہ میں اگر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین نہیں ہو سکتے۔
 میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے اس میں خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا وعدہ
 اللہ الذین آمنوا منکم اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے ان لوگوں سے جو تم میں
 سے ایمان لائے اور ایمان لانے کے بعد اعمال صالحہ بجالائے لیسْتَخْلِفْنَهُمْ
 فِي الْأَرْضِ اُن کو زمین میں خلیفہ بنائے گا کَمَا اسْتَخْلَفْتُ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

یہ مسیح بن مریم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ہی ہو کہ وعدہ کے موافق آیا ہے۔ (انوار الوہام ص ۵۶۱ و ۵۶۲)

جیسا کہ اُن لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے گزر چکے۔ میرا استدلال اس آیت ہے
یہ ہے (اس کو نوٹ فرمایا جائے) کہ امت محمدیہ کا خلیفہ امت میں سے ہی ہو سکتا
ہے۔ باہر سے نہیں آ سکتا۔ یہ استدلال ہے میرا مِنْكُمْ کے لفظ سے اور دوسرا
استدلال میرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے اس امت کے خلفاء
کے متبرہ ہوں گے۔ اس لئے اس امت میں حضرت آدمؑ کے مشابہ انسان آ سکتا ہے۔
نوح علیہ السلام کے مشابہ آ سکتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے
مشابہ آ سکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ آ سکتا ہے۔ لیکن ان نبیوں میں سے
کوئی بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسند خلافت پر سر فراز نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآنی
فیصلہ ہے کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ اَنْتَ وَاَنْتَ خَلِيفَةُ
خلیفوں کے متیل ہوں گے پہلے خلیفوں کے مشابہ ہوں گے۔ مشتبہ اور مشبہ بہ یعنی جس کو
تشبیہ دی جائے اور جس سے تشبیہ دی جائے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کا غیر تو ہیں
اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں آکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں
تو اس سے مشتبہ اور مشبہ بہ کا عین ہونا لازم آتا ہے یعنی ایک ہی وجود مشتبہ بنتا ہے اور
ایک ہی وجود مشتبہ بہ اور یہ علم بلا غت کی رو سے جائز نہیں۔ جب ہم زید کو شیر سے
تشبیہ دیتے ہیں تو شیر زید کا غیر ہے۔ زید شیر کہلاتا ہے۔ بہادری کی وجہ سے۔ لیکن یہ
دو وجود ہیں ایک مشتبہ اور ایک مشتبہ بہ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ناطق فیصلہ دیا ہے
حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
ہم قیامت کے دن حضرت مسیحؑ سے پوچھیں گے کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھ اور
میری ماں کو معبود بناؤ۔ اس وقت وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ہے ہر عیب سے۔ جس

بات کا میں حق دار نہیں ہوں میں انہیں نہیں کہہ سکتا تھا۔ اگر میں نے اس سے اس بات پر
 تو خوب جانتا ہے۔ تو میرے نفس کی باتیں جانتا ہے اور میں نے اس سے اس بات پر
 جانتا ہے۔ شک تو فیوض کا خوب جانتا ہے والا ہے میں نے اس سے اس بات پر
 بات کا تو نے مجھے حکم دیا تھا اِنْ اَخْبَدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَرَبَّ اَنْتَ تَعَالٰی ک
 عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ یہی لفظ فرمایا ہے
 اَکْکَ اللّٰهَ تَعَالٰی فرماتا ہے کہ یہی جواب دیں گے قیامت کو۔ اَلْاَوَّلُ
 عَلٰیہُمْ شَہِیْدٌ اَمَّا اَدْنٰی فِیْہِمْ فِیْہِمْ اِنَّمَا تَوْمٌ کَاکْرَانِ رَاہِ
 تک میں ان میں رہا۔ فَلَمَّا تَوَلَّیْتُمْنِیْ اَسَے خدا! جب کہ نے مجھ کو وفات
 دے دی گئی اَنْتَ التَّوْقِیْتُ عَلٰیہُمْ شَہِیْدٌ ہر مرتبہ تو ہی کران تھا۔
 میرا استدلال اس آیت قرآنیہ ہے یہ ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام کی قوم ان کی
 وفات کے بعد بڑی ہے۔ اُن کا جواب یہ ہے۔ جب تک میں قوم میں رہا میں کران
 رہا۔ جب تو نے مجھ کو وفات دے دی پھر میری عمرانی ختم ہو گئی۔ پھر میری عمرانی
 میں آگئے۔ اس لئے پھر کوئی الزام نہیں ہے۔ اگر یہ مجھے اور میری ماں کو معذور بنا لیں۔
 یہ جواب جو کہ قیامت کے دن ہے۔ اگر حضرت یحییٰ علیہ السلام نے وہاں
 آنا ہوتا تو پھر یہ جواب دیتے کہ جب میں وہاں بھیجا گیا تو میں نے دیکھا قوم بڑی
 چکی ہے میں نے اُن کی اصلاح کی کوشش کی اور وہ دست ہو گئے۔ مگر یہ چیز جو
 ہے قرآن کریم کے اس بیان میں موجود نہیں یہاں لفظ تَوَلَّیْتُمْنِیْ ہے جس پر بحث
 ہو سکتی ہے کہ تَوَلَّیْتُمْنِیْ کے معنی کیا ہیں؟ میرا دعویٰ یہ ہے کہ لفظ تَوَلَّیْتُمْنِیْ

عربی زبان میں، جب خدا اس کا فاضل ہوا، (محمدؐ فرمایا) ہوا اور انسان اس کا موصول ہو قبض روح کے سوا اس کے کوئی معنی نہیں ہوتے۔ قبض روح دو قسم کا ہوتا ہے۔ — یا بحالت نیند، یا بحالت موت، کوئی تیسری صحت جو ہے تو وہی کی نہیں ہے۔ — اس آیت میں خدا نے یہ فرمایا ہے کہ کبھی جواب دیں گے کہ میری قوم — نتیجہ اس کا یہ ہے۔ — میری قوم میری زندگی میں نہیں بگڑی، میری وفات کے بعد بگڑی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:۔
 إِنَّ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ عَاقِبُ وَاسْئَلُهُ عَشْرِينَ سَنَةً۔
 بے شک عیسیٰ بن مریمؑ زندہ رہے ہیں ایک سو بیس برس۔ اس حدیث نے بتلویا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال عمر پائی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ وہ ہزار سال سے آسمان پر اسی خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔ پس قرآن کریم سے دکھایا جائے کہ وہ زندہ آسمان پر اسی خاکی جسم کے ساتھ گئے ہیں یہی حدیث سے یہ دکھایا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی خاکی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہیں تو ایک بات ہے کہ

قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَالَّذِينَ يُذْعَمُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ ۝ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ من لوگوں کی یہ اس وقت پوچھا کر رہے ہیں جب قرآن نازل ہوا (لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا) وہ کسی چیز کے خالق نہیں ہیں وَهُمْ

لَا يَخْلُقُونَ شَيْئًا ۝ وَمَا يَشْعُرُونَ ۝ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ عَاقِبُ وَاسْئَلُهُ عَشْرِينَ سَنَةً تَكَرَّرَ لَعَلَّ يَحْمِلُكُمْ

یہودی مسیح کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ سلیب پر مارنا چاہتے تھے۔ انہوں نے تدبیر کی۔ خدا نے فرمایا مَسْرُودًا وَمَكْرًا لَّهِ وَاعْدُ خَيْرُ الْمَكْرِينَ ۝ یہودیوں نے تدبیر کی ہے مسیح کو قتل کرنے کی۔ میں نے تدبیر کی اس کو پہنچانے کی۔ اور اللہ تدبیر کرنے والا میں سے بہتر ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کو خدا نے تدبیر سے بچایا ہے۔ لیکن اگر یہ لکھا جائے کہ وہ زندہ آسمان پر اسی خاک کی حیم کے ساتھ اٹھا لئے گئے۔ یہ معجزہ احد قدرت نہائی ہے۔ اس کا نام تدبیر نہیں ہو سکتا۔ تدبیر کا مقابلہ کیا جاسکتا ہے۔ معجزے کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے ۝ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيسٰى اِنِّیْٓ اَمْتُوْفِیْکَ وَاَرْفَعُکَ اِلٰیّٖ۔ خدا نے کہا اے عیسیٰ میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں۔ یہ یہودی تجھے نہیں مار سکتے۔ اِنِّیْٓ اَمْمِیْتُکَ حَتّٰی اَنْفِیْکَ لَا قَتْلًا بَایْذِیْہُمْ۔ امام لغت زعمشریٰ فرماتے ہیں اس آیت میں تُوْفِیْ کے معنی وفات ہیں۔ میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں اور

اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ پہلے وفات ہوئی۔ پھر مذاہن طرف اٹھائے گئے اور ہر نبی جو ہے اور ہر نیک آدمی جو ہے وہ خدا کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔ میرے دوستو! اور بھائیو! اس وقت وفات مسیح پر ایک اور دلیل پیش کرنے کے ساتھ میں اس حقت کو ختم کرتا ہوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سارا دن کی رات میں دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ اور حضرت یحییٰ کو جو آپ کی خالہ کے بیٹے تھے اٹھائے ایک آسمان میں دیکھا ہے اور یحییٰ شہید ہو کر گئے تھے اس لئے حضرت عیسیٰ کا ان کے ساتھ ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی اسی طرح بزرخی زندگی گزار رہے تھے جس طرح کہ حضرت یحییٰ بزرخی زندگی گزار رہے ہیں۔

دوسرا مسئلہ ہے نبوت کا ختم نبوت کا مفہوم کیا ہے۔ میں صفائی کے ساتھ یہ بتادینا چاہتا ہوں کہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں ختم نبوت کا مسئلہ میرے اوروں کا لال حسین صاحب اختر کے بعد میان قندھار فیہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ ایک نبی کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد کونسا کعبہ قائم ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں۔ نبی جو ہے اس سے نبوت چھینی نہیں جاسکتی۔ اس لئے جب وہ آئیں گے حدیث میں آنے والے مسیح کو "نَبِیُّ اللہ" کہا گیا ہے۔ چار دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نَبِیُّ اللہ" فرمایا ہے اس کی توجہ یہ بزرگ یہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ جب آئیں گے تو شریعت محمد کے حکم کے ماتحت ہوں گے۔ ان کا قبلہ ہی ہو گا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ ہے۔

اسی طرف رخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ قرآن کریم کے تابع ہوں گے اور اسی کا نفاذ کریں گے۔ میں یہ کہنا ہوں کہ حضرت مرزا صاحب کی پوزیشن مسیح موعودؑ کی پوزیشن جو یہ بتاتے ہیں۔ بالکل مختلف نہیں ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان شخصیت کی نوعیت میں اختلاف ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان ختم نبوت کی تشریح میں اختلاف نہیں ہے۔ ایک نبی کا آنا یہ بھی مانتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں مسیح موعود ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ آئندہ والا امتی نبی ہوگا۔ ہم بھی کہتے ہیں آئندہ امتی نبی ہوگا۔ اس حقیقت کو آپ کے سامنے رکھنے کے بعد اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ ”خَاتَمُ النَّبِيِّينَ“ کے تین معنی ہیں۔ ایک ختم نبوت مرتبی۔ ایک ختم نبوت زمانی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے لحاظ سے بھی آخری ہیں اور ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور وہ شخص جو ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا جو خاتمیت زمانی کا قائل نہ ہو۔ لیکن محض آخری ہونا کوئی فضیلت نہیں ہے جب تک کمالات میں آخری نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت لانے والے نبیوں میں سے ہمارے نزدیک آخری ہیں۔ لاسٹ اتھارٹی لاء مائند مملکت ہے وہی ہیں وہ۔ انہی سند میں۔ باقی جو آئے گا وہ ان کا خادم ہوگا۔ وہ ان کا غلام ہوگا۔ وہ ان کے تابع ہوگا۔ وہ مومن ہو۔ وہ ولی ہو۔ وہ فوٹ ہو یا قطب ہو۔ پس جو شخص بھی آئے گا قیامت تک جو آئے وہ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوگا آپ کے دامن سے الگ ہو کر کوئی دعویٰ کرنا کفر ہے یعنی ایمان کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ حدیث شہادت قطعیہ کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ نبوت تو ایک بڑا مقام ہے۔ میرے دستِ تواضع بھائیو! قرآن کریم بتاتا ہے سونہ احوال میں اللہ تعالیٰ

فرماتا ہے سہمانوں کو ہدایت دیتا ہے ۛ یٰٰدٰیۤ اٰدَمَ اٰمٰنًا بِاَنْتَکَ
 وَرُسلُۤکَ یَقْضُوْنَ عَلَیْکَ مَا یَقِیۡنَ فَمِنَ النَّفِیۡ وَاصْلَعۡ لَکَ
 خُوفٌ فَلِیْھِمْ وِلَاۡھُہُ یَحْزَنُوْنَ ۝ نوٹ فرمائیں مولانا! اس
 آیت کو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اسے نبی آدم! امانتیں تم پر آئیں گی اگر آئندہ تمہارے
 پاس آجائیں ۛ رُسلُ ۛ مِنْکُمْ ۛ تم میں سے۔ یَقْضُوْنَ عَلَیْکُمْ
 اٰیٰتِیۡ وہ میری آیات تم پر بیان کریں۔ فَمِنَ النَّفِیۡ وَاصْلَعۡ فَلَا
 خُوفٌ فَلِیْھِمْ وِلَاۡھُہُ یَحْزَنُوْنَ ۝ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے
 ان پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور ان پر کوئی غم نہیں ہوگا۔ اس آیت نے جس طرح
 دو احدہ دو چار ہوتے ہیں یہ بتا دیا ہے یعنی یقین کے مقام پر ہمیں کھڑا کر دیا ہے
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد امت میں نبی آسکتا ہے۔ امت میں رسول
 آسکتا ہے۔ لہٰذا ممکن ہوتا تو خداوند تبارک و تعالیٰ یہ کیوں فرماتا اگر آئندہ رسول
 آجائیں تو پھر تم پر ماننا واجب ہوگا۔ میرے دوستو! اللہ بھائیو! اس آیت
 نے ہمیں بتا دیا کہ ۛ خَاتَمُ النَّبِیِّیۡنَ ۛ کا صرف یہ مفہوم لینا کہ آنحضرت صلی اللہ
 علیہ وسلم آخری ہیں یہ درست نہیں ہے۔ آخری آپ بے شک ہیں جس طرح فیڈرل
 کورٹ پاکستان کی آخری عدالت ہے۔ لیکن ماتحت عدالتیں بند نہیں ہو گئیں۔
 جس طرح ہائی کورٹ مغربی پاکستان کی آخری عدالت ہے اس کے ماتحت
 عدالتیں مفقود نہیں ہو جاتیں۔ کیونکہ آخری سند پنجاب کے لئے ہائی کورٹ
 ہے۔ احدہ آخری سند پاکستان کے لئے فیڈرل کورٹ ہے۔ اس لئے ہم یہ

ما تھے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں جس کا آخری سند ہونے کے۔
 اس لئے کہ سند دنیا میں آپ کی چلے گی۔ آخری اعتباری آپ ہیں۔ لیکن آپ کی ماتمہ
 میں۔ آپ کی فلامی میں کسی نبی کا آنا آپ کی ہنگ کا موجب نہیں ہے بلکہ
 اس میں آپ کی عزت افزائی ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس شان کے نبی ہیں
 کہ ان کے فلاموں میں نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ نبی مقابلے میں کھڑا کرنا کفر جہالتی میں آنا
 کفر نہیں ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں اپنی کتاب الاستفتاء میں۔
 لَا نَضِيحُ مِنَ النَّبُوَّةِ مَا يُعْنَى فِي الصَّحِيفِ الْأُولَى بَلْ هِيَ
 دَرَجَةٌ لَا تُقْفَى إِلَّا مِنْ رِثْبَاءِ صَيِّبٍ خَيْرِ النَّوَرِ۔ میرے بعد نبی کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک درجہ ہے نبوت کا جو مل سکتا ہے۔ کُلُّ مَنْ خَصَلَتْ
 لَهُ الدَّرَجَةُ جَزْءٌ مِّنْ رَّبِّهِ يَكَلِّمُهُ اللَّهُ بِذِيكَ اللَّهُ تَعَالَى اس
 سے ہم کلام ہوتا ہے۔ بَلَاغٌ أَصْفَى وَأَجَلٌ بَرِيٌّ مَعْنَى وَدَلِيلٌ كَلَامِ كَسَائِدِ۔

میرے دوستو! اور بھائیو! اس وقت میں نے دو معنی بتائے ہیں آپ کو
 ایک خاتمت مرتبی یعنی مرتبہ کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری ہیں۔
 اور ایک خاتمت نانی۔ شریعت لانے والے نبیوں میں سے آپ آخری ہیں۔ آپ
 شریعت لانے والے نبی ہیں اس لئے جب آپ کو خاتم کہا جائے گا تو شرعی حیثیت
 میں آپ خاتمہ ہوں گے۔ اس لئے ان دونوں باتوں کو نوٹ کر لیا جائے۔

حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ اَبُو بَكْرٍ اَفْضَلُ
 هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا أَنْ يَكُونَ نَبِيًّا اَبُو بَكْرٍ اس امت میں سب سے افضل ہیں

لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بِنَالِكَ لَوْ جَلَّ كَلَامُ أَكْثَرِ أَهْلِ اسْتِفَاءِ۔ لَمْ يَكُنْ اَلْحَقَّاقُ فِي حَدِيثِ خَيْرِ اَلْمُجْلِسِ مَعَهُ

لیکن اگر اس امت میں کوئی نبی پیدا ہو جائے تو اس سے افضل نہیں ہیں۔ اگر نبی پیدا نہیں ہو سکتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں فرماتا چاہیے تھا کہ ابو بکر اس امت میں سے سب سے افضل ہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حدیث میں:۔ اَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ سَيِّدَا الْكُحُولِ اَهْلُ الْجَنَّةِ مِنَ الْاَوَّلِينَ وَالْآخِرِينَ اِلَّا النَّبِيِّينَ ابو بکر اور عمر دونوں جو ہیں جنت کے سردار ہیں اور ادھیر لوگوں میں سے بزرگیوں کے۔ کون سے نبی جو اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے ہوں۔ پس اول بھی نبی آ سکتا ہے آخر بھی۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہو اور آپ کا امتی ہو۔

موسیٰ علیہ السلام نے خواہش کی کہ میں مَحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی امت کا نبی بنا دیا جائے۔ خصائص البکری میں یہ حدیث حضرت امام جہل الدین السیوطی نے نقل فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں:۔ موسیٰ نے خواہش کی کہ مجھے اس امت کا نبی بنا دیا جائے۔ خدا کی طرف سے جواب ملا۔ ایسا نہیں ہو سکتا نَبِیُّہَا مِنْہَا۔ مولانا نوٹ فرماتے ہیں: اس امت کا نبی اس امت میں سے ہو گا۔ جنہی حدیث نبوت کی بندش کے متعلق ہیں اُن میں مرث نبی کی بندش ہے۔ امتی نبی کی بندش نہیں ہے۔ ایک حدیث پیش کی جائے میرے سامنے کہ امتی نبی نہیں آ سکتا۔ ہم چھوٹے رہیں اپنی ساری بات اسی وقت چھوڑ دوں گا اگر آپ ایک حدیث پیش کر دیں کہ امتی نبی نہیں آ سکتا۔ خالی نبوت کا دعویٰ ہمارے نزدیک کفر ہے حضرت مرزا صاحب نے یہ فرمایا ہے کہ میں ایک پہلو سے نبی ہوں اور ایک

لے سامع الصغیر و مشکوٰۃ باب المناقب۔ علیہ الخائص البکری للسیوطی جلد اول ص ۳۷۔

پہلے اتنی۔ اور یہ دونوں افذا اجتماعی حالت میں مجھھاقت آتے ہیں۔
 "الوصیۃ" میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے۔ پس یہ میرا ہے ختم نبوت کے متعلق
 پس تقریر کا حصہ۔

اب میں صداقت پر آتا ہوں۔ کسی شخص کی صداقت کو پہچانتا اس کے کاموں
 کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو مھو ماد عویٰ کرنے والا ہے قد
 خلب من افتری وہ نامراد رہتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے ہم رسولوں کی مدد
 کرتے ہیں۔ اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ مرزا صاحب کس بات
 کو لے کر کھڑے ہوئے؟ اس بات کو کہ اسلام کو دنیا میں غالب کیا جائے۔ اس
 بات کو کہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ ہم بکتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔
 انہوں نے ایک ایسی جماعت پیدا کی ہے جو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔
 قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہو گئے ہیں۔ سارے تین سو مساجد
 جماعت احمدیہ کے ذریعہ کفرستان میں بنائی گئیں۔ لندن جو شکیست کا مرکز تھا
 اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں مسجد بنانے کی توفیق عطا کی۔ ہیں ہم لوگوں کو مسلمان
 بنا رہے ہیں۔ مگر پڑھا ہے ہیں۔ وہ کام جو مسیح موعود کا تھا منظم طور پر ہو رہا ہے
 اور کوئی جماعت اس وقت دنیا میں ایسی موجود نہیں مسلمانوں میں سے جس کے
 ذریعہ یہ منظم کام ہو رہا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔
 اگر وہ مفتری ہوتے تو نامراد مرتے اور کبھی ان کو ایسی جماعت نہ ملتی۔ خدا نے
 آپ کو الہام فرمایا تھا۔

"I shall give you a large number
 of slaves." "آئی بیل کو بڑے آدے دے دے داری آں اسام"
 آخر خدا ایک اسلام کی جماعت دیگا جہاں پہنچے یہ دیکھتے ہی کہ وہ استبداد ہو گئی۔ آج مسلمانوں کے
 مختلف فرقے ضرور موجود ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب امام ہو گا تو ہر جماعت
 المسلمین دوسرا امام اس وقت تک رہا نہ کرے کہ مسلمانوں کی جماعت اور ان کے کام کیسے قتل جاؤ۔
 صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: *فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَحْتِ جَعَاةٍ وَلَا دَمَاءٍ مَّا مَرَّكَ اسْ قَتِ جَمَاعَتِ*
اَدَامَ اَوْ جَوْنَهُ هُوَ۔ فرمایا: *فَاَقْتُلُوا الْفَرَقَ كَقَتْلِ سَبْقِ قَدِ الْكَبْرِ*۔ جو جلاؤ اور فرمایا: *اَجْعَلُوْنِیْ*
بِحَبْلِ جَاوِ اَوْدَانِ تَمْ بَرِّیْ كَمَا كُنْتُمْ اَوْدَکُمْ لَنْ تَمُرَّ مِنْ مَتَدِّیْ۔ یا اللہ! سولہ کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 نے کیا فرمائی ہیں! اسلام کو جو ہے ظہیم ہو گا ہے، بیت کمال ہو گا ہے، غصبت اسلام کا کام اس کا کیا ہیں
 بلا کا ہے یہ کیا ہیں۔ اس کے میں جتنی ہیں، تمام عالم کی، اسلام کا تبلیغ ہو ہی ہے۔

مولوی محمد رفیع صاحب

خطیب موقت مسجد مریانوالی

ہماری طرف سے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام مزخروا ہو گئے۔

تقریر مولوی لال حسین صاحب

الحمد لله وحده - والصلاة والسلام على من لا نبي بعده .

حضرات! سب سے پہلے میرے مد مقابل نے حیات و وفات مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا اور کہا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہوں میں۔ دیکھئے یہ میرے پاس کتاب ہے مرزا صاحب کی "ازالہ ابہام" فرماتے ہیں کہ میں مثیل موعود ہوں۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں مسیح موعود ہوں غلط ہے۔ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ کم فہم ہیں۔ لہذا آپ نے پہلے حوالہ جو پیش کیا اس میں مرزا صاحب کی مخالفت کی۔ وہ ہرگز مسیح موعود نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قرآن مجید کی آیت لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَدِينِ الْحَقِّ

لِيُظْهِرَ لَهُ مَا فِي الدِّينِ خُلُوبَهُ يَهْدِيهِ اللَّهُ إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ
 طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس قلب کا طرہ دین اسلام کا وعدہ
 دیا گیا ہے وہ قلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام
 دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو ان کے ہاتھ سے دین اسلام میں آفاق
 اطراف میں پھیل جائے گا۔ براہین احمدیہ ص ۲۷۰۔ تو یہ چلتا ہے قرآن کریم کی
 آیت ہے اور جس کتاب میں مرزا صاحب نے لکھا ہے فرماتے ہیں قطبی ہے۔
 حضور علیہ السلام نے اس کتاب کو پسند کیا تھا۔ اس کا نام قطبی رکھا۔ اللہ کے حکم
 سے لکھی گئی۔ بعد و بھنے کے بعد لکھی گئی۔ قرآن خدا نے سکھایا اس کے بعد لکھی
 گئی۔ لہذا ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے اندر اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لہذا ثابت ہوا
 کہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ و مجید ہیں اور آیتیں پھر میں کھلے گا۔ کہتے ہیں
 کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہوں تو وہ ان محمدیہ حضور کے جانشین نہیں
 ہو سکتے۔ کیوں؟ اس کے لئے متنی ہونا ضروری ہے۔ مولوی صاحب! آپ اپنی
 کتابوں کو دیکھیں۔ میں یہی کہوں گا کہ مرزا صاحب! کیا فرماتے ہیں اور آپ کیا کہتے
 ہیں سو دیکھئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ یوں تو قرآن ترہیف سے ثابت ہے کہ ہر نبی
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔
 لَتَكُونُنَّ مِنْكُمْ رِجَالٌ مُّطَاعُونَ فِي دِينِهِمْ وَمَا كُنْتُمْ بِمُعْظَمِهِمْ أَعْلَمُونَّ
 امت ہوئے جب تمام نبی حضور کی امت ہیں تو اسی طرح سے عیسیٰ علیہ السلام بھی امتی
 ہیں۔ اور عیسیٰ علیہ السلام حضور کی امت کے نام ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی
 دو حیثیتیں ہیں۔ ایک نبی ہونے کی حیثیت ہے۔ دوسرے حضور علیہ السلام کے

امتی ہونے کی حیثیت ہے۔

کہتے ہیں کَذَبْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دَعُتُ فِيهِمْ
فَلَمَّا تَوَلَّوْا فَيَذَرُني كُذِّبْتُ اَنْتَ الرَّقِيبُ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ
عَلَى حُلٍّ شَنِیْءٍ شَهِيدٌ دُورِ زَمَانٍ میں ایک موجودگی کا دوسرے عدم
موجودگی کا۔ اور عدم موجودگی کا ہے سے ہوئی : موت سے — مولوی
صاحب اگر یہاں تَوْقِیْنِیْنِ کے معنی موت کے لئے جائیں تو نعوذ باللہ
من فالک بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قیامت کے دن مسیح علیہ
السلام جھوٹ بولیں گے۔ مرزا صاحب نے لکھنے کے مطابق وہ اپنی قوم سے
جنہوں نے ان کو مسجود بنایا۔ شامی۔ وہ مسیح علیہ السلام کی موت کے بعد نہیں
خواب ہوئے۔ بلکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں مسیح علیہ السلام نے ہجرت کی۔ چلتے
چلاتے وہاں سے شام سے پہنچے۔ عراق اور وہاں سے پہنچے ایران۔ وہاں
سے افغانستان۔ وہاں سے چلتے چلاتے پہنچے وہاں سری لنگ کشر میں تو ان
کو یہ کہنا چاہیے تھا کہ کَذَبْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَّا دَعُتُ فِيهِمْ
میں اُن پر گواہ ہوں جب تک کہ میں اُن میں تھا۔ فَلَمَّا هَجَرْتُ رَاٰی
الْكُشْمِیْرَ كُنْتُ اَنْتَ الرَّقِیْبُ عَلَيْهِمْ جب میں نے کشر
کی طرف ہجرت کی تو تو رقیب تھا وہ قوم سے جدا ہوئے ہجرت کے ساتھ
اور آپ کہتے ہیں موت کے ساتھ۔ بتائیے آپ سچے تو مرزا صاحب کا کہنا
غلط ہے اور مرزا صاحب کا کہنا سچا ہے تو آپ غلط ہیں۔ ان کو کہنا چاہیے
تھا کہ میں ہجرت کے ذریعہ علیحدہ ہوا ہوں۔ موت کا لفظ نہیں ہے۔ تَوْقِیْنِیْنِ

کے معنی موت کے یہاں نہیں ہیں۔ آپ نے آیت پیش کی۔ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ
 فاعل ہو۔ ذی روع مفعول ہو۔ غنیمہ کا واسطہ فریہ نہ ہو تو اس کے معنی ہمیشہ موت
 کے ہوتے ہیں۔ دیکھئے یہی الہام ہوتا ہے مرزا قاسم احمد صاحب قادیانی کو۔
 لکھتے ہیں کہ وہاں جب یہود اُن کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو۔ اُن کو
 الہام ہوا اور یہاں مجھے منہ۔ ہندو قتل کرنا چاہتے ہیں لیکن اُن کے معاملے
 میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یُعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ رَاٰتِیْ عِیْسٰی بِرَمُوْتِ
 معنی نہیں کرتے کہتے ہیں اس کے معنی اللہ تعالیٰ نے مجھ پر چھوڑے ہیں کہ میں تجھے
 لعنتی موت سے بچاؤں گا۔ تو غضب کیا ہے کہ جب یہ آیت یُعِیْسٰی رَاٰتِیْ
 مُتَوَفِّیْکَ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نازل ہوتی ہے۔ وہاں اس کے
 معنی موت کے ہوتے ہیں اور جب یہی آیت مرزا قاسم احمد صاحب قادیانی پر
 نازل ہوتی ہے تو اس کے معنی موت سے بچانے کے لئے ہاتھ ہیں۔ ایک ہی
 لفظ کے معنی زہر اور اسی کے معنی زہر کا ہونا۔ کیا کرتے ہیں آپ؟ کہتے ہیں میں نے
 چیلنج آپ کا توڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فاعل ہے۔ ذی روع مرزا صاحب مفعول ہیں۔
 باب تفسیر ہے۔ غنیمہ کا قرینہ نہیں۔ رات کا قرینہ نہیں اور اس کے معنی موت
 سے بچانے کے ہیں۔ ہمت ہے تو اس کا جواب دیکھئے۔ کہتے ہیں رَاٰتِیْ عِیْسٰی
 اِبْنِ مَرْیَمَ عَمَّاشْ مَا شَقَّوْ عِشْرَیْنِ سَنَۃً ساری حدیث میرے

محرم مزکر کے ساتھ ہمارے متعلق یہ الہام لکھ کر بھی اس کے معنی طبی وفات ہی لکھے ہیں۔ چونکہ طبی وفات کو
 دوم ہے کہ جب وہ طبی قتل نہ ہو۔ اس لئے مزکر کے حشر میں لعنتی موت سے بچایا جانے کا اسناد
 کیا ہے پس یہ مولیٰ لال علیہ السلام کی غلط بیانی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اس الہام کے معنی طبی وفاتیں لکھے۔

۱۲ مح۔ کتاب بھی دیکھئے یہاں۔ یہ کسی سے لیا آپ نے۔ اَفَنُفٌ مِّسْوُنٌ
 مَبْعُثِ الْكِتَابِ وَكَفَرُوا بِبَعْضٍ - فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ
 مِنْكُمْ إِلَّا خَيْرٌ فِي الْخَيْرَةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيَمَةِ يُرَدُّونَ
 إِلَى أَشَدِّ الْعَذَابِ - وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ -
 الملاحظہ اس کا بڑھئے۔ ابھی پتہ چل جائے گا اس کے متعلق کیا لکھا ہے الملاحظہ
 کیوں چھوڑ دیا ہے کتاب آپ کے پاس نہیں تو تم آپ کے پاس بھیج دیں گے۔
 کہتے ہیں اگلی آیت پیش کی۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِنْ دُونِ اللَّهِ لَا
 يَخْلُقُونَ شَيْئًا وَهُمْ يُخْلَقُونَ ۝ أَمْوَاتٌ غَيْرُ أَحْيَاءٍ
 وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ ۝ جناب! یہ ہے تمہارے متعلق۔
 هُمْ جَمَادَاتٌ - یہ تمہارے متعلق ہے۔ زندوں کے متعلق نہیں۔ یہ اس
 طرح ہے۔ اگر یہ معنی ہیں تو پھر جس کی عبارت کی گئی اُن کو یہ بھی کیلئے قرآن مجید
 نے فرمایا ہے۔ خَصَبٌ جَعَلَهُ أَشْجَارًا دَارُودُونَ۔ تو مسیح علیہ
 السلام بھی پھر جہنم میں جائیں گے؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟ کتنی ہی حضرت یحییٰ علیہ
 السلام کے ساتھ مسیح علیہ السلام کو معراج کی رات دیکھا۔ دیکھنے والے زندہ تھے
 یا مرده؟ جیسے دیکھنے والے خود زندہ تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام
 زندہ تھے۔ یہ کون سی بات ہے؟ کہتے ہیں ختم نبوت متنازعہ فیہ نہیں۔ اللہ
 اللہ۔ متنازعہ فیہ نہیں تو یہ تقریکاً سنہ تہذیب کی کاہے کے لئے چلی تھی کہتے
 ہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ سرزمین صاحب کہتے ہیں کہ حضور کے بعد نہ نیا بنی
 آسکتا ہے نہ پرانا ہمارے عقیدے کو غلط بتاتے ہیں تو جس عقیدے کو وہ

غلط بتاتے ہیں۔ آپ اُس عقیدے کو اپنی تائید میں کیسے پیش کر سکتے ہیں۔ وہ کہتے
 ہیں نہ نیا آئے گا نہ پرانا آئے گا۔ دونوں غلط ہیں۔ کہتے ہیں پیار دافع حضور نے
 نبی فرمایا، میرے بھائی، مسلم شریف موجود ہوگی یہاں بھی یہاں بھی ہے بے بظن۔
 آپ کیا کرتے ہیں۔ یہ نواس کے متعلق پتہ نہیں مرزا صاحب نے کیا لکھا۔ جس
 حدیث میں آپ کہتے ہیں چار دفعہ نبی فرمایا اس حدیث کے متعلق مرزا صاحب
 کہتے ہیں کہ راوی نے اس میں دھوکہ کھایا ہے۔ وہ دھوکے باز کہتا ہے۔ آپ
 اُس سے استدلال کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کی کہتے ہیں تو آپ کو علم نہیں۔
 آپ کو علم ہے تو مرزا صاحب جھوٹ کہتے ہیں۔ کیا نہیں کہا۔ کہ اس پر شبہات
 چمٹے ہوئے ہیں جو ظہور کا طرح ہا آپ کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ ختم نبوت کے بعد
 عیسیٰ علیہ السلام ٹھیک ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔
 ختم نبوت کے معنی ہیں اِنَّهُ لَيْسَ كَاٰبِئِنَّا فَيَنْتَكُمُ نَبِيٌّۢۤ اٰۤخَرٰۤی۔ حضور
 نے فرمایا میرے بعد نبی ہوگا نہیں۔ نبی پیدا نہیں ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور
 سے پہلے نبوت مل چکا ہے۔ یہ اسی طرح سے ہے جیسے فرمایا حضرت عباس کو
 اَنْتَ خَاتَمُ الْمُرْجَرِيْنَ فِي الْمُهْجَرَةِ كَمَا اَنَا خَاتَمُ
 النَّبِيِّۦنَ فِي النَّبُوۡۤۃِ۔ اے میرے چچا! آپ اُسی طرح سے مکہ سے ہجرت
 کرنے والوں کے خاتم المرَجَرین ہیں جس طرح میں خاتم
 النَّبِيِّۦنَ ہوں۔ توجب حضور نے حضرت عباس کو خاتم المرَجَرین
 فرمایا تو کیا صابر سے مہاجر مر گئے تھے؟ صدیق اکبر حضرت فاروق اعظم حضرت

دھوکے باز ہرگز نہیں کیا یہ مولوی لال حسین کی غلط بیانی ہے۔

سیدنا عثمان حضرت سیدنا علی حضرت طلحہ زبیرؓ اور عاصمؓ کو کذا بت فرمایا
 سب مہاجر تھے۔ تو اس کے معنی نہیں کہ پہلے اسے مہاجر مقرر کئے۔ بلکہ مراد یہ
 ہے کہ حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوگا۔ اسی طرح سے مراد ہے کہ حضور
 کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔ پہلا نبی آمدنی تو ختم نبوت کے منافی نہیں۔ جیسے
 حضور اقدس صماہ کا خاتمہ المہاجرین ہونا ان کا مہاجر ہونا خاتم المہاجرین
 ہونے کے منافی نہیں۔ کہتے ہیں یٰبُنَّیْ اَوْ مَرَامَا یَا رَبِّیْکُمْ۔ سبحان اللہ
 آپ اس کا سیاق و سباق تو دیکھئے۔ نہ آپ پہل دیکھتے ہیں اور نہ بعد دیکھتے
 ہیں۔ درمیان سے لَا تَقْرُبُوا الصَّلٰوةَ ہر دیتے ہیں۔ یہ آپ نے کہاں
 سے سیکھ لیا اس سے پہلے آدم علیہ السلام کی پیدائش لَقَدْ خَلَقْنَاکُمْ
 ثُمَّ مَوَدَّکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰئِکَةِ اسْجُدْوا لِاٰدَمَ سے ذکر
 شروع ہوتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اور ملائکہ کو حکم دیا۔ یہاں ذکر کرتے
 کہتے اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے آدم علیہ السلام کو اس دنیا میں بھیجا۔ دنیا
 میں بھیجنے کے بعد حکم دیا۔ یٰبُنَّیْ اَوْ مَرَامَا یَا رَبِّیْکُمْ۔ یَقْفُرُونَ
 عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ۔ کہ اے اولاد آدم تم میں نبی آیا کریں گے اب یہ وعدہ
 ہے نہ دیکھئے اسی آیت میں اسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو کیسا
 پورا کیا۔ اس کے بعد فرمایا لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوحًا اِلٰی قَوْمِہٖ نَزَّہَ عَلَی
 السَّامِ کو بھیجا۔ اسی آیت میں فرمایا اِلٰی مَدِیْنٍ اَخَاصُمُ شُعَیْبًا۔
 شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اسی میں فرمایا۔ لَقَدْ جَاؤْکُمْ رُّسُلًا بِالْبَیِّنٰتِ
 یٰسَیِّدِیْنَ سے رسولوں کو بھیجا۔ پھر فرمایا ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْ اٰہْلِہُمْ مُّوْسٰی

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ یہ فرمایا ان کا ذکر کر کے فرمایا اللہ تعالیٰ نے
 فرمایا۔ لَنْ يَأْتِيَهَا النَّاسُ اِلَّا ذُكُورًا وَلِلَّهِ الْبَاقِيَةُ جَمِيعًا۔ اے
 میرے حبیب! آپ کہیں میں تمام نبیوں کی طرف اور تمام دنیا کی طرف میں رسول
 ہوں۔ پہلے نبی قوموں کی طرف تھے۔ ذکر شروع کیا حضرت آدم علیہ السلام سے
 ختم کر دیا حضور کی ذات گرامی پر۔ اس کے بعد چہرہ موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا۔ یہ ہے
 تفسیر القرآن بالقرآن جس کا وعدہ کیا گیا تھا قرآن عید اسی سورہ میں ہے
 کہ وہ نبی بھیجے گئے۔ اچھا جناب! اگر مطلق ہے اے بنی آدم! تو چوڑھے بنی
 آدم نہیں؟ بلکہ بنی آدم نہیں؟ یہودی بنی آدم نہیں؟ یہاں یَا أَيُّهَا الَّذِينَ
 آمَنُوا تو ہے نہیں کہ ایماندار و اہل ایمان میں نبی ہوں گے تو مان رکھو چوڑھا بھی رکھو
 بھی، ہمارے سب نبی ہو سکتے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مکمل ہے کہ
 ایک اور شخص جو مشکل ہو زانی ہو۔ ولد الزنا ہو۔ ماں باپ دادے گونہ پر
 اٹھاتے ہوں۔ زنا کرتا ہو۔ چور ہو۔ ممکن ہے اس پر اللہ کا ایسا فضل ہو جائے
 کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ اور پھر یہ بھی ایسا اللہ کا فضل ہو جائے کہ وہ نبی اور
 رسول بھی بن جائے۔ لیکن جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے
 شخص کو نبی نہیں بنایا اور نہ بنائے گا۔ لیکن امکان تو ہے تا۔ یہ ہے نبوت کی
 پوزیشن مرزا صاحب کی نظر میں۔ حرام زنا و ولد الزنا جو ہے وہ بھی نبی ہو سکتا
 ہے۔ ہم کہتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں امکان ہے۔ اس کا وقوع نہیں
 ہم کہتے ہیں نہ وقوع ہے اس کا نہ امکان ہے۔ یہ ہے اصل بات۔ چوڑھے عیسیٰ
 عورثی نہیں ہیں بنی آدم! چوڑھے بنی آدم نہیں! عیسائی بنی آدم نہیں! وہ نبی

ہو سکتے ہیں! کتے ہی شریعت لانے والا نہیں۔ اچھا آیت ایک ہی ہے۔ ایک
 حدیث اچھے جس میں یہ دو قسمیں ہیں۔ منہ مانگا انعام دواں گا آپ کو۔ اِشْرَاطِ
 سے کام نہیں چلتا۔ صریح آیت پڑھے قرآن کی۔ یا کوئی حدیث کہ نبوت کی دو قسمیں
 ہیں۔ ایک تشریعی۔ ایک غیر تشریعی۔ ظنی۔ مجازی حقیقی۔ غیر حقیقی۔ بروری۔ یہ
 جتنی ہیں۔ ایک کا نام ہے دیکھئے قرآن ہے۔ قرآن نے مطلق نبی کہا ہے سبحان اللہ
 تو پھر کیا کہوں میں۔ کنز العمال سے حدیث پیش کی کہ اَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ
 اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا۔ بہت اچھا جواب اس کا اگلا حصہ کہوں نہیں پڑھا۔
 یہ تو قرآن کہتا ہے۔ یہودیوں کا کام ہے۔ اَفْتَوْفِيمُذُنٍ يَبْغِضُ الْكِتَابَ
 وَتُكْفَرُ دُنْ يَبْغِضُ۔ ایک حصہ کو بچتے ہوا دوسرے کو چھوڑ دیتے ہو۔
 یہ صداقت آپ مرزا صاحب کی پیش کر رہے ہیں۔ حدیث کی کتاب موجود ہے
 پہلا حصہ پڑھا۔ اگلا حصہ چھوڑ دیا۔ اگلا حصہ پڑھیں۔ اس کے اندر جواب موجود ہے۔
 مجھ کو کہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ عَدَّ هَذَا الْحَدِيثَ أَحَدَ مَا انْكَرِيهِ حَدِيثٌ
 ہے جس کا انکار کیا گیا کیا اس کے آگے لکھا ہوا نہیں؟ دعوہ کہ ہال حسین اختر گو نہیں
 دے سکتے آپ۔ کہتے ہیں امتی نبی ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ۔ امتی نبی ہو سکتا ہے؟
 حضور نے امتی کے متعلق فرمایا قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 مَسِيكُونَ بَنِي أُمِّي ثَلَاثُونَ دُجَالُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يُزْعِمُونَ أَنَّهُ
 نَبِيُّ اللَّهِ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي۔ فرمایا میری امت میں سے
 تیس دجال اور کذاب ہوں گے۔ وہ امتی نبی کہلائیں گے۔ امت میں سے جو نبوت
 کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے جیسا کہ مسلمان کذاب تھا۔ لکھ لو۔ کیا

مرزا صاحب نے اس کو مرتد نہیں کہا؛ کہ مسلمان تھا۔ مرتد ہوا۔ وہ مسلمان قتلاں کے بعد مدنی فوت ہوا۔ جیسے مرزا صاحب بھی پہلے مسلمان تھے پھر بد میں مدنی فوت ہوئے۔ جو مدنی فوت کا کرے گا۔ دائرہ اسلام سے خارج۔ کہتے ہیں افسوس مرزا صاحب کا پیش کرنا تھا۔ آیت۔ ایک دو آیتیں پیش کریں۔ قَدْ خَابَ مَنْ افْتَرَى۔ ایک اور اِنَّا لَنَعْمُرُكُمْ سَلْبًا۔ بہت اچھا جواب۔ کہتے ہیں کہ جو جھوٹا ہو اللہ تعالیٰ اسے خائب و خاسر کرتا ہے۔ بہت اچھا جواب۔ سنئے خائب و خاسر کی بات۔ مرزا صاحب اپنے مقصد میں ناکام ہوئے۔ مگر براہین کی تکمیل نہ کر سکے حالانکہ لکھا تھا کہ اس کے پاس حصے ہوں گے۔ پانچ حصے لکھے۔ کامیاب نہ ہوئے۔ مرزا صاحب نے لکھا۔ قادیان کا منارہ شروع کیا اس کو کامل نہ کر سکے۔ ناکام ہوئے۔ محمدی عظیم سے نکاح نہ ہوا تو ناکام ہوئے۔ دو کٹر عبدالحکیم خان زندگی میں نہرا تو ناکام ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری بیٹھے یا طاعون کی موت سے نہر سے ناکام ہوئے۔ خواتین مہارکہ تیرے نکاح میں آئیں گی۔ یہ الہام اللہ کا تھا۔ خواتین مہارکہ چھوڑا ایک خاتون مبارک چھوڑا مبارک بھی ان کے نکاح میں نہ آئی۔ ساری عمر اسی خیال میں رہے۔ اسی دھن میں رہے کہ خواتین مبارکہ آئیں گی۔ کوئی نہ آئی۔ ناکام ہوئے۔ فرمایا بیکھرام پر خارق عادت عذاب آئے گا۔ بیکھرام پر خارق عادت عذاب کوئی نہیں آیا۔ بلکہ بیکھرام کی پیشگوئی سچی ہوئی جو اس نے مرزا صاحب کے متعلق کی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی تین سال میں مہینہ کی موت سے مرے گے۔ مرزا صاحب خود کہتے ہیں میعاد کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اصل واقعہ کو ہونا

مصرن پیشگوئی کے مشروط ہونے کی موت میں مہاد میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ بیکھرام کی پیشگوئی مشروط نہ تھی۔ بلکہ حتمی تھی۔

ہاجے۔ مرزا صاحب نے بیعت کی موت سے مر کر بتایا کہ ایک جہ ایوان کا فرائض پیشروئی
ہوئی۔ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی بھی چھوٹی ہوئی۔ آپ کتبہ میں عالم کباب آئے
جس کے نو نام ہیں۔ اسے ورڈ اینڈ ٹوکرز۔

کلمۃ اللہ خان۔ عالم کباب۔ شادی خان۔ ہذا یوم المبارک نوام تھے۔ وہ
کیوں نہ آیا۔ وہ ماں کے پیٹ میں کیوں تحلیل ہو گیا۔ مرزا صاحب ناکام ہوئے۔ مرزا
صاحب نے لکھا ہے کہ موصی علیہ السلام کی طرح میں قوم کو رہاؤں دلوں گا۔ جیسے موصی
علیہ السلام نے قوم کو رہا کیا تھا میں کر اؤں گا۔ قوم ساری کی ساری فلاح رہی مرزا
صاحب اس میں بھی ناکام رہے۔ مرزا صاحب کو امام ہونا ہے کہ کیا تمہیں مرگے یا
عمر نہ میں پیشگوئی غلط ہوئی۔ وہاں کی ہوا نصیب نہ ہوئی۔ مرزا صاحب جھوٹے ثابت
ہوئے۔ موت کے معنی فتح کے نہیں ہوتے۔ یہ نہ کہہ دیجئے موت کے معنی فتح کے
ہیں۔ موت کے معنی فتح کے ہیں تو ایک ایک بڑا جو شخص کھائے اور مر جائے تو
کچھ بے میری فتح ہوئی۔ پیشگوئی غلط ہوئی۔ مرزا صاحب نے امام پیش کیا پھر وہ یقیناً
کہ ایک کھواری سے تیرا نکاح ہو گا اور اس کے بعد ایک بیوہ سے ہو گا کسی بیوہ سے
نہیں ہو گا۔ لہذا مرزا صاحب ساری عمر اس کے انتظار میں رہے اور ناکام ہوئے۔
مرزا صاحب کتبہ میں کہ اسلام سے چالیس سال کا پتہ چلتا ہے کہ دعوت چالیس سال
نہ ہو گی۔ دس برس گزرتے تھے۔ تیس برس رہ گئے۔ ۱۸۹۷ء میں کہتے ہیں ۱۹۰۰ء میں
مرزا صاحب مر گئے۔ اپنی ناکامی پر کٹر تصدیق ثابت کر گئے۔ امد کیا ہوا کہ مرزا صاحب بچے

بقیہ شبہات۔ چالیس سال میں مرنے کی پیشگوئی تھی کہ چالیس سال کے اندر دعوت جائے پیش
بھلائی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے چھوڑا کر دیا۔ ملاحظہ ہو (کلیات ادبیہ ص ۱۸۰)

نبی ثابت نہ ہوئے۔ کہتے ہیں مرزا صاحب مجھے الہام ہوا۔ اِنِّیْ اُحَافِظُکُمْ مِّنْ
 فِی الدَّارِ کہ مرزا جو تیرے گھر میں رہتا ہے میں طاعون سے اُس کی حفاظت کروں گا
 یعنی ہاتھ رکھ کر کہہ دیجئے کہ مرزا صاحب کو خود طاعون نہیں ہوا۔ بگڑی نہیں نکلی۔
 اس میں بھی ناکام ہوئے۔ مرزا صاحب نے کہا میں کب صلیب کروں گا۔ کوئی کب صلیب
 نہیں ساسی طرح سے عیسائی دندنا رہے ہیں ساری دنیا میں۔ میں حوالہ پیش کروں گا۔
 مرزا صاحب اس میں ناکام ہوئے۔ پھر آپ کہتے ہیں نبی۔ جو حضور کی توہین کرے
 وہ نبی ہو سکتا ہے؟ مرزا صاحب کہتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم میں
 اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا بنا ہوا پیر کھایا کرتے تھے
 حالانکہ مشہور تھا اس میں سوزک جڑی پڑتی ہے۔ ماں نے بیٹا نہیں جانا جو دنیا
 میں میوے سامنے لیک حدیث پیش کر دے جس میں حضرت عائشہ کا قول موجود ہو کہ ہم
 رسی کھا کرتے تھے جس میں سوزک جڑی جلد بڑھتی ہے۔ پھر مرزا صاحب نے یہ طرہ
 اسلام اور حضور کی توہین کی۔ کہتے ہیں آپ نے حوالے نہیں دیئے ہیں۔ اس لئے میں بھی

۱۔ واقعہ اختلاف ہے کہ ۱۔ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام نے پیر والی عبادت حضرت
 ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب ہی نہیں کی۔ بلکہ اس جگہ کپڑے کی صفائی کے متعلق
 کہ ایک حدیث پیش کی کہ بعض اہل بیت کا صفوں میں کر کے یہ عبادت فرمائی ہے کہ ہم سے بیٹا بچا ہے
 ہوا مصلیٰ خذ کیا ہے کہ ہر ایک چیز پاک ہے بعض شگ ہے کوئی چیز ٹھیک نہیں ہو جاتی۔ کسی چیز کو ٹھیک
 یقین نہ بنا کر قرار دینا چاہئے نہ کہ شگ کہ بنا پر پیر کے متعلق صرف مشہور تھا کہ اس میں سوزک جڑی پڑتی
 ہے۔ اس لئے صاحب اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اے استعمال کر رہے تھے۔ خلاصہ مفہوم کتب حضرت
 مسیح موعود ص ۱۸۲ ج ۱ صفحہ ۲۲۲ فرمودی ۱۹۲۲ء۔

نہیں یقیناً آپ کو علم ہے۔ آپ اگر مجھے کوئی حوالہ کہیں گے میں اسی وقت نکل دوں گا۔
 مذا صاحب کہتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ حضور علیہ السلام پر جبریل نازل ہوئے تو حضور نے
 یقین نہ کیا اللہ سمجھا کہ میرے ساتھ شیطان مکر کر رہا ہے۔ اور کہتے ہیں کسی شخص کو اسلام
 ہوا وہ اس کو خاک رہ جائے کہ یہ رحمانی ہے یا شیطانی تو وہ یقیناً شیطانی ہوتا
 ہے۔ اب مغربی کبریٰ حداد وسطہ فقیرہ کائنات کے حضور کو یقین ہو گیا تھا کہ میرے
 ساتھ شیطان کھل رہا ہے شیطان کا کر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نبوت پر حضور کو اس
 وقت ایمان نہیں آیا تھا۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی۔ کہتے ہیں۔ یوسف کے
 لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کی وجہ تو یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ
 السلام شراب پیا کرتے تھے۔ علیہ السلام بھی موجود ہے اور شراب پیا کرتے تھے۔
 پھر مسیح کی تختی میں تین دایاں اور نائیاں زنا کارہ کسی عورتیں اور کنجریاں
 عیسیٰ جن کے خون سے حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہ نبی کی عزت ہے پھر
 جب مسیح آئے گا تو کیا کہتے ہیں وہ سوڑ کھائے گا بخود باشد من ذالک لم یمنوا باللہ
 شراب پئے گا خنزیر کھائے گا۔ مسیح علیہ السلام کے متعلق کہا۔ حضرت ربیعہ بن
 کے متعلق فرماتے ہیں کہ۔

نَسِيتُمْ جَلَالَ اللَّهِ وَالْمَجْدَ وَالْعُلَى
 وَمَا وَدَّكُمْ إِلَّا حُسَيْنًا أَتُنَجِّرُ

۱۔ یہ حدیث کی شرعاً مدد القاسم میں قاضی عیاض کا قول بھی لکھا ہے قد خاف ان یکون من الشیطان
 کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ سے کہ شیطان کی طرف سے ہو گا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شک تو
 جود ہو گیا ہے مغربی کبریٰ کتب پر جو فقیرہ مولیٰ لال حسین نے نکالا ہے اس میں مرتب معالجہ ہے۔

وَهَذَا عَلَى الْأَسْلَافِ مَا خَذِيَ الْمَصَانِبُ

لَدُنِي فَفَحَاتِ الْمَسْلُوقُ قَدْ تَقَنَّنَ ظُهُورُ

کہتے ہیں کہ لوگو! تم اللہ کو بھلا گئے اور تمہاری اولاد تم اس وقت حسین کو یاد کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلے میں حسین کا ذکر ایسے ہے جیسے کستوری کی خوشبو کے سامنے گوہ کا ڈھیر ہوتا ہے۔ یہ ہے شہید حضرت حسین کے ذکر کو دیکھو حضور فرماتے ہیں اَلْحَسَنُ وَ اَلْحُسَيْنُ سَيِّدَا مَنَابِ اَهْلِ الْجَنَّةِ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ان کا ذکر جو ہے وہ گوہ کا ڈھیر ہے۔ پھر کہتے ہیں کہ

کریمیت سیر مرآم حسین است حدیقا م

میں کریم کی سیر کر رہا ہوں۔ سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔ اچھا یہ بتائیے آپ کتنے میں نبی ولی کی زندگی پاک ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے اللہ یا کھر کی زنا کی خرچی کا مال سنگو کے لکھا یا تھا یا کہ نہیں لکھا یا تھا۔ یہ کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ جو زنا کی کمائی کا بال کھائے وہ بھی نہیں ہو سکتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کہتے ہیں جو ان کا کلام ہے۔ میں جوانی کا کلام۔

سب کوئی خداوند آباد سے کسی صورت سے نہ ہوتا کما سے

گرم فرما کے آدمیرے جانی بہت لڑتے ہیں اب ہم کو ہنسنا دے

بتائے یہ شعر کس عشوقہ کی شان میں کہے گئے ہیں۔ جو عورتوں کے عشق میں اشعار

لکھو وہ نبی ہو سکتا ہے۔ پھر مرزا صاحب نے کہا ہے۔ رات کو بھانوسے اور عائشہ

سے مٹھیاں بھر دیا کرتے تھے۔ غیر غلام عورتوں سے۔ یہ کیریکٹر جس کا ہوا اس کو ہم کہہ

سکتے ہیں کہ وہ نبی ہے۔ نفوذ باللہ من ذلک۔ مٹھیاں بھروانے کے لئے ہم دبانے کیلئے

۔۔۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں بہا شعلہ کہے گئے ہیں۔

مرید نہیں رہے تھے۔ اور اگر دستِ زم و نازک ہی اس کے لئے بستر میں تو بوسے
 صاحبِ وجودِ حق بلکہ صاحبان سے منجھیاں بھروا تھیں کہ آپ کہتے ہیں نہیں ہیں۔ دیکھتے
 میرے بھائی آپ نے فلسفی یہ کہ آپ کا فرض یہ تھا جیسے قرآن مجید سے یا کسی حدیث
 سے جیسا کہ علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ مَبَشِّرِ الْمُسُؤِلَ بِأَقْبَرِ مَا أُبْعِدَ
 اسْمُهُ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَاؤَهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ قَالُوا هَذَا مِنْ كِبَرِائِفِ
 جیسے علیہ السلام کے بعد حضور نے تشریف لانا تھا۔ جیسا کہ علیہ السلام نے ان کی
 شدت دی۔ قرآن نے ذکر کیا قرآن کی کوئی آیت پیش کرتے یا حدیث کریمہ کے بعد
 غلام احمد آئے گا۔ وہاں تو سچ لے آنا ہے۔ لَا اسْتِعَارَةَ فِي الْاَعْلَامِ
 پر اپنا دلی (Name & Name) میں کوئی استعارہ نہیں ہوتا۔ آپ
 کھتے ہیں الہام ہوا تھا۔

اُنی شیل گوٹو اسلام پارٹنٹ اسلام I shall give
 you a large number of Islam)
 وہ مسلمان ہونا تو اپنے پہلے مرزا صاحب کا اسلام ثابت ہو گا تو آپ کا ہو گا۔ تو
 ان کا اسلام ثابت نہیں ہوا۔ جس کا یہ کیریکٹر ہو وہ مسلمان۔

کہتے ہیں خدمتِ اسلام کی مسجدیں۔ ہم نے مسجدیں نہیں بنائیں؟ کون سی
 جگہ ہے جہاں ہماری مسجد نہیں؟ کون سی جگہ ہے دنیا میں جہاں ہماری تبلیغی جماعت
 نہیں؟ کون سی جگہ ہے جہاں مسلمان نہیں؟ آؤ بتاؤ مرزا صاحب نے کیا کیا؟
 کچھ نہیں کیا۔ ایک بات۔

تقریر قاضی محمد زید صاحب فاضل اہل بدری

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنْ شَيْطَانِ الرَّجِيمِ
بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

حضرت ابنی منٹا کہ تقریر میں مولانا نے نئی ایک اعتراضات کئے ہیں۔
میرے ڈسپوزل (مخصوصہ ہوا) پر یہ فتویٰ منٹا ہے۔ سارا اقرار
لا جواب ان دس منٹوں میں نہیں دیا جاسکتا۔ لیکن میں ان کے ہر اعتراض کا جواب
انشاء اللہ اسی مجلس میں دے گا۔ مودنا کہتے ہیں "ازالہ اوہام" میں میل موعود لکھا
ہے۔ یہ موعود نہیں لکھا۔ یہ دیکھو "ازالہ اوہام" ہے "مسیح موعود" لکھا بڑا موٹا
پہڈ لگا ہے۔ جناب فرماتے ہیں کہ یہ جو حدیث ہے "لَا نَبِيَّ بَعْدِي" انہوں
نے پیش کی "اَ كْفَرْتَ عَلَى اللَّهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ" فرمایا ہے۔ "إِنَّهُ لَيْسَ كَذَابٌ
فِيكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِي" کہاں فرمایا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر حال
دیکھو! یہ لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دکانے ہوں گے۔ "إِنَّهُ لَيْسَ
كَانَ فِيكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِي"۔ آپ نے خاتمہ المہاجرین پیش کی۔
ازالہ اوہام ص ۱۳۳

- میں نے بتایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ خاتمہ الہا چہ نبی
- ۲۰ سے مراد آخری مہاجر ہے۔ میں نے آیت پیش کی۔ یٰٰدِیْنِیْ اٰمَرٌ اَمَّا یٰٰدِیْنِکُمْ
- اس کو آپ نے یوں ٹھکرانے کی کوشش کی کہ میں سباق کے مطابق سننے کو۔ تو
- دیکھو اس کا سباق کیا ہے۔ فَلَمَّا اَمَرَ خُذُوْا اٰزِیْنِیْکُمْ هٰذَا کُلُّ مَنۡحَرٍ
- اسے نبی آدم: ہر مہلک کے وقت زینت اختیار کرو۔ کن لوگوں کو حکم ہو رہا ہے۔
- محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے منصفوں کو۔ کتنی کہ نبی آدم کا جو حفظ ہے۔
- تو افروں میں نبی ہو سکتا ہے۔ بھی کافر بھی نبی ہو سکتا ہے مولانا: کچھ سوہ کبات
- ۶ کی ہوتی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے باہر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ نبی
- نبی کا صدق ہو سکتا ہے۔ نبی کا کافر ہو سکتا ہے وہ تو دل ہی نہیں ہو سکتا۔ مومن بھی نہیں
- ہو سکتا بالکل خالص ہوتا ہے قرآن کریم میں یہ بتایا گیا ہے صاف طویل کر جو شخص
- ۷ اسلام کو نہیں مانے گا وہ خالص ہوگا۔ جناب مولانا: آپ نے فرمایا مرزا صاحب
- نے لکھا ہے کہ چوڑھے اور چار نبی ہو سکتے ہیں۔ مگر ہے کہ آگے کہہ دیا کہ یہ خدا کی
- سنت نہیں۔ اس بات یہ ہے کہ مسئلہ ہے علمی۔ اور مولانا کے بس کی بات نہیں۔
- اُسی جگہ پڑھ کے دیکھو۔ دو خدا کی صفیں ہیں جو زیر بحث ہیں۔ ایک ہے قدرت
- ایک ہے حکمت فرماتے ہیں قدرت کی صفت کو الگ دیکھا جائے تو ہر نیک آدمی
- خواہ چوڑھا چار مسلمان ہو کر نیک بن جائے قدرت کے لحاظ سے تو خدا
- بن سکتا ہے۔ حکمت کے خلاف ہے اس لیے جب قدرت کے ساتھ حکمت ملتی
- ۸ ہے تو چوڑھے چار کو نبی نہیں بنایا جاسکتا۔ یہ لکھا ہوا موجود ہے جناب مولانا:
- آپ کہتے ہیں قرآن سے تقسیم دکھاؤ کہ نبی دو قسم کے ہیں۔ سنئے گا۔ قرآن میں تقسیم ہے۔

اُمّتِ قالی فرماتا ہے۔ اِنَّا نُرَاہُا التَّوْرَةَ عَلٰی صُلْحٍ مَّا قَدْ بَدَا لَنَا مِنْهَا
 بِهَا التَّمِیْزُ الَّذِیْنَ اُخْلَعُوا الَّذِیْنَ ہَادُوا۔ ہم نے تورات نازل
 کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس تورات کے ذریعہ نئی بنی فیصد دیتے تھے اُن
 لوگوں کے لئے جو یہودی ہیں۔ بتلا یہ بنی تورات کے ماتحت تھے یا نہیں؟ وہ ہم
 کے بنی ثابت ہو گئے۔ ایک شریعت لانے والے۔ دوسرے شریعت کے ماتحت
 آنے والے کتھے ہیں امتی بنی کتھے ہیں کہ ہو سکتا ہے۔ کتھے ہیں کہ میں حدیث پڑھتا
 ہوں۔ امتی بنی بھی نہیں ہو سکتا۔ اور ہر سیر کذاب کی مثال وہی سیر کذاب ان
 کے نزدیک امتی بنی تھا۔ اِنَّا نُرَاہُا التَّوْرَةَ عَلٰی صُلْحٍ مَّا قَدْ بَدَا لَنَا مِنْهَا
 کو حق قرار دیا۔ سیر کذاب نے خراب کو جائز رکھا۔ انکار کریں تو میں اتنا راہ
 حوالہ پیش کروں گا۔ یہ دیکھو بچے حج الکرامہ کے افسانہ ناب صوفی حسن
 خان صاحب نے یہ باقی لکھی ہیں۔

دھل سیر اختر نے کہا۔۔۔ ہر گان اسام کا کہی حوالہ نہیں

ہو سکتا۔ سوائے قرآن کے۔

اچھا صاحب! قرآن میں تو نہیں لکھا ہوا کہ غیر امتی آسکتا ہے مگر ان میں
 تو یہی لکھا ہے کہ امتی آسکتا ہے۔ مَنِ تَبِعَ اللّٰہَ وَالتَّوَّصَّلَ فَاُولٰٓئِکَ
 مَعَ الَّذِیْنَ اَنْعَمَ اللّٰہُ عَلَیْہُمْ۔ جو یہودی کہے گا وہ بیوں میں سے ہوگا
 حد بیوں میں سے ہوگا۔ شہیدوں میں سے ہوگا۔ صالحین میں سے ہوگا۔ یہودی خرف
 ہے۔ امتی بنی آسکتا ہے۔ کتھے ہیں حدیث میں آیا ہے تیسرے جہاں ہونگے جہاں مسیح جو

۱۔ مَعْلَمَةُ مَا دَلَّ آیت ۴۔ ۵۔ سورہ نساء ۵۔

آئندہ وہ موجود ہے وہ بھی ان دعاؤں میں شامل ہو سکتا ہے۔ آپ اس کو اتنی
 نبی ماننے میں یا نہیں؟ سید کذاب پیش نہیں ہو سکتا وہ تشریفی نبوت کا مدعی تھا
 اتنی نبی پیش ہو سکتا ہے۔ آپ سید کو اتنی نبی ماننے میں۔ اور رسول کو یہ صلی اللہ علیہ
 وسلم کے بعد آنا ماننے میں۔ میں نے بتایا تھا کہ اسی لہذا میں میں ہم مرزا صاحب کو
 ماننے میں۔ صرف تعین شخصیت میں فرق ہے ورنہ مقام اور پوزیشن ایک ہے۔ میں
 نے کہا تھا "فَذُخَابٍ مِّنْ افْتَرَاۤیْ" کہ مجھ کو ناکام بتانا ہے۔ اس پر مولوی
 صاحب نے ایک لمبی چوڑی بحث کی۔ اور اعتراضات کی بھرمار کر دی چند منٹ
 کے اندر۔ کہتے ہیں براہین کی تکمیل۔ کہہ سکے۔ براہین کی تکمیل جو ہے اس کے متعلق
 آپ نے اشتہار میں لکھ دیا کہ آپ کو خدا نے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔
 اب وہ کام جو ہے۔ اب میں امام کا تخت میں نے دعویٰ کر دیا ہے اس لئے
 اب کشتی جو میں وہ دوسرے رنگ میں آگئی ہیں اس لئے یہ پانچ جلیبی جو میں نے
 لکھ دی ہیں وہ کافی ہیں۔ اس کے بعد کھڑی تادیبان کا مینارہ نہ بنا۔ زندگی میں
 نہ بنا تو بنا ہوا ہے یا نہیں؟ تکمیل تو ہو گئی نا جناب!

کہتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو ہیں وہ زندہ رہے اور مرزا
 صاحب فوت ہو گئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقابلے میں بددعا کی؟ حضرت صاحب نے
 چیلنج دیا مقابلے میں بددعا کرو۔ مولوی ثناء اللہ نے کہا تمہاری یہ تقریر مجھے منظور
 نہیں ہے۔ پس جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریق فیصلہ کو منظور نہیں کیا
 تو آپ کو پیش کرنے کا کیا حق حاصل ہے؟

کہتے ہیں خواتین مبارکہ نکاح میں آئیں گی۔

خواتین مبارکہ آتی ہیں۔ یہ مزدوری نہیں کہ ساری حضرت مرزا صاحب کے نکاح میں آئیں۔ آپ کے خاندان میں جو خواتین مبارکہ آئیں گی۔ دیکھ لو آئی ہیں خواتین مبارکہ۔
کہتے ہیں یحکرام کی پیشگوئی خارق عادت تلمذ پر پوری نہ ہوئی۔ حضرت صاحب فرماتے ہیں ۷۷

بَشَرِي رَقِي وَفَال مُبَشِّرًا

مَتَّعِرُفَ يَوْمَ الْعِيدِ وَالْعِيدِ اقْرَبُ

یحکرام عید کے قریب دن میں قتل کیا جائے گا۔ دیکھو خدق عادت بات پیشگوئی بناتی ہے۔ یحکرام عید کے ساتھ دن قتل ہوا۔ اور اس کا قاتل گرفتار نہ ہو سکا یہ خارق عادت ہونے کی دلیل ہے۔
جناب کہتے ہیں یحکرام کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اُس نے کہا مرزا صاحب

۷۷۔ پیشگوئی بشر فدا قتل مبشروا: متعرف يوم العيد والعيد اقرب لعلنا
کے جس قصیدہ میں درج ہے ایک اس قصیدہ میں مخاطب مولیٰ محمد حسین صاحب میں مگر یہ پیشگوئی ان کے
مستحق نہیں بلکہ یحکرام کے مستحق ہے مولیٰ محمد حسین صاحب تو ان معنی میں مخاطب ہیں کہ وہ بھی یہ بشارت
عید کے ساتھ دن پوری ہوتی دیکھیں گے اس بشارت کی تفصیل اُس کے اسی کتاب رانات العارقیں میں
بشر فدا بموتہ فی حین مبنیۃ کے الفاظ میں جو مجھے کہنے کے یحکرام کے چھ سال کے اندر مرنے کی
بشارت دی ہے یہیں یحکرام کی ہلاکت کی بشارت کے ساتھ مولیٰ محمد حسین صاحب کیلئے یہ پیشگوئی کہی گئی
ہے کہ وہ اپنی زندگی میں بشارت کا پورا ہونا دیکھیں گے۔ یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے کہ مولیٰ محمد حسین زندہ
ہوں گے کہ وہ عید کے ساتھ دن بشارت کا پورا ہونا دیکھیں گے۔ یہ بات تو آج بھی جانتے تھے کہ عید
میں متعلقہ پیشگوئی یحکرام کی ہلاکت کے مستحق کی گئی تھی۔

نہیں سال کے اندر ہلاک ہو جائیں گے۔ پتے ہو تو میں کہہ دوں گا۔ اور بناؤ اس سال میں سال
کے اندر مرزا صاحب ہلاک ہو گئے؟ وہ آپ جو تھے سال مر گیا۔ اور حضرت مرزا صاحب
نقدہ رہے اور کئی سال اس کے بعد زندہ رہے۔ آپ معطل تو نہ دیں جناب۔
کہتے ہیں کہ مکہ میں مرے گئے یا مدینہ میں اس کی تشریح آگے پڑھ دیجئے میں نہیں
کرنا چاہتا اس کی تشریح جو آگے لکھی ہے وہ بڑھ کر سند ہیں۔

کہتے ہیں کہ وہ شیب ایک باک آئے گی ایک شیب آئے گی یہ ہے اجتہاد حضرت
مرزا صاحب کا کہ ایک اور نواح ہو گا۔ لیکن اجتہاد نبی کا ضروری نہیں ہے کہ ہر موقعہ
پر صحیح ہو۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو ایسے ہاتھوں
والی ہے اپنی بیویوں میں وہ پہلے فوت ہوگی بیویوں نے ہاتھ اپنے شروع کئے فوت
وہ ہوئی جس کے ہاتھ بے نہیں تھے۔ بناؤ کہ پیشگوئی پوری ہوئی یا کہ نہیں ہوئی؟
آپ بعد میں تاویل کرتے ہیں کہ جی بے ہاتھوں سے مراد صدقہ دینا تھا۔ لیکن
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ نہا ہے ازواج مطہرات نے۔ اور ظاہر
ہے تعبیر یہ نکلی کہ صدقہ دینے والی پہلے فوت ہوگی اور اس کے ہاتھ چھوٹے تھے۔
حضرت زینبؓ کی وفات پہلے ہوئی۔ بناؤ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا نہیں جس طرح
• سچی نکلی اسی طرح یہ بکڑا و ثبت کا مفہوم واقعات نے یہ بتایا کہ بکڑا ایسی
ثبت رہ جائے گی آپ پہلے فوت ہو جائیں گے۔ آپ کی بیوی بارہ ہوگی اس
• سے نواح ہوگا آپ کا۔ آپ وفات پا جائیں گے وہ بیوہ رہ جائے گی۔
رَبِّیُّ لَیْسَ بِمَنْفَعٍ لِّیْ فِی الدُّنْیَا وَفِی الْآخِرَةِ

بے فائدہ ہیں دنیا میں اور آخرت میں حفاظت سے مراد یہ ہے کہ کوئی جہاد جاری نہ ہو اور اس کو مانع نہ ہو۔

کھد گا۔ کتنے میں مرزا صاحب کو گھٹی نکل۔ ابھی مرگے مرزا صاحب طاعون کے ساتھ؛
حضرت صاحب نے لکھا ہے کہ طاعون کے ساتھ اس جگہ کوئی نہیں مرے گا۔ محض
کچھ گھٹی نکل آئی کوئی دلیل نہیں ہے یہ تو علاج ہے گھٹی یعنی اس وقت کا یہ حقیقت یہ
صلاح ہوتا ہے طبی۔ اس علاج میں بعض لوگ جب برداشت نہیں کرتے اس زہر کی
جو علامتیں ہوتی ہیں جو چلا ہوتا ہے مٹھ جاتے ہیں۔ پس حضرت مرزا صاحب کے
گھر میں ایک شخص بھی نہیں رہا۔

کتنے میں کبیر صلیب کوئی نہ ہوئی۔ عیسائی دندنا رہے ہیں۔ ابھی کچھ اور عرصہ
کے عیسائی دندنا میں گئے۔ یہی عیسائیوں کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی گئی ہے۔ عیسائی اس
سے دندنا رہے ہیں کہ آپ مسیح کو زندہ مانتے ہیں۔ آپ خالق طہور مانتے ہیں۔ آپ
اس کی مدد کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ جو ہیں وہ آپ لوگوں پر اعتراض کرتے ہیں اور عیسائی
کے سامنے عیسائی نہیں ٹھہر سکتا۔ ہر میدان میں عیسائی شکست کھا چکے ہیں اور عیسائی
اعتراف کر رہے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں جا کر اسلام کے جھڈے گاڑ دیئے اور ہم نے وہاں
دارس لکھا کہ قلم گرد دیئے۔ آپ کتنے میں مسجدیں تو ہم بھی بناتے ہیں۔ اپنے گھر میں
بناتے۔ پھر نکل کر کون سی مسجد تم نے بنائی ہے۔ اس کا توجہ دیا ہوتا۔ کتنے میں قرآن

بیت المقدس میں۔ موت سے محفوظ رکھا جائے گا حضرت مسیح روح پرورد اسلام کے اپنے قلم سے ان احادیث
میں موجود ہے کہ

اول۔ چنانچہ اس امام کی تائید ہے۔ چنانچہ میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے پہلے گا جو تیرہ
گھر میں ہو گا۔ نفل اس میں نیز دیکھو کشتی نور مسیح۔ (دعا)۔ تحقیق ہے معلوم ہوا ہے کہ طاعون کی گھٹی لگانے
تحتات مسیح میں کتبہ نام جو پڑی رہی ہے صاحب میں جو اندازہ ۱۸۹۹ء میں لکھا گیا۔ اور لکھا کہ
احفظ کل من فی الدار من اللہ عجلہ کا ہے پس ہر کسی کو لکھا گیا کہ گھٹی میں امام کے بعد لکھی۔

ہم بھی شائع کرتے ہیں۔ امی جناب: قرآن کریم کے تراجم کس نے شائع کئے انھوں ہی
 کو خوش ہے بعض لوگوں نے ترجمہ کر دیا ہم بے شک ان کے شکر گزار ہیں لیکن یہ کام بانی
 تعلیم کو چاہتا ہے۔ کوئی عظیم آپ کی ایسی ہے جو مستفین تیار کر کے باہر بھیجتی ہوتی ہے
 ہم ہر ممکن کوشش کرتے ہیں۔ ہاں بے شک اپنا مساجد میں آپ مزدور کرتے ہیں۔

لکھتے ہیں خَشِیْتُ عَلٰی خَشْرِیٰ مَرْذَاصَاحِبِ نَعْلَہِ کہ شیطان کا بھ
 پر تعریف ہے۔ یہ لوگ جو ہیں ان کے مفسر خود تسلیم کرتے ہیں کہ شیطان کا تعریف
 قبیح نہیں ہو سکتا ہے پر اس کو قائم نہیں دکھا جاتا۔ اِذَا تَمَنَّى اَلْقَى الشَّیْطٰنُ
 فِیْ اُصْرَتِهٖ فِیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ۔

کتنی حضرت بیٹے شراب پیا کرتے تھے لکھا ہوا ہے آگے بھی پڑھے۔
 وہیں لکھا ہے انجیل کی رو سے یوحنا اس وقت حلال تھی شراب ان میں۔ جب
 ایک چیز حلال ہو وہ قابل اعتراض نہیں ہوتی۔

لکھتے ہیں امام حسین کے متعلق لکھا کہ خدا کے مقابل میں گوہ کا ڈھیر ہے۔ ہرگز
 نہیں یہ لکھا۔ آپ نے لکھا ہے کہ امام حسین کو خدا کا شریک ٹھہرانا ایسا ہے یعنی
 شرک ایسا ہے توحید کے مقابل میں گویا گوہ کا ڈھیر ہو۔ امام حسین کی شان میں کچھ
 نہیں لکھا۔ آپ کیوں غلط بیانی کرتے ہیں۔

لکھتے ہیں کہ بلا السیت سیر ہر آنم۔ مومنی کی سیر ہر آن کہ بلا میں ہی ہوتی
 چلائے اور کہاں ہو! مومن تو اپنی جان کو فدا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

لکھتے ہیں مرزا صاحب نے اعتدیا کی بہن کی خرچی کا مال کھایا۔ سچے ہو تو

نکار حوالہ ! — چلو اس پر فیہر ہو جائے گا۔۔۔۔۔ آپ نے غلط کہا ہے۔
 مرزا صاحب نے ہرگز اس مال کو نہیں کھا یا۔ آپ نے ایک فتویٰ دیا ہے کہ
 حرام مال کمسورہ مال جو ہے اس کو خیرات میں دنیا جائز ہے۔ یہ آپ کے دیوبندی
 علماء کا فتویٰ میرے ہاتھ میں ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ زنا کا کمسورہ مال خیرات میں
 دنیا جائز ہے۔ فتویٰ اچھا دیکھ بیٹے ! (اللہ حسین اختر دہلی میں بول پڑے تو
 کما سوائے مرزا صاحب کے کسی کا حوالہ پیش نہیں ہو سکتا۔ ہاں آگئے ہیں آپ؟
 میں مرزا محمود کی وہ باتیں بیان کر چکا ہوں۔)

قاضی صاحب :- بے شک کریں۔ ہل حسین نہیں کریں گے۔ شرائط کا پابند
 ہوگی۔ اب نہیں چل سکتے۔ کئے جی ان سے جناب صدر صاحب سوائے قرآن
 حدیث کے مرزا صاحب کے اقوال کے کوئی قول پیش نہیں ہو سکتا ہاں۔ یہ
 مناظرہ ہے۔ کمزور ہو گئی ہے۔ ہم جواب نہیں دے سکتے۔ میں دے دوں گا
 پھر۔ فرمائیے جی آپ ان سے پہلے۔

صدر صاحب جھٹے ہو چکے ہیں۔ بات سیدھی سی ہے۔
 قاضی صاحب :- دیکھئے صاحب میری یہ گزارش بھی سنیے جب بات فتویٰ کی
 آئیگی۔ تو فتویٰ تو علماء کا ہی پیش ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو موجود نہیں۔
 صدر صاحب :- حوالہ کو پیش نہ کریں۔

قاضی صاحب :- بہت اچھا بہت اچھا ہے۔

کہتے ہیں مرزا صاحب نے کہا کہ فرما۔

(وقت ہو گیا)

میلوی نقیر لال حسین صاحب اختر

کھٹے جناب! کھٹے میں کہیں سارے اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا۔
وہ تو اختر تک نہیں ہوگا۔ انشاء اللہ۔

دفاعی صاحب۔ ”خدا کے فضل سے دے چکا ہوں۔“

پھر دیکھو رد میان میں۔ میں جواب دے سکتا ہوں میلوی صاحب! آپ کو
پتہ ہے۔ لال حسین اختر ہے مقابلہ میں۔ خاموشی سے سُنئے جیسے میں نہیں بولتا
بولنے کے کیا معنی ہیں۔ دیکھتے کھٹے ہیں کہ اوپر لکھا ہوا ہے مسیح موعود۔ باہر لکھنے کو میں
کیا کہوں؟ مرزا صاحب کی عبارت یہ ہے۔ کھٹے ہیں کہ اس عاجز نے جو ٹیل موعود
بولنے کا دعویٰ کیا جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ کم فہم لوگ سمجھتے ہیں
مسیح موعود ہے۔ اس حوالہ کا جواب دیا کوئی آپ نے سہ تو میں کہتا ہوں کہ آپ
مسیح موعود کہتے ہیں۔ لیکن مرزا صاحب کی قرآن کے خلاف کہتے ہیں۔ من چہ سے
سرایم و ظنورہ من چہ سے سراپد۔

کھٹے ہیں یٰبَنیٰ اٰدَمَ یہ مسلمانوں کو کہا گیا تھا۔ میں نے بتایا کہ ہبوط آدم کا
دکھ ہے۔ کھٹے ہیں کہ یہاں میں نے کہا تھا کہ کافر بھی نبی ہو سکتا ہے۔ کھٹے ہیں نہیں۔
تو یہاں میں نے یہی کہا تھا یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا انہیں کہ ایمان والو! تم میں
نبی پیدا ہوں گے۔ وہاں بنی آدم ہے۔ جب چوڑے اور یہودی بنی آدم ہیں تو وہ

نبی کیوں نہیں ہو سکتے یہاں آپ ایمان کی قید کہاں سے نکالتے ہیں۔ وہ تو بنی
 آدم کو کہا گیا یا کہئے کہ وہ بنی آدم، چوڑھے ہمارے حد میں بنی آدم نہیں کیا کہتے
 ہیں آپ؟ یہ لوگ کیا سمجھیں گے اُسے۔ کہتے ہیں کہ فری نہیں ہو سکتا تو جب نبوت
 کا دعویٰ کیا تو کافر ہو گئے اس لئے نبی نہ ہوئے مرزا صاحب۔ کہتے ہیں یہ مسئلہ علمی
 ہے۔ آپ کے بس کا ردگ نہیں۔ دیکھئے میں نے ذاتی حملہ کوئی نہیں کیا۔ اس سے بہانہ
 آپ مجھ پر کہیں گے اُنہ تو بنی سید صاحبان جادوں گا۔ پھر باور رکھئے گا۔ دیکھئے
 آپ مجھ کو کہتے ہیں کہ علمی نہیں۔ یہ کہتے ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی
 فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم بخدا یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ قسم ہے مجھے اس ذات
 کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ خدا کی قسم کہا کہتے ہیں کہ درحقیقت مجھ میں
 کوئی علمی اور عملی خوبی نہیں ہے۔ یہ ہے علم نہیں۔ خود خدا کی قسم کہا کہتے ہیں۔ مجھ
 کو کہو گے تو سید صاحبان سچوں گا۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ لال حسین اختر ہے
 آپ کے مقابل میں۔ کہتے ہیں قدرت ہے۔ وہ کہتے ہیں چوڑھا اور چار حرامزادہ بنی
 ہو سکتا ہے جب بنی ہو سکتا ہے۔ تو میں نے کہا تھا کہ نبی کے لئے عصمت شرط
 نہ رہی۔ اس کا کیا جواب دیا آپ نے؟ کوئی دیا؟ حرامزادہ بنی ہو سکتا ہے۔ چوڑھا
 بنی ہو سکتا ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ نہیں ہو سکتا وہ بھی مانتے ہیں میں نے پہلے حوالہ پڑھ دیا
 تھا یہ ہو سکتا ہے تو نبی کے لئے عصمت شرط نہ رہی۔ اس کا کیا جواب دیا آپ نے؟
 کہتے ہیں اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيْهَا هُدًى وَنُورٌ يَّحْكُمُ

ع۔ یہ محض کبر نفسی کے طور پر کہا تھا۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کو کبر نفسی ہی پسند ہے۔
 ع۔ اب تک تعویہ سوال نہیں کیا گیا کہ عصمت شرط نہ رہی ہو دوسری لال حسین کا کچھ بیان پڑھ لیں۔

بِهَا التَّيِّبُونَ الَّذِينَ اسْلَمُوا. ٹیک ہے یہ عقل کتابہ میں یہ کہل
 ہے کہ وہ غیر تہی تھے یہ چار سو جو جتنے جن کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا ہے
 یہ بتائیے پہل بات۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَةَ فِيْهَا هُدًى
 وَنُورٌ۔ يَخْلُكُمُ بِهَا التَّيِّبُونَ الَّذِينَ اسْلَمُوا۔ لفظ اسْلَمُوا کون
 آیا ساتھ کیا کوئی ایسے نبی ہوتے ہیں جو اسْلَمُوا نہ ہوں۔ بے ایمان ہوں۔
 نکھ ہر اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ جب نبی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوتا ہے
 تو لفظ اسْلَمُوا ساتھ کیوں آیا؟ اس کا جواب اسی کے اندر ہے۔ پھر بتاؤ گا
 اور وہ چار سو جو جتنے بقول مرزا صاحب ان کو شیطان کا امام ہوتا تھا۔
 وہ خواب میں تھے جن کو نبی کہا گیا۔ اس لفظ اسْلَمُوا میرے خیال
 میں کہا گیا ہے۔

کتنے ہیں سیدہ کذاب جو عقائد مسلمان۔ اللہ اللہ۔ مرزا صاحب کا حوالہ
 پیش کیا۔ حقیقۃً الٰہی سے۔ وہ کہتے ہیں سیدہ کذاب مرتد تھا۔ مرتد اس کو کہتے
 ہیں جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرے۔ جسے مرزا صاحب نے کیا
 تھا۔ یہ مسلمان تھا۔ تاریخ طبری میں ہے یَشْهَدُ فِي الْاِذَانِ اَمْعَدُو
 اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنْ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ۔
 کہ یہ اذان دلواتا تھا وہ۔ یہاں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مرتد تھا۔ کیوں؟
 دعویٰ کیا۔ تشریحی نبوت کا دعویٰ ہو یا غیر تشریحی نبوت کا دعویٰ ہو۔ حضور کے بعد
 جو دعویٰ نبوت کرے گا وہ مرتد ہو جائے گا۔ جسے سیدہ کذاب نے کیا تھا۔ ویسا
 مرزا صاحب نے کیا۔ آپ کہتے ہیں وہ مرتد نہیں تھا۔ کہو مرزا صاحب نے غلط

کہا۔ اُن کو تاریخ حدیب نہیں آئی، مجھے لیا جتنے میں آپ ﷺ
 مجھے میں جیل برامین کی ریاس تھے کھنے کا وعدہ تھا چنانچہ صوفیوں کا نہیں
 لی۔ آخر میں کھنے میں کیونکہ پاکی اور پیاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس
 لئے پاکی سے پیاس کا وعدہ پورا ہو گیا۔ سبحان اللہ کیا منہ میں؟ کیوں جناب
 یہ نقطہ کی کوئی دہائیو (مصلحت) نہیں ہوتی۔ یہ کون بنا ناگہ بائیں طرف
 ہو تو ہوتی ہے یا سیں ہوتی۔ اور دائیں طرف ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ آپ نے
 تو آخر حساب سکول میں پڑھا ہی ہے۔ میں نے بھی پڑھا آپ نے بھی پڑھا ہے۔
 کھتے ہیں الہام سے کہا تھا۔ پہلا الہام کتاب لکھی گئی۔ مرزا صاحب کہتے ہیں یہ
 کتاب موجود ہے۔ اس کتاب کا سنو اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ
 کتاب لکھی گئی ہے۔ لہذا پیاس جتنے کھنے تھے۔ ناکام ہوئے کہ نہ ہوئے؟
 کہتے ہیں اس کے بعد کہتے ہیں کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا
 تمہاری قرآن منظور نہیں۔ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ
 جو چاہے اس کے بچے لکھ دے۔ منظور کرے یا نہ کرے۔ اگر میں سچا ہوں تو
 میری زندگی میں ثناء اللہ مرہائے گار ثناء اللہ سچا ہے تو اس کی زندگی میں
 میں ہر جہاں گا۔ انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ ہیفنہ یا طاحون وغیرہ امراض مسلک
 سے۔ آپ مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کھانہ کی گٹھی نکلی۔ لہذا اِنجی اُحافظ
 کُلَّ مَنْ فِي الدَّارِ۔ یہ جو تھا۔ اس الہام پر تو ہر تال پھر گئی۔ یہ تو غلط ثابت
 ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ نے پہلے دارنگہ دی۔ کہ دیکھو مرزا ہم تم کو طاحون کی
 گٹھی نکالتے ہیں۔ اگر تو بہرہ مند افتراء سے توہم کاؤ گے اور اگر نہیں۔ تم نے سوچا یا

کسی شخص۔ ایک طاعون کمی مٹی۔ دوسرا مہینہ کھانا۔ طاعون سے اس نسل
 دی۔ مہینہ سے اللہ تعالیٰ نے ماردیا۔ دست کرتے کرتے پیٹنے اور لے سے
 مر گئے۔ آپ نے انکار کیا بہ ہذا پیشگوئی اس کی پوری ہوئی۔ یکھرام کی۔ آپ
 کہتے ہیں تین سال میں کہاں مرے۔ مرزا صاحب کا حوالہ میں نے پیش نہیں کیا
 حقیقتہ الامی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے متعلق یہ پیشگوئی ہو کہ اس شخص
 کو ۱۵ مہینے میں جذام ہوگا۔ ۱۵ مہینے میں نہ ہو میں مہینے میں ہو تو پیشگوئی سچی
 ہوتی ہے۔ اصل واقعہ کو دیکھنا چاہئے۔ پیشگوئی اس کی پوری ہوئی کم بخت کی
 کہ جو کہتا تھا کہ مرزا مہینے کی موت سے مرے گا۔ یہ میا جو ہے اس میں کمی پیشی
 ہو سکتی ہے۔ جسے آپ بھی مانتے ہیں کہ سلطان محمد کی معبد میں کمی پیشی ہوئی تھی۔
 پھر دیکھئے مرزا صاحب کا معاہدہ اس کے قتل کا نہ تھا۔ آپ کہتے ہیں مَنَقَرُ
 يَوْمَ الْعَيْدِ وَالْعَيْدُ اقْرَبُ اس قصیدے میں۔ کتاب ہے اگر سکرام
 کا نام ہو تو میں سزا دہ پیہ نقد انعام دے گا۔ میں بھوٹا۔ میرے سارے دعوے
 جھوٹے۔ وہ مولیٰ محمد حسین بناوی کے متعلق ہے۔ صو کا اس کو دیکھئے جس
 نے مرزا کی کتاب میں مرزا صاحب کی کتاب میں نہ پڑھی ہوں۔ آپ سے زیادہ مرزا صاحب
 کی کتاب میں میں جانتا ہوں۔

کہتے ہیں اس قصیدے میں نامہ کھائیے یکھرام کا۔ میں دکھاؤں گا کہ
 مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ محمد حسین کے متعلق ہے یہ کہتے ہیں بگڑاؤ تَدِيبُ
 کنواری آئے گی۔ اور بیوہ رہ جائے گی۔ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ
 نے کہا ہے کہ وہ یقین تیرے نکاح میں آئیں گی۔ ایک کنواری ہوگی اور

دوسری بیوہ۔ کنوین آجکی ہے بیوہ کی انتہا ہے۔ کہ وہ نہیں سمجھا وہ کہتے ہیں
 وہ عورتیں ہوں گی۔ آپ کہتے ہیں ایک سے پورا ہوا۔ آپ سچے نورِ مہتاب
 جھوٹے۔ مرزا صاحب سچے تو آپ جھوٹے۔ خدا کے لئے اعلان کر دیجئے کہ میں
 مرزا صاحب کے الام کو سمجھا ہوں۔ آپ نہیں سمجھ سکے اُسے کیا کہتے ہیں آپ
 وہ کہتے ہیں ایک سے پورا ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ بعض عیسے کو زندہ مانتے ہیں۔ جناب
 عیسائی نہیں مانتے زندہ اب عیسائی کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام صلیب پر چڑھائے
 وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللَّهِ۔
 قرآن مجید فرماتا ہے صلیب پر چڑھایا۔ وہ مر گئے تین دن مرے رہے تین دن
 کے بعد زندہ ہو کے آسمان پہنچے گئے۔ یہودی مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے
 عیسائی مانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے۔ آپ اور آپ کے نبی صاحب مانتے
 ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام مر گئے تَتَابَعَتْ فُلُوبُكُمْ جو عقیدہ ہے یہودیوں
 کا وہی عقیدہ ہے عیسائیوں کا اور وہی عقیدہ ہے جناب مرزا صاحب کا اور آپ
 کی جماعت کا۔ کیا کرتے ہیں آپ باکیا ہم جیسے کہار تسمیں با عیسائی تو پہلے ہی مانتے
 ہیں۔ اُن کی وفات پہ مسئلہ کفارہ کی بنیاد ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا۔
 اب مرزا صاحب نے آ کے عیسائیت کی پشت پناہی کر دی ہے۔ ہم کہتے ہیں غلط
 کہتے ہو۔ عیسیٰ علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ فوت نہیں ہوئے۔ زندہ ہیں۔ اُٹھیں گے

۱۔ یہودی اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر مرنے مانتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب
 بھی عمر بانی کے بعد وفات پانا مانتے ہیں۔ پس آپ کا اور آپ کی جماعت کا عقیدہ عیسائیوں کی طرح
 کے مشابہ قرار دینا سراسر یہودی لالچ و جھوٹ کی غلط بیانی ہے۔

ہمایت کا ترمیم کر سکتے ہیں آپ نے غلک کر لی ہے آپ نے تو اسے حقیقت
 مان لے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں صلیب سے پیار کرتا ہوں سبحان اللہ یہ اچھے
 مسیح موعود ہیں جناب۔ انہوں نے آفات صلیب کو توڑنے کے لئے یہ کتھے
 ہیں میں صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ اسی طرح موعود ہو گئے۔ کہ نہیں کہا ؟

لکھتے ہیں باہر کن سنی مسجد بنائی ہوکن سے ملک کا نام مجھے جہاں ہماری مسجد
 نہیں۔ دیکھتے برلن میں ہماری مسجد ہے۔ اس میں فرانس میں ہماری مسجد ہے۔
 امریکہ میں ہماری مسجدیں ہیں۔ وہ کنگ کی ہماری مسجد ہے۔ تمام دنیا میں ہماری
 مسجدیں ہیں۔ قرآن کے ہماری حرف سے پاخانے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے کیا
 کیا اس کے مقابلہ میں۔

جائے کہتے ہیں مرزا صاحب کی پیگمونی۔ محمدی علم کی پیگمونی پیش کریں گے؟ آپ
 مرزا خدام احمد داریانی کا پیکر ڈھنڈا پیش کریں گے؟ آپ کے پاس ہے کیا ہمارے
 قرآن و حدیث کے سوا۔ آپ کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ مرزا صاحب نے قرآن و
 حدیث دونوں کو مسموم کر دیا ہے۔ کہتے ہیں میرے اسلام شراب پیا کرتے تھے۔ اس
 کھا گئے۔ اس کے آگے۔ کہاں لکھا ہوا ہے جناب یہ؟ — یہ ہے۔

۱۔ بالکل غلط بیانی ہے۔ حجت احمد حضرت میں کا بھی موت کی قافی نہیں نہ زندہ ہو کر آسمان پر جانے کی
 جو بیانیہ کا عقیدہ ہے جس سے وہ الوہیت مسیح پر دلیل کرتے ہیں۔

۲۔ صلیب سے پیار کرتا ہوں کے اس میں یہ معنی ہیں کہ میں خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کو تیار ہوں۔ میرے
 لئے خدا کی راہ دکھ اٹھانے میں بھی لذت ہے۔

۳۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر مرنے کے عقیدہ کو تو واقعی حضرت مرزا صاحب نے پاش پاش کر دیا ہے۔

شک ہے۔۔۔ کہہ ہیں کہ صبی علیہ السلام شراب پیلا کرتے تھے۔

دقانی صاحب۔۔۔ سوال پڑھے:۔۔۔

دیکھئے۔ سچے ہی! قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا۔۔۔
تاہم یہ کسی دستاویز سے شراب کا حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مرنا نہیں ہے؟ یہ کہتے
ہیں۔ قرآن انجیل کی طرح نہیں حلال ٹھہراتا سو ہاں یسوع نہیں لکھا۔ جیسے علیہ السلام
لکھا ہے۔ جیسے علیہ السلام شراب۔ دیکھئے انجیل میں مرزا صاحب کہتے ہیں
انجیل غلط ہے۔ اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ تو جو معرفت کتاب ہے اس سے
اللہ کے نبی پر مرزا صاحب الزام لگانے اپنے کفر پر بہر تصدیق ثبت کرتے
ہیں۔ ہمارے لئے محبت ہے اب آگے اس پر کہ بیانیوں کی بائبل میں لکھا
ہے۔ وہ قرین ہے وہ معرفت ہے اس میں لکھا ہے کہ بیانیوں کے ساتھ حضرت
روح علیہ السلام نے زنا کیا تھا۔

دقت ختم ہو گیا

تقریر قاضی محمد بدیع رحیل

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

کہتے تھے "غلام احمد آئے گا" نہیں لکھا ہوا قرآن کریم میں یہیں یہ دکھاؤ کہ
قرآن کریم میں لکھا ہو کہ غلام احمد آئے گا۔ جناب امامی کی بول چال کا نامہ لکھ کر دیا جانا
مذہبی نہیں۔ تو رات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی ہے خداوند
خدا آپ میں سے تمہارے بھائی میں سے محمد سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ دیکھ دیجئے
نام نہیں بتایا یہاں۔ پیشگوئی کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
أَبُو بَكْرٍ أَفْضَلُ هَذِهِ الْأُمَّةِ إِلَّا أَنْ تَكُونَ نَبِيًّا۔ آپ نے اس کا
کہا جواب دیا ہے: ابو بکر اس امت میں سب سے افضل ہیں مگر نبی کوئی پیدا ہو تو
اس سے افضل نہیں۔ کہتے ہیں یہ حدیث کنز العمال میں نے کنز العمال سے کہاں
پیش کی ہے؟ میں نے اس حدیث کو جامع الصغیر سے پیش کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی

۱۔ ابو بکر افضل هذه الامّة الا ان يكون نبی والیہ ایت کنز العمال ص ۳۸۱ حاشیہ جامع الصغیر
پڑھ کر ہے اور جامع الصغیر کے اندر ابو بکر خیر الناس الا ان يكون نبی کے الفاظ وارد ہیں امام جلال الدین
سیوطی کے ذکر کے رد میں کنز العمال میں یہ حدیث آئی ہے اور وہیں بھی اس حدیث پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ کنز العمال ص ۳۸۱ حاشیہ جامع الصغیر
خیر الناس بعدی الا ان يكون نبی کے الفاظ وارد ہیں۔ بعدی کے لفظ الی روایت کنز العمال ص ۳۸۱ حاشیہ جامع الصغیر
کی سند میں ہے: ما بین کنز العمال میں انکار کیا گیا ہے۔ امام سیوطی روایت کو جہے ہم میں نہ ہے۔ میں نے نہیں کیا گیا۔

اس کو پیش کر رہے ہیں۔ اس کا خدیش کر رہے ہیں۔

دور میان میں قلمسین صاحب بدل پڑے اور کتاب طلب کی۔ نہ کچھ جامع لکھنؤ
اپنے محلہ میں سے قاضی صاحب نے کہا نکال دیں گے انشاء اللہ! اپنی ٹرن میں حوالہ
مانگیں آپ! درمیان میں نہ بولیں!

جناب۔ آپ نے یہ کہا کہ جی جانو سے مٹھیاں بھر داتے تھے۔ اُس جھانوکا
قہہ کیا ہے۔ ایک کمزدار آنکھوں والی ناچنی بڑھا عورت جو سہوہ آپ کی
ہنڈیل بٹا رہا ہوتی ہے ادب سے۔ اور وہ دہارہی ہے چارہ پائی کے بازو کو۔
بڑھو اس کو اس روایت کو پورا پیش کر دو۔ حضرت صاحب نہ اُسے کہتا تھا کہ
بچے دباؤ!

جناب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب زانی ہے کہ مثیل موعود میں کوکم نعم مسیح موعود
سمجھ بیٹھے ہیں۔ میں نے حضرت مرزا و سب کی اپنی تحریر پیش کی۔ اتنا موٹا حوالہ
مسیح موعود۔ تو ہم کم نعم نہیں۔ حضرت صاحب نے کہا سے مسیح موعود کا میرا اس رنگ
میں دعویٰ نہیں جیسا تم مان رہے ہو کہ حضرت عیسیٰؑ آئیں گے۔ میں عیسیٰؑ علیہ السلام کا
مثیل ہوں تو آپ نے مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بتاؤ مثیل موعود کہا ہے یا
نہیں۔ تو مثیل موعود مسیح موعود ہو جائے گا کہ نہیں؟ جب ایک شخص موعود مسیح کا مثیل
ہے تو وہ مسیح ہو گیا۔ تو مسیح موعود آپ اور رنگ میں ہیں۔ کم نعم لوگ یہ سمجھتے ہیں
مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے وجود میں حضرت عیسیٰؑ علیہ السلام کا روح حلول کر آیا ہے
یہ حضرت صاحب کا دعویٰ نہیں ہے۔

إِنَّمَا يَا تَبَيَّنَ رُسُلٌ مِّنْكُمْ لِيُنْذِرَ لَكُمْ يَوْمَ آتِ يَذُنُّ أَدَمُ۔ کہتے ہیں

بنی آدم تو سب چوڑھے ہمارے ہیں۔ میں نے جواب دے دیا تھا چوڑھے ہمارے ہیں
میں سے بوجہ۔۔۔ چوڑھے ہمارے ہیں یا کافر، ان میں سے بنی نہیں آسکتا
یہ سنت کے خلاف ہے خدا کی۔ ان کا آپ نے کیا جواب دیا!

کچھ میں مرزا صاحب نے جو کہہ دیا کہ بنی جو کہہ سکتے ہیں چوڑھا چہار تو عصمت
کو ہر گئی۔ میں کہتا ہوں مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ خدا کی حکمت کے یہ خلاف
ہے کہ وہ چوڑھے اور چہار اور اس قسم کے لوگوں کو بنی بنائے۔ یہ بات آپ
کیوں چھوڑ جاتے ہیں۔ میٹھا میٹھا برپا، کروا کروا غصہ، یہ تو نہ ہمارے ساتھ
سلوک کریں جناب۔۔۔

کہتے ہیں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَرِثَانَهُ لَخَفِظُونَ ۝ —
نیک ہے۔۔۔ اِنَّا نَزَّلْنَا التَّوْرَةَ — يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّونَ
الَّذِينَ اسْلَمُوا — اسْمَعُوا کے غلط ہے انہوں نے کہا کہ دیکھو وہ
بنی خدا کو ماننے والے تھے۔ خدا کے لئے بتاؤ وہ تورات کے منکر تھے۔
دیکھو اس میں لکھا ہے۔ يَخْتُمُ بِهَا تَوْرَتُكَ ذِي عِوَدِ بنی فیصلہ دیا کرتے
ہیں۔ کن لوگوں کو؟ یہودیوں کو۔ تورات کا ماننا اس وقت اللہ کو ماننا تھا یہ
بنی اسرائیل کو ماننا ہی اس وقت اللہ کو ماننا تھا۔ اللہ تورات کے مطابق
فیصلہ دیتے تھے۔ اس لئے اللہ کو ماننے والے تھے۔ وہ قسم کے بنی ثابت ہو گئے
ایک تشریعت لانے والے دوسرے غیر تشریعی۔ آپ معقول جواب دیں۔ کہتے ہیں
مسئلہ کہ اب مرزا صاحب نے لکھا ہے مرتد ہے۔ مرتد کیوں لکھا ہے مرزا صاحب
نے؟ اس لئے کہ وہ تشریعی نبوت کا مدعی تھا۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے جب دعویٰ

کہ دیاں بھی مرتد ہو گئے۔ آپ تو ساری دنیا کو ہار لیتے ہیں۔ اس میں کیا ہے۔
مرزا صاحب کہتے ہیں کہ

ما سدا نحم از فضل خدا ۛ مصطفیٰ مارا امام و مہتوا

ہم خدا کے فضل سے سہماں ہیں اور مصطفیٰ ہیں اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام
اور مہتوا ہیں۔ آپ کے فتوے سے کیا جتا ہے، کتا ہے، اور پیاس میں مرنا صاحب
نے لکھا ہے کہ کوئی فرق نہیں۔ کیا ہے۔ یہ ایک ذرا سی چیز ہے۔ مطلب یہ
ہے کہ یہ جو میری پاک کتاب میں ہیں براہین احمدیہ وہ جو اس مذکورہ بعض اس کا کام
کریں گی۔ اس لئے کہ میرا متوکی اس کام کا خدا کا رعب خدا و متوکی قرار دیا تو
ذمہ داری کیا ہو گویا کہ اسے آسکتی ہے۔ خدا نے اسے دوسرے رنگ میں اس کا کام
کو چلا دیا۔ اس لئے وہ پاک کتاب میں لکھ گئی کہ یہ دوسری چیزیں اس کا کام کریں گی۔
چنانچہ جب براہین احمدیہ لکھی گئی اس میں وہ ساری چیزیں ہیں اس وقت پوری
ہو چکی ہیں اور وہ پیاس کا کام دے رہی ہے۔ لہذا یہ پاک پیاس براہین احمدیہ
میں ہوں ہو سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مذکور ہے۔ پیاس
نماز میں کہ حکم چار کم ہوتے ہوتے پاک رہ گئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا
کے حضور گئے یہ کم کر دی جائیں۔ خدا نے کہا میں بخش دیتا ہوں۔
یہ ہیں تو پاک۔ پہا جو اور ثواب کے لحاظ سے پیاس ہیں۔ اسی طرح اثر اور تاثیر
کے لحاظ سے براہین احمدیہ پیاس براہین احمدیہ کا کام کرتی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب
لکھنا چاہتے تھے۔

جناب آپ نے کہا تھا اللہ منظور کرے یا نہ کرے اس سے کیا ہے۔ اس
 کا بیڈنگ پڑھو اس استہار کا بیڈنگ ہے مولوی شہار اللہ کے ساتھ آخری
 فیصلہ یہ نہیں کہتے کہ مولوی شہار اللہ کے متعلق آخری فیصلہ اگر تو کہتے کہ یہ شہار اللہ
 کے متعلق میں نے فیصلہ کر دیا کہ وہ پہلے مرحائے گا تو پھر ات ہے۔ وہ کہتے ہیں
 کہ میں مولوی شہار اللہ سے فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ مولوی شہار اللہ صاحب کہتے
 ہیں کہ یہ دعا جو ہے میری نہیں مانتا۔ مجھے قبول نہیں ہے۔ اب بتاؤ اس کے مطابق
 اگر حضرت مرزا صاحب جو ہیں وہ مجھے زندہ رہتے تو آپ لوگ تو یہی کہتے کہ
 مولوی صاحب نے منظور نہیں کیا اس لئے اب مرزا صاحب ہی جھوٹے ہیں۔
 بہر حال۔ زندہ رہے تب بھی جھوٹے۔ مر گئے تب بھی جھوٹے۔ وہ واہ۔ کہتے
 ہیں مرزا صاحب کو ٹھنی نکل آئی۔ سوال تو یہ تھا کہ طاعون سے مرے؟ طاعون
 سے ان کی حفاظت ہوئی یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ تو بے لے لے ٹھنی نکل گئی۔ تو پھر تو بے
 تو پھر بھی نہ کی۔ کہتے ہیں پیر دستوں سے مر گئے۔ بھائی مرنا تو ہر ہی طرح ہے ہر
 شخص نے آخر مرنا ہے۔ کوئی دست سے کوئی ٹانہ ٹانڈ سے کسی اور بیماری سے۔
 کہتے ہیں فرماتے ہیں کہ بکتر و شیب۔ میں نے کہا تھا حدیث میں آیا
 ہے کہ اَجَلُ رَحْمَتٍ يَدُ اللَّهِ بِيَسَاءِ مَا تَحْمِلُ وَالِي بِيَوْمٍ يَهْلِي فُوتِ بُوْكَی۔ اس کا
 کوئی جواب آپ نے دیا ہے؟ میں نے کہا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
 ہاتھ ہاتھ نا پے گئے۔ اور حضرت سودة رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے
 لیے نکلے۔ لیکن وفات حضرت زینبؓ کی ہوئی۔ اگر وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک

ہداری ہو گئی ہے تو ہمارے نزدیک ہکڑاؤ نہ بکڑی کی ہیکڑی پوری ہوئی ہے۔
حضرت مرزا صاحب کی اجتہادی غلطی میں نے کہا ہے وہ سمجھتے تھے کہ دعویٰ
نکاح میں آئیں گی۔ خدا کا منشا یہ تھا ایک آئے گی۔ ہکڑاؤ آئے گی اور بیوہ رہ جائیگی
آپ کی وفات پہلے ہو جائے گی۔ واقعات سے پیشگوئی کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر
آج اذاع مطہرات چودہ سو سال تک زندہ ہوئیں۔ امت کا اس پر اتفاق ہونا
یہ حضرت سوہ کی وفات پہلے ہوگی اور تہ تب تک صاحب زینب رضی اللہ عنہا
کی وفات ہوتی۔

کھتے ہیں ہم نے برلن میں فرانس میں امریکہ میں نے مسجدیں بنائیں۔ میں کہتا ہوں
جناب مولانا آپ کی کوئی تنظیم بھی ہے مسجد تو ٹھیک آپ جانتے ہیں۔ جہاں بھی
مسلمان ہو گا مسجدیں بنائے گا۔ اس تنظیم کے ماتحت جو اسلام کی تبلیغ کا کام کریں
مساجد۔ وہ اسلام کا مددگار ہوں آپ نے کون سی مسجد بنائی ہے؟ کہتے ہیں۔ کھتے
مبتغین آپ نے تیار کئے ہیں بلکہ آپ کا نظام موجود ہے جہاں مبتغین تیار ہو کر
غیر ممالک میں جا کر اسلام کی کفرستان میں تبلیغ کرتے ہیں۔

کھتے ہیں انجیل تو غلط ہے۔ پھر ہم اس کی بات کیوں مانیں۔ حضرت مرزا صاحب
سمجھ رہے ہیں مسلمانوں کو مسلمانو! شراب نہ پیو۔ اگر تم کو کہہ دیں یہ عین بی شراب
پیتے ہیں۔ تو ہم کیوں نہ پی لیں۔ تو عیسائی تو اس وجہ سے پیتے تھے کہ انجیل میں ان
کے نزدیک حلال ہے۔ شراب اس لئے وہ پیتے ہیں۔ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے تو اس کو حرام قرار دیا ہے۔

کھتے ہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے لکھا ہے۔ بے شک حقیقت میں تو یسوع

اور عیسیٰ علیہ السلام ایک ہی جود ہیں۔ اس سے کسی کو انکار ہو سکتا ہے یعنی انجیل
حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر آئی۔ بے شک ہم ساری انجیل کو جین و عین لفظ حفظ
کے بغیر ماننے کیلئے اس کی بعض باتیں سمجھ میں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی
پیغمبری جو انجیل کے اندر ہے کچھ ملتے جلتے ہو یا نہیں؟ ہم بھی مانتے ہیں صحیح۔ آپ بھی
منتے ہیں اس لئے جن باتوں کو قرآن و رو کر دے اور یہ کہہ دے کہ انجیل میں شراب
حرام تھی۔ یہ دکھاؤ۔ پھر آپ کو یہ کہنے کا حق ہے کہ انجیل کی یہ بات ناقص ہے
اور غلط ہے۔

میں آپ کے تمام اعتراضات کے جواب سے خدا تعالیٰ کے فضل سے مدد
برآجو چکا ہوں۔ اب کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں پھر آپ کو اس طرف توجہ دلاتا
ہوں آپ نے وفات مسیح کے متعلق جو آیت میں نے جن کی تھی اس کا کوئی جواب
نہیں دیا۔ مسیح کہتے ہیں جب تک میں قوم میں رہا ٹکران رہا۔ جب تو نے مجھ کو وفات
دے دی تو نگوں تھا۔ اتنا جواب انہوں نے دیا کہ مسیح تو کثیر چلے گئے تو کثیر
میں بھی تو ان کی قوم تھی حضرت عیسیٰ نے جواب قیامت کو دینا ہے۔

جب تک میں قوم میں رہا یہ عقیدہ نہ میں نے سکھایا نہ میری قوم میں آیا۔
جب تو نے مجھ کو وفات دے دی۔ کہتے ہیں تو فی کے معنی وفات ہو نہیں
سکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فی کے معنی وفات کرتے ہیں۔ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اپنی قوم کے متعلق خدا کے حضور
میں وہی جواب دوں گا جو عیسیٰ بن مریمؑ دے گا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے
کتاب التفسیر میں۔ کُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا مَا دُمْتُ فِيهِمْ فَلَمَّا

نُوقِیْنِیْ كُنْتُ اُنْتُ التَّقِیْبُ فَلَیْھُمْ اے خدا میں اپنے ان
 دوستوں کا اُس وقت تک نگہبان تھا جب تک میں ان میں رہا جب تو
 نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو نگہبان تھا عجیب بات ہے جی خدا ہے دو
 نبی پیش ہوتے ہیں سٹیمٹ ان دونوں کا ایک ہے۔ بیان ان دونوں کا ایک
 ہے۔ کیا حکم ایک کے معنی تَوْقِیْنِیْ کے زندہ کرنا ہے اور دوسرے کے
 لئے وفات دے گا۔ یہ کیا آپ دکھاتے ہیں جو معنی تَوْقِیْنِیْ کے رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ وہی حضرت یسے کے متعلق لینے واجب ہوا ہے
 آپ پر۔ ہذا آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحوں کو صحیح طویل سمجھنے والے
 نہیں ہیں۔

کہتے ہیں مرزا صاحب نے کہا پیر کیا کرتے تھے اس میں سُر کی بر بنی حسی
 جناب بدھ میں زندگانی کی حدیث ہے۔ حدیث بدھ سے پڑھے رد لکھو یہ لکھا ہوا
 موجود ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ
 مشہور تھا کہ اس میں مراد ڈالا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس
 کو کھایا اور شبہ نہیں کیا۔ یہ تو ایک مسئلے کی صورت ہے۔ امام زرقانی اس کو حدیث بدھ کا
 مٹا کتے ہیں۔ آپ ادھر ادھر کی باتوں میں نہ جائیں کوئی معقول بات پیش کریں۔

تقریر لوی لال حسین صاحب اختر

حضورات: درج ذیل۔ کتے میں نام دیا جانا ضروری نہیں۔ مرزا صاحب اربعین میں فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں حضور کا نام محمدؐ فرمایا تھا اور عیسیٰ علیہ السلام نے احمدؑ فرمایا ہے۔ آپ اپنی کتابوں کو نہ جانیں تو میں کیا کروں۔ مرزا صاحب نے نہیں لکھا کہ موسیٰ علیہ السلام نے نام تورات میں محمدؐ لکھا تھا؟ آپ کتے میں نبی کا نام بتایا نہیں کیا تورات میں۔ مرزا صاحب کتے میں بتایا گیا۔ وہ بچے تو آپ بھوٹے۔ آپ بچے تو مرزا صاحب بھوٹے۔ آپ کرتے کیا ہیں؟ کتے مرزا صاحب نے صراحتاً لکھ دیا۔

کہتے ہیں کہ اَبُو بَکْرٍ خَيْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ يَكُوْنَ نَبِيًّا مَّا سِ كَا جَوَابِ نَبِيٍّ دِیائیں نے کہا یہ حدیث کہاں سے لی ہے۔ نثر النعمال۔ نثر النعمال میں آگے اس کے لکھا ہوا ہے کہ وہ حدیث ہے جس کا انکار کیا گیا ہے۔ میں نے حوالہ پیش کیا تھا۔

محمدؐ میسار میا ادد کڑا کڑا تھا۔ جب لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں تو پھر کیوں

۱۔ تورات کے مصنف میں جہان رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مذکور ہے وہاں حضور کی جدائی صفت بیان ہوئی ہے جس سے محمدؐ کا استنباد ہوتا ہے۔ یہ تو محمدؐ جدائی نام ہے اللہ اللہ جہاں سے۔

۲۔ نثر النعمال میں مندرجہ بالا حدیث کے آگے ایسا نہیں لکھا گیا۔ ہم نے یہ حدیث جامع الصغیر سے پیش کی جسے امام جلیل الدین سیوطیؒ نے لکھا ہے۔ ادد اسے منکر قرار نہیں دیا۔

پیش کرتے ہیں ! میں نے جواب دے دیا۔ مراد اس سے یہ کہ مریت
میں سے سب سے بڑا اور جڑ ہے وہ صدیق اکبر کا ہے یہ ہے نبوت کے لئے
پر نہیں ہے۔ وہ ان کی شان کے لئے ہے۔

کہتے ہیں بھانوسے مٹھیاں بھرائی اچھا جناب۔ کہتے ہیں وہ بوڑھی عورت
مٹی تو حضرت نے کہا تھا دباؤ تو مرزا صاحب نے کیوں کہا کہ کھانوں نے تھے
کھن لگی تھی تہہ سے تھے تھالیاں تھان لکڑی وانگر ہوئیں ہوئیاں ہے۔ کوئی عورت
آئے غیر محرم ادا آئے دباؤ شروع کر دے۔ مرزا صاحب سوئے ہوئے تھے؟ ان کو
پتہ نہیں تھا! باقی کرتے ادا سوئے ہوئے۔ ان کی اجازت کے بغیر تھا۔ اور اس
کا نام تو آپ نے کہا کہ اچھا کہ وہ بوڑھی مٹی۔ بہت اچھا جناب بوڑھی مٹی۔
کہاں لکھا ہوا ہے کہ غیر محرم سے مٹھیاں بھراؤ۔ میں نے کہا کہ مرید مر گئے تھے۔
بیوی صاحبہ مٹھیاں نہیں بھر سکتی تھیں اور عائشہ بھی سالہ نو جو ان رطکی سوہ آتی
ہے قادیان میں۔ مرزا صاحب اپنی مٹھیاں بھرنے کے لئے کہتے ہیں۔ مولوی
عبدالحکیم کے ساتھ نکاح ہوتا ہے۔ وہ ہانچ سال کے بعد مر جاتے ہیں اس کے بعد
غلام محمد کے ساتھ نکاح ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ میری مٹھیاں بھرنے کی حضور کو
خدمت بڑی پسند تھی۔ مرزا صاحب تو کہتے ہیں "قرآن کہتا ہے کہ غیر محرم عورت
کی طرف نظر اٹھا کے نہ دیکھو"۔ غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کے نہ دیکھو،
لیکن مٹھیاں بھراؤ؟ اور حبیبیہ علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے کہا ہے کہ
جب وہ کھجری جو آئی تھی جس نے عطر ڈالا تھا اور ان کے پاؤں پر اور بال لئے تھے
میں سے ان کی شہوت جوش میں آئی تھی یا نہیں؟ میں مرزا صاحب کے اظہار سے آپ سے

سیدہ خدیجہ کے لئے حضرت علیؓ نے کھجور کا پتہ لگا دیا ہے۔ جو آپؐ کو لگا دیا۔ عترت منی کی گئی ہے۔ دیکھنا یہ

- ۱۔ دیکھنا ہوں کہ جب عائشہؓ مٹیاں بھرا کر فی ثقی تو مرزا صاحب کی شہوت بھول مرزا صاحب کے جوف میں آئی تھی یا نہیں آئی تھی؟ غیر محرم عصمت ہو۔ یہ شرافت ہے مآونقرآن کہتا ہے ان کی طرف نگہ نہ ڈالو۔ یہ مٹیاں بھراتے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں، فتویٰ دیا کہ غیر محرم عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا درست نہیں۔ مصافحہ کرنا درست نہیں لیکن مٹیاں بھرا کر مرزا صاحب نے اس کا کوئی جواب دیا؟ کہتے ہیں یہ سنت اللہ کے خلاف ہے میں کہتا ہوں ٹیک۔ ہے جب چوہڑا بنی ہو سکتا ہے۔ اسکاں ہے تو پھر عصمت نبی کے لئے شرط تو نہ رہی۔ اس کا کیا جواب دیا آپ نے؟ چوہڑا بنی ہو سکتا ہے لہذا جو شخص جو ہے ہو سکتا ہے تو نبوت کے لئے عصمت شرط نہ ہوئی۔ یہی تو میرا اعتراض ہے۔ اس کا کیا جواب ہے کہ یہ شرط نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے کہا تھا اللہ کے ساتھ اُصَلُّوْا کیوں کہا۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مرتد۔ کیا جواب دیا؟
- ۲۔ اَلَّذِیْنَ اُصَلُّوْا۔ میں نے کہا مرزا صاحب کہتے ہیں انہوں نے شیطان کی وحی کے ساتھ کیا فتاوہ دیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ بادشاہ جو ہے وہ کامیاب ہو گا وہ شیطان تھے جن کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ حقیقی نبی نہیں تھے۔ اور اگر نہیں تو آپ کی تحریریں، مرزا صاحب کی تحریریں میں کہیں کہیں اگر آپ کیس کہ شیطان ہی امام ہوئے تھا ان کو وہ کہے نبی نہیں تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں اُصَلُّوْا کہا کہ وہ غلط کہتے ہیں۔

سئے با پنج اور پچاس کہتے ہیں کہ فوقی بات ہے۔ بہت اچھا جی ہبی
خَمْسٌ وَ پچاس کہتے ہیں کہ چونکہ قرآن مجید نے فرمایا مَنْ جَاءَ

یا اسٹند جو شخص ایک نیکی کرے۔ فلانہ عشرۃ امان۔ اھا اس کو ہے۔
 دس نیکیاں ہیں گی۔ ایک نیکی کرے تو دس نیکیاں ہیں گی۔ یا کافی نا۔ میں بڑھے تو
 پیس نمازوں کا ثواب ہو گا۔ یہ سادہ کلمے مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ جو کچھ میں نے
 پانچ حصوں میں لکھا تھا وہ پچاس حصوں میں لکھ دیا ہے، پانچ حصوں میں لکھ دیا
 جو پچاس حصوں میں لکھا تھا۔ آپ سچے اور میں جھوٹا۔ مرزا صاحب کا قول تھا
 تک آپ ہمتی نہیں کر سکیں گے۔ کیا کرتے ہیں؟

یہ دیکھئے۔ کہتے ہیں لمبے ہاتھ حضور کے سامنے ہاتھ نہا ہے۔ چلے فیصلہ کیجئے
 کہاں لکھا ہے حضور کا قول یا اہمات المؤمنین کا قول ہو اور تو شخص تھا نہیں
 کوئی بھی۔ یا حضور نے فرمایا ہو کہ میں نے ان کے ساتھ ہاتھ نہا ہے۔ میرے
 سامنے ازواج مطہرات نے ہاتھ نہا ہے۔ یا ازواج مطہرات میں سے کسی کا قول
 ہو کہ ہمدے سامنے ہاتھ نہا ہے۔ میں منظرے کو ختم کر دوں گا۔ میں جھوٹا اور
 آپ سچے۔ آپ مرزا صاحب کو سچا بنانے کے لئے حضور پر اعتراض کرتے ہیں کہ
 حضور کی پیشگیاں بھی غلط ہوئیں مرزا صاحب تو اجتہاد ہی غلطیاں کرتے رہے۔
 میرا ایمان یہ ہے کہ ہمارے سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر میں کوئی
 اجتہاد ہی غلطی نہیں کی۔ جو اجتہاد ہی غلطی کرتا ہے میں اس کو نبی نہیں سمجھتا۔ بتاؤ
 کہاں لکھا ہوا ہے حضور کا۔ دیکھو کسی اور کا قول ہمارے لئے حجت نہیں۔ حضور کا
 قول یا ازواج مطہرات کا قول جو صاحب واقعہ ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے کوئی کہے
 کہ ہمارے سامنے ہاتھ نہا ہے تھے یا حضور فرمائی کہ میرے سامنے ہاتھ نہا ہے تھے
 میں جھوٹا اور آپ سچے۔

کہتے ہیں طاعون کی گھٹی نکل ترافا احاطہ قتل من فی الدائر میں حفاظت
 کروں گا۔ یہ نہیں کہا مرنے سے۔ آپ عقلی ترجمہ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں طاعون سے
 حفاظت کروں گا اور طاعون کی گھٹی نکل مرزا صاحب کو۔ یہ نہیں کہا تھا کہ مرنے سے
 بچوں گا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی۔

دو بیماریاں کہی تھیں۔ مولوی ثناء اللہ سے یا طاعون یا گھٹی۔ اللہ تعالیٰ نے
 طاعون کی وارننگ دی کہ اب بھی افتراء سے باز آ جاؤ اگر اس سے ہار نہ آئے تو دھڑکی
 موت جو نو نے نہ مانگی موت ہے وہ دونوں کا۔ بیچنے سے مر گئے کہتے ہیں مرنا ہوتا ہے۔
 اللہ تعالیٰ بیوں کو غیبت گھیاں ہے نہیں مانتا۔ مہینہ تو دہندہ کے لئے مرزا صاحب
 کہتے ہیں عذاب ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا کہ ہیفہ عذاب ہے۔ طاعون عذاب
 ہے۔ تو نبی اچھا ہے۔ دیکھئے یہ کیسے عذاب کے ساتھ مرزا صاحب فوت ہوتے ہیں۔
 مرزا صاحب کو امام ہوتا ہے الترحیل الترحیل اور مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ
 الترحیل کا جو ہے امام یہ تنبیہ کے لئے آتا ہے کہ اب بھی باز آ جاؤ افتراء سے
 دوزخ میں ماسدوں گا۔ تو خدا نے الترحیل لکھا کہ مرزا صاحب اب بھی باز آ جاؤ آخری
 وقت میں توبہ کرو ورنہ جہنم کی موت سے مر جاؤ گے لعنتی موت سے مر گے۔ مرزا
 صاحب نے خود لکھا ہے کہ موت جو ہے لعنتی موت ہے۔ بہت اچھا جی۔ کہتے ہیں۔
 اچھا جناب کہتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ میں کہتا ہوں کہ انجیل محرف ہے۔ کہتے ہیں

لے۔ نزول کی کشتی فصیح میں جہاں یہ امام ہے۔ اس جہد طاعون کی موت بھاڑا ہی اس کے معنی کھم میں چرکھا نکلتا کا واقعہ
 اس امام سے پھٹکا ہے لہذا اعتراض میں مولوی اہل حین نے مخالفت کیا ہے۔ محمد نذیر۔
 لے۔ اب بھی باز آ جاؤ الفاظ مولودہ لاجین کے خود ساختہ ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے یہ الفاظ نہیں الرحیل کے معنی مرگ
 کوہ کرنا جہنم میں موت بھی اس دنیا سے کوہ کرنا ہوتی ہے۔

سب بائیں حرکت میں آ جاؤ کھٹے اصول۔ انہیں کہہ آیت سے دنیا کی نوہن بڑی ہو
 وہ یقیناً حرکت ہے۔ جیسے کہ یہ بائیں میں کھڑا ہوا ہوتا ہے کہ وہ صلیب اسلام نے
 اپنی دوہٹیوں سے زنا کیا تھا۔ جیسے کھڑا ہوا۔ ہے کہ داؤد علیہ السلام نے نسبت سب
 سے زنا کیا تھا۔ یہ سب احمق ہیں۔ بلد کی ہیں۔ جن سے کسی نبی پہلے اعتراض ہو گا
 فہم ہوگی۔ لہذا صلیب علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ انہیں میں ہے تو مرزا صاحب
 کو اس کی تردید کرنی چاہیے تھی۔ یہ کہاں کہاں ہوا ہے میں نے وہ حوالہ تو آپ پی
 گئے کہ قین دادیاں اور نانیاں زنا کار تھیں۔ یہ سب کی قین دادیاں نانیاں زنا کار
 کسی عورتیں کھریاں تھیں جن کے خون سے وہ پیدا ہوئے تھے کوئی جواب دیا یا نہیں
 علیہ السلام جب آئیں گے کہتے ہیں تھا۔ عقیدہ ہے کہ جب آئیں گے وہ شراب
 پیں گے اور خنزیر کھائیں گے۔ یہ نبی کی حرکت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کہا تھا
 کہ میں نے حوالہ کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ عائشہ کا حوالہ
 ہو۔ حضرت عائشہ سے روایت ہو اور ایسی پیر کھا پا کرتے تھے جس میں سوڑ کی چربی
 پڑتی تھی۔ مردار و مردار نہیں سوڑ کی چربی پڑتی تھی۔ حضرت عائشہ سے یہ روایت
 بتاؤ اور اس کے ساتھ دیکھئے مرزا صاحب انفراد علی الرسول کرتے ہیں۔ کہتے
 ہیں بخاری شریف جوامع الکتاب بعد کتاب اللہ ہے اس میں لکھا ہوا موجود ہے
 کہ آسمان سے آواز آئے کہ ہذا خلیفۃ اللہ الموعود ہے۔ یہ میرے پاس
 ہے۔ یہاں پر موجود ہے بخاری شریف۔ یہ حدیث اگر بخاری سے نکال دیں تو دو سو روپے
 نقد انعام دیا گا۔ میں جوٹا اور میرے دعوے جھوٹے۔ دیکھئے جناب۔ اب
 میں نے کہا کہ جو میں نے پیش کیا تھا۔ میرے جتنے اعتراضات تھے آپ نے
 حضرت مرزا صاحب نے انہیں لکھا کہ روایت حضرت عائشہ سے نہ نکالیں۔ محمدیہ۔

جواب نہیں دیا۔ کھڑے ہو کر جب اور مرزا صاحب نے اجتہادی ہوئی۔ مجھے یہ دیکھتے
 ایک پیشگوئی مرزا صاحب کی میرے سامنے پیش کی گئی جس میں مرزا صاحب کو حق
 غلطی نہ ملے جو جس پیشگوئی کو مرزا صاحب نے صدق و کذب کا معیار بنایا اسلئے
 نے وہی پیشگوئی جھوٹی ثابت کر دی۔ وہ کہتے ہیں دس لاکھ پیشگوئیاں دس لاکھ ثابت
 ہیں۔ دس لاکھ میں سے میرے سامنے ہمت اور جرات ہے تو ایک پیشگوئی پیش
 کر دو جس کو صدق و کذب کا معیار بنایا ہو اس کی تاویل یا طعنہ نہ کی ہو اس میں
 مرزا صاحب کو اہم نہ ہوا ہو اس میں اجتہادی غلطی نہ ہوئی ہو تو میں سمجھ لوں گا
 حالانکہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ایک بھری حیر نے شراب پیا ہوا ہوا یار کو نسل میں سے
 سوئی ہوئی بوزنہ کراتی ہو اس کو خوب آتی ہے اور اسام ہوتا ہے اور اس کا خواب
 سچا ہو جاتا ہے۔ زنا کار بھی کا خواب سچا ہوتا ہے لیکن مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی
 سچی نہیں ہے۔ ہمت تو سینے پر ہاتھ رکھ کے دکھاؤ کہ اس پیشگوئی کو صدق و کذب
 کا معیار بنانا اولہ۔ پھر سچی ہو تو آپ کہتے اور میں جھوٹا۔

کہتے ہیں۔ اچھا جناب دیکھتے کہتے ہیں کہ پھر وہی بات اگنی کہ مولوی غیر محالہ
 میں کیا کہتے ہیں۔ سفین میں تیار کتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کون کیا ہے۔ اسی سینے میں
 جس نے لاہور میں آپ کو شکست دی تھی علامہ خالد محمود ابھی تبلیغ کے لئے ہیں جو
 میں فرانس میں اور انگلینڈ میں وہ تبلیغ کریں گے۔ کون کتا ہے نہیں جانتے ہمارے
 یہ کیا ہے یہاں سے چلے جاتے ہیں تنخواہ لینے کے لئے اور چلے گئے۔ گھر کی تبلیغ کرتے
 ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی جو مرتع کفر ہے۔ حضور کے بعد مدعی نبوت کا ذرہ
 دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کہتے ہیں اسلام۔ اسلام مرزا صاحب کا ثابت کرنا

مذاہب کا کہنا ہے کہ حق پہنچتا ہے کہ نبوت کدھونی کو دے دے
 کفرین میں جا کر مل جاؤں۔ اس کے بعد جا کے نبوت کا دعویٰ کیا ہے وہ مس
 سے خارج ہو گئے۔ اچھا جناب۔

۲۰ منٹ

تقریری محمد صابر صاحب فاضل

حصولت مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ حدیث جو ہے اُھو لُحْنَ یَدَا
 اس کے تعلق یہ دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ نہا ہے کئے ہوں۔
 یہ میرے پاس عین شریعت بخاری ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ فائدہ اس خبر کا کیا
 ہے۔ کتب میں حَمَلَنَ طَوْلَ الْبِرِّ عَلَى الْبَصِیْقَةِ اَنْدَرِجِ مَطْهَرَاتِ نے
 ہاتھوں کے مہا ہونے کو حقیقت پر محمول کیا۔ فَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْهِمْ نبی کریم صلی
 علیہ وسلم نے انہیں یہ نہیں کہا کہ تم یہ ہاتھ کیوں نہا رہے ہو اس سے مراد تو کچھ
 اود ہے۔ یہ کئے۔ اب لکھئے ایمان حضرت مرزا صاحب پر۔ دیکھو میں نے دکھا
 دیا ہے اس کے اندر معنی میں لکھا ہوا موجود ہے۔ فَلَمْ یُنْکِرْ عَلَیْهِمْ۔
 کتب میں جی مٹھیاں بھروا میں اجماع جناب نبی جو ہے اس کی حیثیت اود ہے۔
 آپ نبی کو عوام اناس پر قیاس کرتے ہیں۔ نبی کے لئے جو ان کی انواع مطہرات
 اور ان کے بدستہ دار خاص بیوی لکھا تہ تعلق رکھنے والے ہوں۔ دوسری سب
 بیٹیاں ہوتی ہیں اور بیٹی کے حکم میں ہوتی ہیں۔ اَللّٰہُ اَعْلٰی بِالْمُؤْمِنِیْنَ مِنْ
 اَنْفُسِہُمْ وَاَزْوَاجِہُمْ اَمَّا تَحْمِلُہُمْ کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں۔
 اود نبی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کا یہ اعتراض جو ہے بے معنی ہے۔
 کتب میں حدیث دکھاؤ جس میں یہ لکھا ہو کہ پیر میں جبرہی تھی میں نے زرقانی

پیش کی اس میں لکھا ہے مردار تھا۔ اب لفظ صحت چربی اور۔ دیکھا فرق۔
 گا۔ یعنی حضرت مرزا صاحب مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ شہدہ کی بندہ پر کسی چیز کو
 حرم نہیں قرار دیا جاسکتا۔ ایک مسئلہ بیان کر رہے ہیں اور اس میں حدیث آپ
 نے پیروی کی جس میں چربی پڑنا مشہور تھا۔ اور آپ نے یہ کہانی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے اس کو کھالیا۔ زیادہ بحث نہیں کی۔ یہ زندقانی کی حدیث میں نے
 پیش کی ہے مردار کی۔ جناب میرے پاس حدیث ہے جس کے اندر چربی کا لفظ
 بھی لکھا ہوا موجود ہے اوداٹ اللہ میں پیش کروں گا۔ حدیث جو ہے اگر آپ
 اس کا علم رکھتے ہیں تو پھر آپ کو فائدہ نہیں کرنی چاہیے۔ دیکھو زندقانی کی حدیث
 میں نے پیش کی سو رہی مردار ہی ہوتا ہے اس کی چربی بھی مردار ہی ہوتی ہے۔ وہ
 بالکل حلال نہیں ہوتی۔ زندقانی کی حدیث میں پیش کر چکا ہوں۔ لکھا ہے۔ رَأَى
 جَنَّةً فَقَالُوا مَا هَذَا فَقَالُوا طَعَامٌ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْعَجَمِ يَكُونُ
 فِيهَا مِثْلُ مِثْلِ الْمَاءِ يَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْمَاءِ يَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْمَاءِ
 لَكُلِّ اس کو کھا جاؤ اور لکھا ہے اس میں یہ لکھا تھا کہ اس میں استعمال مردار ہوتا
 ہے۔ اِنْ مِنْ عَمَلِ النَّصَارَى فَقِيلَ هَذَا طَعَامٌ تَصْنَعُهُ الْمَجُوسُ
 اَكْلُهُ لَحْمٌ هَلَالٌ لَكُمْ رَأَى جَنَّةً فَقَالُوا طَعَامٌ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْعَجَمِ
 يَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْمَاءِ يَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْمَاءِ يَكُونُ فِيهَا مِثْلُ الْمَاءِ

۱۔ عن ابن عمر رآى النبي صلى الله عليه وسلم الجنة في تبوك من عمل النصارى فقالوا هذا
 طعام تصنعه المجوس فدعى بسكين فضمى وطلع رواه البورقود۔ ۲۔ عن ابن عباس رآى
 النبي صلى الله عليه وسلم في فلاة تبوك فقال ابن مسعود هذا طعام قالوا انصارى وفتح نرى ان
 يجعل فيه ميتة فقال صلى الله عليه وسلم اطعموا۔ زندقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد ۱ ص ۱۰۰ مطبوعہ مصر۔

رامی کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتلایا کہ ہمدی دائے میں اس میں ہزار
پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے بعد قال صلی اللہ علیہ وسلم اطفئوا
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھالو۔ مردار کا ذکر آیا یا نہیں؟ تو مردار اور سوار
اسلام میں ایک ہی کیسٹری میں ہیں۔ ان میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آپ نے بھانور پڑا اندر دیا ہے۔ نبی کے ساتھ اگر غیر مرمحدث کا جسم چھو
جائے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ یہ دیکھو میرے پاس حدیث ہے صحیح
مسند احمد بن حنبل کی جلد ۱۔ اس میں لکھا ہے نبی خفار کی ایک لٹکی جنگ میں
لے جاتی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ساتھ سوار کیا
کہوے کے اوپر۔ اور ساری بات وہ آپ کے ساتھ رہی۔ پھر جب فتح ہو گئی تو
نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خدا اس کے گلے میں مار ڈالا۔ اگر کہیں قویہ حدیث موجود
ہے۔ پس نبی کے ساتھ اگر کسی محدث کا جسم اس طرح چھ (لمس) کرے تو
شہوانی خیالات کے لوگ گو کچھ اعتراضات کرتے ہیں۔ خدا کا نبی جو ہے وہ
شہوانی خیالات سے اس رنگ میں پاک ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی عصمت
کا وعدہ کرتا ہے۔

کہتے ہیں ابو بکر خیر الناس والی حدیث۔ میں نے کہہ دیا جھوٹی ہے
میں نے کہا جامع الصغیر میں ہے۔ جامع الصغیر بھی ہے مولوی صاحب کو
بھیج دیجئے جامع الصغیر اپنے معاونین علماء سے کہا میں نے کنز العمال سے وہ
حدیث پیش نہیں کی۔ میں نے آپ کے سامنے حدیث رکھی تھی۔ میں نے کہا امام
جلال الدین سیوطی اپنی کتاب میں حدیث لائے ہیں مولیٰ علیہ السلام والی۔ اس کا

کیا جواب دیا آپ نے؟ بِدْعَتِھَا مَبْعَاہُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا۔ اس امت کا بنی امت میں سے ہو گا۔ اس امت کا بنی امت میں سے ہو گا۔ اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے؟ ——— !!!

کہتے ہیں الَّذِیْنَ اسْلَمُوْا مِنْہُمْ لَمْ یَمِیْلُوْا فِیْہِمْ شَیْءٌ مِّنْ حُدُوْبِ اللّٰہِ وَرِیَاسِہٖ اُولَٰئِکَ سَیَرْحَمُ اللّٰہُ اُولَٰئِکَ سَیَرْحَمُ اللّٰہُ۔

کہتے ہیں مرتد ہو گئے وہ۔ میں اب کہتا ہوں مرتد نہیں ہو سیکر کذاب۔ یہ کہتے ہیں مرتد صاحب مرتد ہو گئے۔ آپ ہزار کہتے رہیں خدا کی قسم محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں سے مرتد نہیں ہے آپ کے مرتد کہنے سے وہ مرتد نہیں ہو سکتا۔

کہتے ہیں پانچ نمازوں میں پچاس کا ثواب ہے۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا تھا کہ یہ پانچ کتابیں اب پچاس کا اثر رکھتی ہیں۔ دیکھو ایک دنیا کو یہ کتابیں اب کھینچ رہی ہیں۔ دیکھنا اثر کا ہے۔ کتاب کے لئے اس کا اثر ہو گا۔ نمازوں اور عمل کے لئے اس کا ثواب ہو گا۔

کہتے ہیں مائے بائیکاہ نہ پھل دھارو۔ میں نے دکھا دئے۔

کہتے ہیں مہینہ عذاب ہے طاعون ہے کچھ ہے۔ میں کہتا ہوں مومن آدمی جو ہے وہ جب قتل ہو جائے یا کسی ایسی بیماری سے مرے جو از حکم مہینہ اور طاعون ہو تو اس کو تو شہید قرار دیا گیا ہے ہماری شریعت میں۔

کہتے ہیں انجیل کی جس آیت سے نبی کی توہین ہوتی ہو وہ مہوٹی ہے۔

بھائی توہین تو تب ہوتی ہے جب ان کی شریعت میں یہ جائز نہ ہوتا۔ حضرت علیؑ علیہ السلام کی شریعت میں تو لکھا ہے موجود کہ انہوں نے مجھ سے سے

شراب بنائی۔ انجیل میں لکھا ہوا موجود ہے مگر حضرت مرزا صاحب یہ بتا رہے ہیں مسلمانوں کو کہ ان کے پاس تو ایک سند بھی ہے۔ عیسائیوں کے پاس ناقول کہ انجیل شریف میں لکھا ہے اس لئے ہم شراب پیتے ہیں۔ اسے مسلمانو! تمہارے پاس کیا سند ہے؟ ہیں یہ تو مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں۔ یہ بتائیں رہے کہ وہ حقیقت حضرت پیٹھے شراب پیا کرتے تھے۔ بلکہ کہتے ہیں عیسائیوں کی انجیل کی رو سے وہ تو جائز سمجھتے ہیں اور یہ کہ سند بناتے ہیں۔ تم تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سند بناؤ گے۔ یہ مفہوم ہے اس حوالے کا۔ آپ اس کو کہیں کہ دوسری طرف سے جانا چاہتے ہیں۔ کتنے میں سے علیہ السلام جب آئیں گے مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ شراب پئیں گے۔ سوڈ کھائیں گے۔ دکھاؤ جو الہامی ہو۔

میں نے آپ سے یہ کہا تھا۔ ہَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُطَهَّرِ پر دو سو روپے انعام رکھا۔ میں دو سو روپے انعام رکھتا ہوں۔ آپ یہ ثابت کر دیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں۔ چلو ہَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ الْمُطَهَّرِ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں۔ میں اپنے آپ کو چھوٹا مان لوں گا۔ اور آپ کو دو سو روپے انعام بھی ملے گا۔ بات صرف جناب اتنی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اس حدیث کو صریح کتے ہوئے اس کا حوالہ بخاری کی رو سے دیا ہے اور یہ سہو ہے حضرت مرزا صاحب کا یہ حدیث بخاری میں نہیں ہے۔ یہ حدیث مستدرک للحاکم میں ہے۔ آپ کو حدیث چاہیے۔ حدیث موجود ہے حوالہ دینے میں

سہو ہو گئی تو مرزا صاحب بترختے : " اِنَّمَا اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ "۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ اِنْسِیْ حَقْمًا مِّنْ سَوْنٍ۔ میں بھی بھول جاتا ہوں جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ بھول چوک پر آپ انعام رکھتے ہیں ؛ کہو حدیث نہیں ہے۔ پھر لو انعام ! — دم نقد انشاء اللہ انعام دیں گے۔ کہتے ہیں جناب کہ مرزا صاحب کا جو ہے صدق اور کلاب ایک ہی پیشگوئی پیش کر دیا جہاں تاویل پوری ہوئی ہو۔ لو صاحب سنو !

~ زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار ~

~ منضممل جو جائیں گے اس خوف سے سب حق دلیں

زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی باحال زار

کہتے ہیں ایک زلزلہ دنیا میں آنے والا ہے۔ اس میں سلطنت روس کی جو ہے وہ تباہ ہو جائے گی اور زار بحالت زار ہو جائے گا یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس پر نوٹ دیا ہوا موجود ہے کہ زلزلہ سے مراد یا ظہری زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت ہے۔ وہ جنگ کی صورت میں آپ نے دیکھا زار کی سلطنت بالکل تباہ ہو گئی۔ آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے ؟

مرزا صاحب نے سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق پیشگوئی کی یہ ابتر مرے گا۔ اس وقت اس کا ایک لڑکا موجود تھا۔ مرزا صاحب نے کہا آگے اس کی اولاد نہیں چل سکتی۔ خدا نے ہر لگادی کہ اب آگے بچہ پیدا نہیں ہو گا۔ دیکھو سعد اللہ لدھیانوی ابتر مرزا یا نہیں ؛ کہو نہیں مرا ؛ کہو سعد اللہ لدھیانوی کی اولاد دنیا میں موجود ہے ؛ خدا کا اہم دیکھو کس طرح پورا ہوا۔ اِنِّیْ شَافْتُکُمْ هُوَ الْاَبْتَرُ

تیرا دشمن ابتر رہے گا۔ ابتر ہے۔ یہ ایک پیشگوئی بلا تاویل آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ آپ کہتے ہیں۔ زور دیتے ہیں کہ فلاں پیشگوئی تاویل۔ تاویل میں ہوتی ہیں پیشگوئیوں میں۔ میں نے اَلْهَوْلُ لُحُوتٌ يَدَا اِدَالِ حَدِيثُ لُحُوتِ اُس میں آپ تاویل کہتے ہیں۔ تاویل کے بغیر آپ کو چارہ نہیں۔ لفظ میں حدیث کے جناب اَلْهَوْلُ لُحُوتٌ يَدَا۔ بسے ہاتھوں والی پہلے فوت ہو گئی تاویل ہے اس کی صدقہ دینا۔ بسے حدیثیں اور پیشگوئیاں تاویل سے بھی پھری ہوتی ہیں۔ اسی طرح مسیح موعود کی پیشگوئی جو ہے وہ مؤول ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں مسیح ابن مریم آئے گا۔ یاد رکھو وہ پہلا مسیح نہیں ہے اِمَّا مَكْتُومٌ مِّنْكُمْ وَهَمْ مِّنْكُمْ تَمَّارًا امام ہے۔ میں نے آپ کے سامنے وفات مسیح پر دلیل رکھی۔ کہتے ہیں وہ آیت یہاں تمہوں کے لئے ہے۔ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ میں کہتا ہوں بت دوبارہ زندہ ہوں گے! لکھا ہے وَالَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللّٰهِ مَن كُتِبَ لَهُمُ سَوَآتٌ مِّنْهُم لَّا يَخْلُقُونَ شَيْئًا۔ کچھ پیدا نہیں کرتے وہ مخلوق ہیں۔ اَمْوَاتٌ وَهُمْ مَرُّهُمْ غَيْرُ اَحْيَاءُ زنده نہیں۔ وَمَا يَشْعُرُونَ اَيَّانَ يُلْعَنُونَ ان کو تپ نہیں کہ ہم قیامت کو کب زندہ ہوں گے۔

قیامت کو بت زندہ ہوں گے برگزینیں! انسان زندہ ہونگے۔ نبی زندہ ہونگے۔ کہتے ہیں بتوں کے متعلق ہے میں تو بتوں کے متعلق اس کو مان ہی نہیں رہا اس کا تعلق ہی کوئی نہیں ہے بتوں سے۔

ایک اور آیت سنئے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے — رَوْتِ خَمَّ هُوَ كَيَا هِيَا وَنَشْطِ

تقریر مولیٰ لال حسین صاحب اختر

حضرات: دیکھئے! مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات۔ میں نے کہا تھا مرزا صاحب کہتے ہیں دس لاکھ شیگونیوں ہیں۔ اُن میں سے ایک بتا دیجئے جس کو صدق و کذب کا معیار بنایا ہو اور اس کی تاویل کوئی نہ ہو اور ذوالوجہ نہ ہو۔ آپ نے وہ شیگونیوں میرے سامنے پیش کیں۔ پہلی شیگونی کہتے ہیں کہ صدائے مرحوم کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مجھے الامام ہوا ہے کہ رات سارنٹک ہوا لا بتر اب کہتے ہیں اس کی کوئی تاویل نہیں دیکھئے جناب میں تاویل بتاتا ہوں آپ کو۔ اَبتر کے معنی کیا تھے ہیں؟ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اَبتر کے معنی ہیں مفلس۔ ترمہ حقیقۃ الوحی۔ ترمہ حقیقۃ الوحی اس کے معنی ہیں اَبتر کے معنی مفلس کے ہیں۔ لکھتے ہیں اَبتر کے معنی ناکم اور زیاں کاروں کا مراد ہیں۔ ترمہ حقیقۃ الوحی۔ پھر کہتے ہیں پوتے سے آگے جس کی اولاد نہ چلے اُس کو بھی یہ کہا جاتا ہے اور مرزا صاحب نے کہا تھا اَبتر کہا تھا۔ تفسیر محمدی کے مصنف کو اور مولیٰ محمدی الدین صاحب کو کہا تھا اَبتر ہیں حالانکہ ان کی اولاد وہ اولاد وہ اولاد اب تک یہاں بھی اور مکہ معظمہ میں بھی موجود ہیں۔ تو جس کے پانچ معنی ہوں۔ پانچ معنوں میں سے یہ کہنا کہ اس کی اولاد نہ ہوگی یہ تاویل نہیں ہے جس کے پانچ معنی۔ اگر اولاد ہو جاتی تو مرزا صاحب کہتے اس کے معنی زیاں کار وہ زیاں ہوگی۔ وہ مفلس تھا۔ اس کے پاس دولت نہیں تھی

مریدوں سے کمائی ہوئی۔ یہ سچے پیشگوئی جس کے پانچ معنے ہیں۔ میں نے
 کہا تھا ذوالوجہ نہ ہو۔ آپ نے میرا لفظ نہیں سنا تھا؟ آپ کو مجھے پتہ تھا کہ آپ
 کے دس لاکھ میں سے جو پیشگوئی کریں گے۔ آپ پیش میں اس کے الفاظ کی دھجیاں
 اڑا دوں گا یہاں۔ یہ ہے اس میں ذوالوجہ نہیں ہے۔ دو معنے یہاں پر پانچ معنے
 ہیں۔ میں نے کہا تھا دو معنے نہ ہوں ایک معنے ہوں جس کی تاویل نہ ہو۔ یہاں تاویل
 ہو سکتی ہے۔

دوسری کتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ زلزلہ بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی ٹالنا نہ
 میں کیا کہوں۔ پہلی بات ہے کہ مرزا صاحب کتے ہیں کہ وہ زلزلہ عظیمہ کے متعلق ہے۔
 زلزلہ عظیمہ اس وقت آئے گا کہ جب عالم کباب پیدا ہو گا۔ اول محمدی عظیم کے ٹھہر
 کا پیدا ہو گا جس کے ٹو نام ہوں گے۔ آپ نے اس وقت جواب نہیں دیا۔ اس کے
 پیدا ہونے کے بعد زلزلہ عظیمہ آجائے گا۔ میرے سارے مخالف جتنے ہیں وہ کباب
 کی طرح جل جائیں گے۔ ہماری شوکت ہوگی۔ اور کتے ہیں وہ زلزلہ کب آئے گا۔
 کتے ہیں سہ

”یک بیکہ اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے“

”کیا بشر اور کیا شجر اور کیا جہاں اور کیا بحار“

”اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر“

زلزلے کا لفظ ہے اور مرزا صاحب کتے ہیں کہ تاویل معنوں سے تحقیقی معنوں

کا زیادہ مقدم کیا جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیے۔ یک زلزلہ آئے گا۔ اک

۱۔ بیتر آن مجید کی پیشگوئی اتنا شاندار ہوا کہ اب پر بھی مولیٰ لال حسین صاحب کو ایمان نہیں۔

جھپک میں آئے گا۔ صبح کے وقت آئے گا۔ عذرات۔ سوئے ہوئے ہوں نے آرام سے۔ صبح تباہ و برباد ہو جاؤں گے۔

”ہر مسافر پر وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی وہ ساعت ایک ہے جب زلزلہ آئے گا۔ یہ زلزلہ کہاں آیا؟ مرزا صاحب کہتے ہیں یہ میری زندگی میں آئے گا۔ سولہ سال میں آئے گا۔ اور جب عظیم تو مرزا صاحب کے بعد ہوا تھا یہ ابھی اس کی کوئی تاویل نہیں۔ بغیر تاویل کے ایک مثال پیشگوئی مرزا صاحب کی دس لاکھ میں سے میرے سامنے پیش کریں۔ میں اپنا دعویٰ واپس لے لوں گا۔ اس کی کوئی تاویل نہیں۔ اب آگے نہ گیا کہ زار بھی ہو گا تو ہو گا اس گھڑی با حال زار“ یہ مصرع کے لئے کہہ دیا۔ ٹھیک ہے جب زلزلہ آتا ہے تو ہر کسی ایک پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ کہاں کہاں میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ یہ کہاں ہے جب عظیم ہوگی۔ میری زندگی میں آئے گا اور سولہ سال میں آئے گا۔ نہ مرزا کی زندگی۔ مرزا صاحب کی زندگی میں آیا۔ نہ سولہ سال میں آیا۔

چلے جناب! اس کے بعد کہتے ہیں اَطْوَلُ حَقٍّ يَدَّ اَسَدِيكَيْتے حضرات! سنئے! جس چیز سے حضور پر اعتراض ہو۔ کہتے ہیں حضور کے سامنے ہاتھ نہ پائے گئے۔ میں نے کہا تھا اس کو کون کہے۔ اس کے کہتے ہیں فائدے میں لکھا ہے۔ فائدہ لکھا ہوا ہے صاحب عینی کا جس کو ہم ہرگز حجت نہیں مانتے حضور کے مقابلے میں۔ یا حضور کہیں کہ میرے سامنے ہاتھ نہ پائے تھے۔ یا از دواہ مطہرات میں سے کوئی کہے کہ حضور کے سامنے ہاتھ نہ پائے تھے۔ تو بات ٹھیک ہے۔ اتنی غلط بات۔ آگے پڑھے اسی کتاب میں عینی میں یہ نہیں لکھا ہوا اسی عینی میں لکھا ہوا موجود

نہ۔ آگے یہ روایت عینی کے بیان کردہ فائدے سے پہلے مذکور ہے۔ محمد نذیر۔

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں، فرماتی ہیں خَلَّتْ
 إِذْ أَحْتَمَمْتُ فِي بَيْتِ أَحَدِ أَهْلِ بَيْتِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
 نَمْدًا يَدِ بِنَاتِي جَدَارٍ، ہم جب حضور کی وفات کے بعد دیوار کے ساتھ ہاتھ
 ناپا کرتی تھیں حضور کی وفات کے بعد حضرت صدیقہ کبریٰ ہیں۔ اسی طرح ازواج
 مطہرات میں سے کسی کا قول پیش کیجئے۔ قیامت آجائے گی مرزا صاحب نے
 بھی غلط کہا۔ حضور پر افتراء کیا۔ آپ بھی افتراء کر رہے ہیں۔ یہ نبوت ثابت ہوتی
 ہے مرزا صاحب کو بچانے کے لئے حضور کی بات غلط ہوتی ہے تو ہو جائے۔
 کہتے ہیں تاویل کی۔ کہیں حضور کے سامنے نا پے نَعْنَهُ اللَّهُ عَلَى الْكَافِرِينَ۔
 اُوں مجھ سے مباہلہ کر لو اس پر۔ ایک سوال پیش کر دو۔ اسی کتاب میں موجود ہے یہ
 ہمارے پاس تین کتابوں کا سوال پیش کر دیا گیا۔ فتح الباری کا پیش کروں گا اس
 کا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضور کی وفات کے بعد ہم نے ہاتھ نا پے تھے۔
 یہ کہیں کہ حضور کے سامنے ہاتھ نا پے تھے؟ آپ کہتے ہیں کہ حضور کے سامنے ہاتھ
 نا پے تھے۔ یا حضور کہیں کہ میرے سامنے نا پے تھے یا ازواج مطہرات کہیں حضور
 کے پانچ سو سال یا سات سو سال بعد جو شخص ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں ہی اسے
 صحیح سمجھتا ہوں۔ اس کی سمجھ کیا ہے؟ اس کی سمجھ محبت نہیں حضور کے سامنے
 ہرگز نہیں نا پے گئے۔ حضور پر یہ اور ازواج مطہرات پر مرزا صاحب نے بھی افتراء
 کیا اور آپ نے بھی افتراء کیا۔ لہذا نبی سے کوئی اجتہاد ہی غلطی نہیں ہو سکتی۔
 میں نے کہا تھا ایک بات پیش کرو۔ یہی پیش کی ساری زندگی میں۔ یہ اجتہاد ہی کوئی
 نہیں اجتہاد ہی غلطی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور نے جو کچھ فرمایا بات ٹھیک تھی

اَوَّلُكُمْ لِحُوقَانِ اَطْلُو لِحُوقَ يَدَا - یہ یہاں جو ہے یہ ہے وہاں
 پر موقوف ہے۔ یہ جمع نہیں جب ایک ہاتھ لکھا جائے تو مراد اس سے کیا ہوتی ہے
 اس سے ہوتی ہے سخاوت۔ کیا معنی کہ ایک ہاتھ لکھا ہے اور دوسرا چھوٹا ہے
 ہم کہتے ہیں میرا ہاتھ اس تک نہیں پہنچ سکتا۔ میرے بھائی حضور پر خدا کے لئے
 بہتان نہ لگائیے۔ مرزا صاحب جو کہ گئے ہیں قبر میں وہ تو اس کا غمیانہ چککتیں گے
 آپ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ کہتے ہیں دیکھئے جی اَبُو بَكْرٍ خَيْرُ النَّاسِ
 کا جواب کہتے ہیں جَمَاعَةُ الصَّغِيرَةِ۔ جناب یہ طبرانی کی روایت ہے ہم پر محبت
 نہیں دوسری جگہ کنز العمال میں ہے۔ اسی میں لکھا ہے یہ صحیح نہیں۔ ہمارے سامنے
 آپ وہ حدیث پیش کرتے ہیں جو صحیح نہیں۔ اس کتاب پر لکھا ہوا موجود۔ یہی
 حدیث ہے۔ کیا کہتے ہیں آپ؟ آگے لکھا ہوا ہے یہ صحیح نہیں اس کا انکار کیا
 گیا۔ یہ فسطح دعائیں لے کر آپ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی بنائیں گے وہ حضور

۱۔ میں جن اعمال واقع ہو چکے ہیں غزوہ پائی ہے نہ نہ ہاتھوں کے ذکر سے بھی مجازاً سخاوت
 ہو ہو سکتی ہے چنانچہ خدا تعالیٰ کے تعلق قرآن مجید میں ہے بَلِّغُوا رِسَالَتَنَا بَيْنَ يَدَيْكُمْ
 يَتَذَكَّرُ لَهَا مَصْلَحَاتُ قَوْمٍ لَعَلَّهُمْ يَتَّقُونَ ہاتھ پہنچانے کے وقت پر نہ کیسی نہ سخاوت مراد ہے بلکہ حضرت زینب
 رضی اللہ عنہا کی صفات کے لئے نہیں یہ بات گھمائی کہ اس کی تاویل صدقہ دینا ہے۔ مگر نہ حضرت زینب اپنے
 ہاتھوں سے کام کر کے صدقہ دیا کرتی تھیں۔

۲۔ اس طرح بیان کیا کہ حدیث یصل جنت نہیں۔ کنز العمال کی روایت تو بھاری طرف پیش کی نہیں کی گئی یہ دونوں آیتیں
 ملکہ کی سند سے ہیں کنز العمال میں بھی ملکہ کی روایت ہے کنز العمال میں ہیں تو اس پر اعتراض ہے مگر م
 میں نے دیکھا ہے کہ الفاظ میں تضاد نہ صرف کی اسناد و الفاظ میں فرق ظاہر ہے۔
 ۳۔ حضرت مرزا صاحب کی بزرگوار ہستی نبوت ہے نہ کہ مستطابوت تو تو قیام کیے ہوئی۔ اس سے
 تو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی جنت میں ظہر ہوئی کہ آپ اس شخص کے نبی تھے کہ ایک نبی آپ کے

کی توہین کریں گے۔ دیکھئے۔ کتنے می کہ مٹھیاں بھروائیں۔ بیویوں کے علم میں ہوتی ہیں۔
 بہت اچھا جناب پھر کیا کیا؟ وہی بات۔ دیکھو بھائی جو اعتراض مرزا صاحب
 پر ہو گا یہ وہی اعتراض سرور کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات کرامی پر کریں گے
 کیوں؟ مرزا صاحب کی نبوت تو ثابت نہیں ہو سکتی۔ مٹھیاں بھروائی غیر محرموں
 سے۔ بخوری کی زنا کی کمائی کا مال کھانا۔ لیکن وہاں کیا بات ہے۔ وہاں یہ ہے کہتے
 ہیں کہ نبی خدا کی ٹہنی کو کہا سے پر سوار کیا۔ دیکھئے کجاوہ دو طرف ہوتا ہے۔
 ایک اس طرف ہوتی ہے ایک اس طرف ہوتی ہے۔ وہ بیمار ہو گئی۔ کوئی ایسی
 حالت ہو گی۔ یا وہ سوز ہو گئی ہو گی۔ حضور نے کہا سے کے دوسری طرف رکھ
 لیا۔ یہ کہاں ہے کہ حضور نے اس کو اپنے ساتھ لٹایا جسم کے ساتھ عجم لگایا۔
 یہ کہاں ہے اس سے مٹھیاں بھروائیں۔ اچھا پھر یہ ہے کہ کجاوہ دو طرف ہوتا
 ہے۔ پھر کہتے ہیں کیا ہوا کوئی بات نہیں۔ ساتھ بٹھایا اس سے مٹھیاں تو
 نہیں بھروائیں۔ رات کو علیحدگی میں تو نہیں رہے۔ پھر مرزا صاحب کے پھرے
 میں عورتیں پہرہ دیتی ہیں۔ عورتوں کے ساتھ باغ میں جاتے تھے۔ عورتیں
 آپ کو پنکھا جھلتی تھیں۔ یہ کیا عورتوں کے جھٹکے میں مرزا صاحب کیوں ساری
 رات گزارتے تھے؟ مرد کہاں چلے گئے تھے؟ عورتیں رات کو پہرہ دیتی تھیں
 سمجھو ہے سنائیائیاں۔ فلاں رات کو عورتیں پہرہ دیتی تھیں۔ عورتیں مٹھیاں
 بھرتی تھیں۔ عورتیں رات کے وقت مرزا صاحب کو یہ پنکھا جھلتی تھیں۔
 عورتوں کے جھٹکے ہیں رہتے تھے۔

بہت اچھا۔ دیکھئے کہتے ہیں صحابہ نے کہا اس میں مردار پڑا ہوا تھا۔

بات ٹھیک ہے۔ سنئے جی! اصحاب نے کہا کہ حضور لہا جاتا ہے کہ اس میں مردار پڑا
 ہے۔ حضور اللہ کے نبی تھے۔ حضور کو وحی نے بتا دیا ہوگا کہ فسطاط میں مردار
 نہیں۔ حضور نے کھا لیا۔ پتہ چلا بالکل صحیح تھا۔ اس میں مردار نہیں تھا۔ عجب عجب
 ایسا مردار ہے۔ حضور کھاتے ہیں۔ اس وقت کھانا بتاتا ہے مردار نہیں تھا
 اس میں۔ یہاں لکھا ہوا موجود ہے۔ حضرت عائشہ کا حوالہ قیامت تک نہیں
 دیا جکتے۔ اتنی زبردست گرفت ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں حضرت عائشہ
 فرماتی ہیں۔ یہ مسئلہ نہیں بتایا حضور نے۔ کھا لیا کرتے تھے حضرت عائشہ کی
 روایت دنیا کی کسی کتاب سے بتاؤ۔ قیامت تک نہیں بتا سکو گے۔ کہہ دو
 لَعْنَةُ اللَّهِ عَلَى الْكَافِرِينَ جس نے لکھا حضور پر افتراء کیا۔ اور مرزا صاحب
 نے بھی کیا ہے۔

کہتے ہیں پیسے علیہ السلام مہتراب پیا کرتے تھے۔ ہاں هَذَا خَلِيفَةُ اللَّهِ
 الْمَعْرُوفِ۔ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا اَفْسَى كَمَا تَتَسَوَّنَ میں بھولتا ہوں
 جیسے تم بھولتے ہو۔ یہ بتاؤ مرزا صاحب نے کہاں لکھا۔ آپ کو تو مرزا صاحب
 کی کتاب میں نہیں آئی میں کیا کروں! نہ قرآن آتا ہے نہ حدیث آتی ہے نہ
 مرزا صاحب کی کتاب میں آتی ہیں۔ حدیثیں پیش کرتے ہیں تو وہ حدیثیں پیش کرتے
 ہیں جن کو خود لکھا ہوا ہے کہ یہ قابل اعتراض ہیں۔ حدیثیں وہ پیش کی تھیں بتا
 دیا میں نے (خاصوش جی) تین بتا دیں میں نے۔ اور کہا اَفْسَى كَمَا تَتَسَوَّنَ

۱۷۔ حضرت مرزا صاحب نے اس حدیث کو حضرت عائشہ کی طرف ہرگز غروب نہیں کیا۔ مردہ
 فل حسین صاحب نے غلط بیانی کی ہے اور یہ مطالبہ بیحد دھوکا دہی ہے۔

کے متعلق پڑھیے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو جو سہو نماز میں ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے وحی سے کرایا تھا۔ اگر حضور کو نماز میں سہو نہ ہوتا تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ نماز میں بھول جائے تو سجدہ سہو کیسے کیا جاتا ہے۔ خدا کی وحی نے کرایا تھا۔ اب کہہ دو خدا کی وحی نے بھی جھوٹ بولا تھا۔ آپ کہتے ہیں مرزا صاحب سے غلطی ہوئی۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگر جس کو الہام ہوتا ہو مجھ سے غلطی ہو جائے۔ ملہم سے غلطی ہو جائے تو یہ خدا کی غلطی کہلائے گی۔ وحی کی غلطی نہیں کہلائے گی۔ میری غلطی نہیں ہو سکتی۔ خدا غلطی کر سکتا ہے۔ جبرائیل غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب غلطی نہیں کر سکتے۔ یہ بتائیے یہاں کیوں بھول گئے جناب۔ تو خدا بھول گیا۔ کہو جبرائیل بھول گیا۔ کہتے ہیں مجھ کو نہیں کہہ سکتے۔

ہاں جی پھر کیا کہتے ہیں۔ کہتے ہیں جب وہ ہو جاتا ہے مرزا صاحب دعویٰ سے کہتے ہیں۔ تب فی الفور وحی اکبر اور کلام الہی جو وحی منلو اور مہین ہے اس غلطی پر نبی کو مطلع کر دیتی ہے مرزا صاحب کہتے ہیں خدا کی وحی اس وقت مطلع کر دیتی ہے جس طرح حضور کو مطلع کیا تھا اب بتاؤ کہ مرزا صاحب کو مطلع کیا ہو ساری عمر میں۔ مرزائی اس کو پڑھتے ہیں۔ مرزا صاحب پڑھتے رہے۔ خدا نے ان کو نہ بتلایا کہ یہ جو تم پڑھتے رہے ہذا خلیفۃ اللہ المہدی بخاری شریف میں نہیں ہے۔

تقریر فی محمد بن صالح فاضل

مولانا فرماتے ہیں نبی اجتہادی غلطی نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں۔ بتاؤ کہیں
کہ نبی اجتہادی غلطی کر سکتا ہے۔

قرآن کریم سورہ ہود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب نوح علیہ السلام
کا بیٹا غرق ہونے لگا تو نوح نے کہا اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اٰھْلِیْ غَاطٌّ وَ اَعْدَکَ
الْحَقُّ اے خدا میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ یہ
کہوں ڈوب رہا ہے؟ خدا نے جواب میں کہا اِنَّہٗ لَیْسَ مِنْ اٰھْلِکَ اِنَّہٗ
عَمَلٌ غَیْرُ صَالِحٍ۔ یہ صالح اس کے عمل نہیں ہیں۔ یہ تیرے اہل سے نہیں۔
بلکہ میرا وعدہ تھا تیرے اہل کو بی بیوں لگا پھر تو اس کو اہل سمجھنے میں غلطی پر ہے۔
دیکھو پچھلے کو سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی یا نہیں! یہ نبرا اس عقائد کی کتاب ہے
اس میں لکھا ہوا ہے۔

دلال حسین صاحب بول پڑے!

دقامنی صاحب! حدیث سنئے وہ میان میں نہ بولے۔

دلال حسین! شرائط کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

دقامنی صاحب!۔ اپنے وقت پر بولنا چاہیے اس طرح تو میں قدم قدم پر

ان کو روکوں گا۔

دلیل حسین:۔ آپ حدیث پیش کریں میں نہیں روکوں گا۔
 (قاضی صاحب)۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں **مَنْ أَخَذَ مِنْكَ**
مِنْ اللَّهِ سُبْحَانَهُ تَعَالَى فَإِنَّهُ حَقٌّ۔ جو بات میں تمہیں خدا کی طرف سے
 کو روک دے گی ہے۔ **وَمَا قُلْتُ فِيهِ مِنْ قَبْلِ نَفْسِي**۔ اور جو میں اس میں
 اپنی جانب سے تشریح میں کہوں **فَإِنَّهَا أَنَا لِبَشَرٍ أُنْسِي كَمَا تَنْسُونَ** میں
 نے یہ حدیث پیش کی تھی۔ میں بشر ہوں۔ میں بھی بھول جاتا ہوں۔ یہاں اجتہادی
 فعلی کا سوا مل ہے جناب! یہ ناز کا سو نہیں ہے۔ آپ نے ناز کا سجدہ کس کو لے
 لیا۔ میں نے پوچھا تھا **نَهَيْتُهَا مِنْ خَدَايَا حَدِيثِ كَيْسَتَيْنِ** کیا خیال ہے
 جناب! یہ بھی بھول ہے ہاں اس کو بھی کسی نے بھولنا قرار دیا ہے ہمارے بھول لینے
 سیو جی نے اس کو پیش کیا ہے۔ **إِنَّا أَنْتَ بِكُونِ نَبِيٍّ** کو تو آپ نے کس کو یا
 منکر الحدیث قرار دیا اس کو۔ اس کے متعلق بھی تو کچھ ارشاد فرمایا ہوتا یہ بحث
 ختم ہو جائے گی۔ شاید آپ اس کے متعلق کچھ نہیں یار نہیں۔

کتھے ہیں جی عورتیں پہرہ دیتی تھیں۔ عورتوں کا پہرہ دینا کوئی عیب ہے مگر
 میں ڈیوڑھوں پہ گھر میں عورتوں کا پہرہ دینا رات کے وقت۔ جب کہ حضرت
 مرزا صاحب کی بیوی آپ کے پاس آپ کے کمرہ میں ہوتی تھی۔ جناب مولانا آپ
 کیسے باتیں کرتے ہیں۔

۱۔ میں نے اس سے حدیث ہی پیش کی کہ **وَالْأَقَامُونَ فِيهِمْ** جو جہد ک کہ میرا وقت ضائع نہ ہو
 ۲۔ **بِإِسْنِ الشَّيْخِ عَقَادَةَ نَفْسِي**۔

کھڑے لکھا ہے کھایا کرتے تھے اور سوڑ کی چربی اس میں پڑا کرتی تھی اور
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً معلوم ہو گیا۔ بتاؤ وہاں لکھا ہوا حدیث میں
 الہاماً معلوم ہو گیا تھا۔ اس لئے آپ نے کھایا۔ اپنے پاس سے ہاتھ بندتے
 ہو اور مجھے یہ کہتے ہو حدیث پیش کر دو۔ تم باہر سے بات نہ لاؤ۔ جب باہر سے
 بات آپ کریں گے میں آپ کو روکنے کا حق رکھتا ہوں۔ یہ حدیث میرے پاس
 موجود ہے۔ لاؤ دیکھاؤ اس میں کہاں لکھا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 کو الہام سے معلوم ہو گیا تھا اس لئے آپ نے کھایا۔ اس سے تو مسئلہ نکلتے
 ہیں علماء کہ شے کی بنا پر کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جاسکتا۔ یہ دیکھئے آپ کہتے
 ہیں پیر لکھا ہے وجوہ اُشْهَرُ عَمَلُهُ بِشَحْمِ الْخَزِيرِ وَجَبْنِ
 شامی اُشْهَرُ عَمَلُهُ بِالْفَحْشَةِ الْخَزِيرِ۔

دیکھو۔ مولوی لال حسین صاحب نے حوالہ طلب کیا (قاضی صاحب) حوالہ
 میں دیتا ہوں۔ فتح المحبین شرح قرۃ العین تالیف عالم علامہ
 شیخ زین الدین عبدالحی۔ جناب یہ حدیث آپ کو نہ معلوم ہو تو یہ ہمارا قصور
 نہیں ہے۔ یہ حدیث جس میں شحم خنزیر کا بھی ذکر موجود ہے اور الفحۃ الخنزیر کا
 بھی ذکر موجود ہے اور یہ بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھایا۔
 فَذَبَّاهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبْنَهُ مِنْ عِنْدِهِمْ اُنْ كَا
 طرن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پیر لایا گیا۔ فَأَعْلَلَ مِنْهَا اَب
 نے کھایا۔ وَلَا يَسْأَلُ عَنْ ذِكْرِہِ اور آپ کبھی نہیں پوچھا کرتے تھے
 اس کے متعلق اس میں بھائی چہرہ بی ہے یا نہیں۔ بالکل یہ نہیں پوچھا کرتا امت

کے لئے یہ مسئلہ بتایا کہ تاکہ امت پر کوئی تنگی نہ رہے جناب مولانا امت کی تنگیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دور کرتے ہیں اور آپ حضرت مرزا صاحب پر الزام لگاتے ہیں۔ دیکھو مرزا صاحب نے شریعت کو خوب سمجھایا آپ شریعت کو خوب سمجھ رہے ہیں۔

جناب مولانا۔ میں نے آپ کے سامنے یٰبَنیَّ اٰدَمَ مَا يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ
..... والی آیت رکھی آپ نے کہا Context دیکھو۔ رفرنس دیکھو اس کا
حوالہ۔ پہلے سیاق دیکھو میں نے سیاق آپ کے سامنے رکھا۔ سیاق میں لکھا
ہے کہ خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ عبادت کے وقت زینت
اختیار کرو۔ اس کی شان نزول میں یہ ہے کہ عرب کے لوگ جو ہیں وہ خاکے
کا طواف کرتے تھے ننگے بدن۔ اس لئے یہ آیت نازل ہوئی۔ پس بنی آدم میں خطا
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کو قیامت تک ہے۔ بنی آدم کیوں لفظ
رکھا؟ اس لئے کہ آنے والا ہر بنی جو آئے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چونکہ
بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لئے ہیں اس لئے آپ کا جو خلیفہ بنی ہوگا
وہ بھی ساری دنیا کے لئے ہوگا۔ اس لئے بنی آدم کا لفظ رکھا ہے۔ ورنہ بنی کافروں
اور بے ایمانوں اور جھوٹوں اور چوہڑوں اور چماروں میں سے نہیں آسکتا۔ آپ کہتے ہیں
میں نے عصمت کا سوال کیا تھا۔ عصمت تو جاتی رہی اگر چوہڑوں اور چماروں میں سے
ہو سکتا ہے۔ میں نے آپ کو علمی نکتہ رکھا ہے کہ قدرت خدا کی کے آگے پیدا کرنا کسی
چوہڑے چمار کو بنا دینا جب وہ مومن ہو جائے تو کوئی بعید بات نہیں ہے۔ لیکن
حکمت خدا کی یہ نہیں چاہتی جب قدرت کے ساتھ حکمت مل جائے تو عصمت

ثابت ہو گئی یا نہیں؟ میں نے تو آپ کو جواب دے دیا تھا لیکن آپ اس کو مفہم نہ جانتے ہیں۔ میں نے مسند احمد بن حنبل کی آپ کے سامنے حدیث پیش کی وہاں رِجَالُہ کا لفظ نہیں ہے جناب مولانا! حدیث منکوا کر پڑھ لیجئے۔ وہاں حَقِیْبَہ کا لفظ موجود ہے۔ وہ کاٹھی کو کہتے ہیں حَقِیْبَہ۔ ذرا سوچ کے آپ جواب دیں۔ آپ نے غالباً یہ حدیث پہلے پڑھی ہوگی یا نہیں ہوگی۔ اگر پڑھی ہوئی تو رِجَالُہ کجا وہ نہ کہتے۔ کجا وہ سے کا ذکر وہاں نہیں ہے جناب۔ میں ان کی ساری باتوں سے خدا کے فضل سے فارغ ہو چکا ہوں۔ سو اُسے ایک دو باتوں کے۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ یہ عذاب میری زندگی میں آئے گا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں مجھے الہام ہو گیا۔ میں نے خدا کے آگے دعا کی رَبِّ لَا تُرِنِّی زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ خدایا یہ عذاب میری زندگی میں نہ آئے۔ تو خدا نے کہا اٰخِرَۃَ اللّٰہِ اِلٰی وَقْتُ قُصْمٰی۔ ہم نے اس میں تاخیر ڈال دی۔ بے شک مرزا صاحب نے لکھا تھا یہ عذاب میری زندگی میں آئے گا۔ الہام نے یہ بتا دیا کہ اب یہ تمہاری زندگی میں نہیں آئے گا۔ تو مرزا صاحب جھوٹے کہے ہوئے، وہ عذاب آیا یا نہیں؟ زار زار ہوا یا نہیں؟ سلسلہ تباہ ہوئی یا نہیں ہوئی؟ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

کہتے ہیں تاویل ہے اُبْتُر کے الفاظ کے پانچ معنی ہیں ٹھیک ہے تو پانچوں اُبْتُر کے معنی جو ہیں وہ سعد اللہ کے حق میں صحیح ہوئے یا نہیں؟ سعد اللہ نامراد رہا۔ ہر پہلو سے اُبْتُر رہا۔ خائب اور خاسر ہوا۔ اور بے اولاد مرا اور اس کی نسل منقطع ہو گئی۔ پس اُبْتُر کے سارے معنی اس کے سعد اللہ لوصیانوی کے وجود میں پورے ہو گئے۔ اگر تو ایک معنی پورے ہوتے تو آپ کہہ سکتے تھے۔ سارے معنی

اس کدو جلد میں پوسے ہو گئے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہی لکھا ہے کہ وہ ہر مہر
 ہے اُبتَر ہے۔ عظیمۃ الاموریٰ لکھ کر دیکھ لیجئے۔ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کے قہر و غضب
 کا وہ مورد ہو گیا۔ اپنے ارادہ میں غائب اور خاسر رہا جیسا کہ اُبتَر کے لفظ کے
 ایک معنی یہ بھی ہیں۔ غائب و خاسر بھی رہا۔ مغلطوع النسل بھی ہو گیا۔ آپ نے فرمایا
 اس کے ہاں کبھی اولاد پیدا نہیں ہو گی۔ اُبتَر کے لفظ کے ہر ایک معنی مرزا صاحب
 فرماتے ہیں جو سخت میں کئے گئے ہیں بسو لفظ بُنت میں جو بھی معنی اُبتَر کے ہیں
 کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کا ان معنوں کے لحاظ سے وہ مورد ہو گیا۔
 پس میں خدا کے فضل سے ایک بات کے سوا جو عالم نہاب سے تسبیح رکھتی ہے
 اور ایک بات دادیل نابیوں والی ہے۔ یہ دادیاں اوستا نہیں جو حضرت عیسیٰ کی
 زنا کار مرزا صاحب نے لکھی ہیں یہ عیسائیوں کے مقابل میں یہ جہارت ہے اور یہ لازمی
 جواب ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خندان پر حملہ کرتے تھے کہ ان میں مشرک
 اور زنا کار تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری انجیل اور بائبل کو دیکھیں اس میں مسیح
 خاندان۔ اوپر نسب میں تین عورتیں جو ہیں وہ زنا کار ہیں جن میں سے صاحب کبھی تھی۔
 مینوع میں لکھا ہے تہو رامکار تھی مہدائش کی کتاب میں لکھا ہے ربنت بسج بھی
 ہلکد تھی یہ لکھا ہے اُس نے داؤد سے زنا کیا۔ تو یھوایل۔ اب دیکھ لو ان کی
 کتابوں کی دوسری انھوں نے طرم کیا ہے لان کو۔ ادا آپ اس کو حقیقت لے بیٹھے ہیں۔
 حقیقت اور چیز ہے ادا دشمن کو لازمی جواب دینا جو ہے وہ اور چیز ہے۔

۱۔ بتور کے ہاتھوں میں توفیق ہے ثابت میں کیا قرآن مجید کی ہیکل کی بن شانہ صلی اللہ علیہ وسلم
 صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم صلی اللہ علیہ وسلم
 لکھ۔ اگر میں تو پھر حضرت مرزا صاحب پہان کا اعتراض صحت میں۔

کہتے ہیں مرزا صاحب نے یہ معنی کئے ہیں تَوَتَّى کے اور مجھے بتاؤ کہ خدا مجھ کو
 بچائے گا۔ صلیب سے موت سے۔ تو دیکھو تو تَوَتَّى کے معنی موت سے بچنا اور دینے نا
 مرزا صاحب نے۔ میں نے کہا تَوَتَّى کے معنی ہوتے ہیں طبعی موت۔ اور طبعی موت کا لازمی
 نتیجہ کیا ہے؟ قتل سے بچ جائے۔ تو اس میں قتل سے بچنے کا ذکر ہوتا ہے اور ساتھ موت
 ہوتی ہے۔ تَوَتَّى کے لفظ میں دو مفہوم ہوتے ہیں۔ میں نے کثرت کا حوالہ پہلے پیش کیا
 تھا۔ عالم لغت علامہ زحشری کہتا ہے مَتَوَقَّيْلَكَ مِمِّينَتِكَ حَتْفَ الْفِكَ۔
 میں تجھ کو ماروں گا طبعی موت۔ لَا تَقْتُلَا بِأَيْدِيهِمْ تَوَانُ کے ہاتھوں سے
 قتل نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب بھی کہتے ہیں تَوَتَّى کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ انسان قتل نہ
 ہو۔ تَوَتَّى کے معنی میں نچرل موت اس کی ہو تو دیکھو دو نو چیزیں موجود ہیں۔ ایک جگہ
 ایک پوائنٹ سے استدلال کیا گیا ہے۔ دوسری جگہ دوسرے پوائنٹ سے۔ جب
 کہتے ہیں مجھ سے مباہلہ کر لو۔ مباہلہ آپ سے کس بات پر کر لیں۔ کہتے ہیں وفات کے
 بعد ایسا ہوا۔ اجماعی جناب مباہلہ تو آپ کے پچھلے بزرگوں نے بھی نہ کیا۔ یہ دیکھو انجیل کا حکم
 میں اٹھاؤں مولوی اور گنڈی نشیں سارے۔ ان کو حضرت مرزا صاحب نے نام بنام
 چیلنج دیا۔ آپ اس وقت موجود بھی نہیں تھے۔ اور وہ کوئی مباہلہ کے میدان میں نہیں
 آیا۔ آپ کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق نہیں۔ مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق مجھے ہے جو میں
 مظلوم ہوں۔ مدعی کو حق ہوتا ہے مباہلہ کا چیلنج دینے کا۔ منکر کو کبھی حق نہیں ہوتا۔
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا یا عیسائیوں نے رسول کریم
 صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا؟ آپ ہمارے مقابلے میں انکار کے مقام پر ہیں مرزا صاحب

۱۰:۔ انجیل کا حکم دیکھو نام ہیں سارے گنڈی نشینوں کے

کے مقابل میں۔ یہ دیکھو وہ نام میں سارے گزشتہ شیعوں کے سائپ نے فرمایا یہ
 لوگ اگر مہمان میں آئے ایک بھی کا جا کے تو میں جھوٹا ہوں۔
 (۱۱۰ منٹ)

=====

ضمیمہ

میں علی علیہ السلام نے اس بلا دانستہ خلا ہمارے کی ہے۔ کہ حضرت سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم
 میں توفیق تو خدا عزوجل کی ہے اس لیے کہ اسے اس حال کیا ہے وہاں تو اس کے منی میں دفت دینے کے ہیں۔ میں
 دھڑکے اس خط کے منی میں دفت نہیں کلا بلکہ منی میں ہے یہاں تک کہ میں حضرت سرور عالم صاحب نے تو اس
 کتاب کے توفیق تاحسنی انہی منتخبوں کے سامنے منی اپنے عشق سے آئے ہیں یہی تھے طبعیات و صفات
 کے لیے ہیں۔ رہا خط ہرگز نہ ملے ہاں حاشیہ میں عشق مرقوں ہے یہاں کے جو منی میں
 کلائے ہیں یہ منی میں دفت کے صفت نہیں ہیں بلکہ یہ طبعیات و صفات کا دوسرا نتیجہ ہے کہ انہی عشق مرقوں میں
 صلی اللہ علیہ وسلم کے یہاں ہے۔

تقریر پولوی لال حسین صاحب اختر

اچھا جی۔ دیکھئے حضرات۔ پہلی بات کا جواب پہلے دینا کہتے ہیں کہ آپ کے بزرگوں نے مبارک زبانیوں کوں گا احسنہ اللہ علیہ السلام دیکھئے خود مرزا غلام محمد بانی لکھتے ہیں کہ مولیٰ عبدالحق نے میرے ساتھ عید گاہ ہر سر میں مبارک کیا تھا اللہ خود لکھتے ہیں کہ میں جو وہ مبارک کرنے والوں میں جو سچا ہوتا ہے وہ بعد مرتا ہے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ پیٹے مرتا ہے۔ مولیٰ عبدالحق صاحب کے ساتھ مبارک ہوا مرزا صاحب خدا تھے ہیں۔ مرزا صاحب فوت ہوئے ۱۹۰۸ء میں۔ اور وہ فوت ہوئے ۱۹۱۲ء میں۔ بعد فوت ہوئے۔ لہذا اب جنے اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے وہ سچا تھا۔ ہر گز نہ مبارک کیا اس کے مطابق مرزا صاحب فوت ہوئے۔ آپ لکھتے ہیں مبارک کسی نے نہیں کیا۔ آپ نے اپنی کتاب میں نہیں پڑھیں۔ دیکھئے جناب۔ کہنا

میں مولیٰ عبدالحق کے ساتھ انجمن ترقی اسلام کے لکھنے کے بعد کوئی مبارک نہیں ہو گا اس لیے مولیٰ عبدالحق صاحب مبارک ہوا تھا جس میں کہ لایا خود زخمی ہو گیا لکھنے میں مر گیا۔ انجمن ترقی اسلام مبارک ہوئے ہر ایک سال میں مذہب آنے کی فرد تھی مولیٰ عبدالحق صاحب انجمن ترقی اسلام کے لکھنے کے بعد جو مبارک ہوا اس کا اثر مولیٰ عبدالحق نے بتایا تھا میرے سہیل کے کاٹوت یہ کہ اس مبارک کے بعد میرے ہاں ایک لاکھ پیدا ہو گا۔ گردہ جھوٹے ہو گا۔ انسان کے ہاں کوئی رہا پیدا نہ ہو گا۔ حضرت منہا حب نے پیشگوئی فرمائی میرے ہاں لاکھ پیدا ہو گا۔ مولیٰ عبدالحق کی زندگی میں پیدا ہو گا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اس مبارک کے بعد سچی نکلی۔

سے۔ لکھتے ہیں کہ میں نہیں پڑھیں گا خود وہ تھا اللہ سے ہے۔

کہ وہ زندگی میں آئے گا۔ یہ کہوں دھوکا دیتے ہیں مولوی صاحب۔ میں سخت غصہ تو
اسی لئے لکھتا ہوں کہ مجھے غصہ کوئی نہیں ملا۔

دقانی صاحب ۱۔ کہہ دیجئے آپ میں تو برداشت کروں گا۔

حل حسین ۱۔

دیکھئے آپ کہتے ہیں مرزا صاحب نے یہ کہا۔ دعا کی تھی کہ رَبِّ لَا تُبْرِي زُلْزَلَةً
الشَّاعَةِ کہ اے اللہ قیامت کا زلزلہ مجھے نہ دیکھا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کر لی۔

پہلا میل یہ اعتراض ہے۔ یہ بتائیے کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے یہ دعا قبول کی۔ تبریک

آپ نہیں بتا سکیں گے۔ اس کے بعد مرزا صاحب دوسری روایت۔ یہ مرزا صاحب نے

دعا کی ہے، مار سلاسلہ یہ ہے میرے پاس یہ دیکھئے یہ ہے تذکرہ۔ مار سلا

سلہ کو کہتے ہیں یا اللہ مجھے زلزلہ نہ دکھائے اس کا اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں بتایا کہ تمہارا

دعا قبول ہو گئی۔ اس کے بعد مرزا صاحب آٹھ اپریل کو۔ مار سلاسلہ ہے بدیل پہلے ہے

آٹھ اپریل سلہ کو دعا کرتے ہیں رَبِّ ارْزُقْ زُلْزَلَةَ الشَّاعَةِ۔ اے اللہ زلزلہ

قیامت مجھ کو دکھا دے۔ اس کا جواب ملا ہے مرزا صاحب کو يُزْنِكُمُ اللّٰهُ زُلْزَلَةً

۱۔ اہم لا تُبْرِي زُلْزَلَةَ الشَّاعَةِ محمد اس سلہ کو فرما کہ زلزلہ الشَّاعَةِ نہ دکھائو کسا تھی یہی

الہام ہوا۔ مَنَافِعُكَ بَعْضُ الَّذِي فَضَّلْتَهُ اَدْنُو فَيَنْفَكُ۔ کہ منافعوں کے حصول کے بعد اب جاؤ وعدہ ہا ہم تمہیں زندگی میں

دکھیں گے یا مجھے وفات دیدیں گے گو یا زلزلہ کا حضرت مرزا صاحب کا زندگی میں آنا اللہ تعالیٰ نے فرما دیا۔

اس کے بعد مار سلاسلہ کو الہامی دعا کی تھی کہ رَبِّ اَخْرِقْ هَذَا كَرْدِ اِسْ نَزْلًا مِنْ تَاخِرِ دَوْلَتِ

پھر مار سلاسلہ کو اس بارہ میں الہام ہوا اَخْرِقْ هَذَا كَرْدِ اِسْ نَزْلًا مِنْ تَاخِرِ دَوْلَتِ

دیکھئے زلزلہ آیا ہے جب الہام رب لا تُبْرِي زُلْزَلَةَ الشَّاعَةِ کے بعد ہوا ہے تو منافع نکالے کہ اللہ تعالیٰ نے خود
جس کا کہنا تھا کہ قبول کر لیا ہے۔ بھی زلزلہ کو تاخیر میں ڈال لیا۔ الہام ادْنُو فَيَنْفَكُ کے مطابق خدا تعالیٰ نے
حضرت محمد پر سلام کیا۔ اللہ تعالیٰ کو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔

الشامو۔ میں اللہ تم کو زلزلہ الساعۃ قیامت کا ارادہ ادا کرے گا۔ بتائے آپ
 نے صو کا نہیں دیا تو کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ زلزلہ الساعۃ کا ردی اس کا جواب کوئی
 نہیں۔ اس کے بعد وہ سات مارچ ہے اور یہ آٹھ اپریل کا امام ہے کہ یونٹہ اللہ
 کہتے ہیں رَبِّ اَوْفِیْ زُلْزَلَةَ الشَّامِ اے اللہ زلزلہ الساعۃ قیامت کا
 زلزلہ مجھے دکھا دے جواب مٹا ہے بِرَبِّکُمْ اللہ زُلْزَلَةُ الشَّامِ اللہ تعالیٰ
 تمہیں قیامت کا زلزلہ نہیں دکھائے گا اب بھی اس کے بعد اس کے بعد کا امام پھر
 بتائے نہیں۔ میں کیا کر دوں آپ کو کتلی میں نہیں آئیں یا پڑھی نہیں آپ نے یا جان بوجھ
 کر دھوکا دینا چاہتے ہیں لوگوں کو کہے دھوکا نہیں دے سکتے۔ آپ سے زیادہ
 میں نے کہا میں جانتا ہوں کتا ہیں۔

کہتے ہیں۔ بہت چھا جناب کہتے ہیں انبئز کے ہاں گئے ہیں۔ ایک مٹنے
 تو نہ ہوئے نا۔ اگر بیاز نہ ہوتا تو مرزا صاحب کہتے یہ مغل ہے۔ ٹھیک ہے وہ اس کے
 مقابلہ میں مغل ہے حضور بھی مغل ہے یہ ہیں۔ فوت ہونے کے وقت حضور علیہ السلام
 کے گھر میں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں ہمارے چراغ کے لئے تیل نہیں تھا وہ مانگا ہوا

۱۔ میں نے کہہ دھوکا نہیں دیا جو خود میری دل میں نے ایسا ہی کہنے میں نہیں لگائی ۹۴ اسے لکھو
 کا امام ہے وہ تھا امام دارالافتاء کا امام ہے آخر وقت ہذا امام دارالافتاء کے امام فرما
 الودیعہ مٹنے کے بعد اب اور زلزلہ الساعۃ کا جو امام ہوا ۹۴ یہ دراصل امامت شیعہ کے امام
 اب اور زلزلہ الساعۃ کا امام ہے وہ ظہر ہو تک ۱۳۰۵ھ کا امام تھا اس بارہ میں جو ۹۴
 اس امام میں مدینہ کٹھن ہوا ہے چنانچہ ہر جن مٹنے کو کٹھن میں حضرت مرزا صاحب کدڑا کا نظارہ دکھایا
 گیا تہذیب کے امام ایک بزرگ کھڑا دکھائی دیا۔ یہ امام دارالافتاء کے امام ہے اس وقت ابو مرثدہ
 افتخار اس کے منبر پر ہے کہ امام لا توفی لہ اس سہلانی میں طبعی قوت نہیں۔ لا توفی لہ اس سہلانی
 لایہ کیا جانیے وہ مدینہ کی شیعہ رہے تہذیب کے امام ہیں زلزلہ الساعۃ دکھائی۔

تھا۔ یہ کہتے ہیں مجلس ہے اس کے پاس دولت نہیں۔ اس لئے پیشگوئی سچی ہو گئی۔
 ایک صفحہ ہوں خدا اور جو نہ ہو۔ دو صفحے نہ ہو سکیں۔ اس کی کوئی تاویل باطل۔ کوئی
 تاویل نہ ہو سکے۔ سیدھا سیدھا دس لاکھ میں سے ایک پیشگوئی بتا دیتے تھے ہم مان
 میں گئے ایک پیشگوئی سادہ پھر اگر ایک پیشگوئی پوری ہو گئی تو مرزا صاحب کہتے ہیں۔
 بگڑیوں کے پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ زنا کراتی ہے۔ خراب پایا ہوتا ہے۔ زنا کراتی
 ہے۔ خواب آتی ہے۔ سچی ہو جاتی ہے۔ غضب خدا کا بگڑی جو زنا کراتی ہو شراب پیا
 ہوا ہو۔ اس وقت اس کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی دس لاکھ
 میں سے ایک میرے سامنے آپ نہیں پیش کر سکتے جس کو صدق و کذب معیار بنایا ہو۔
 کتنے میں توڑتی کے صفحے۔ ٹھیک ہے میں نے کہا تھا یہاں غضب ہے۔

مَا عِيشِي اِنِّي مُتَوَفِّيكَ کا امام ہوتا ہے۔ حضرت مسیح مصلیٰ السلام کو یوں
 کے مقابلہ میں سداں صفحے کئے ہاتھ میں تھے کہ موت دوں گا اور جب ہنڈاں
 کے مقابلے میں مرزا صاحب کو یہی امام ہوتا ہے مَا عِيشِي اِنِّي مُتَوَفِّيكَ تو
 صفحے کرتے ہیں میں تجھے لعنتی موت سے بچاؤں گا۔ ہاں بھی صفحے یہی کہتے ہیں چاہا کہ
 نبیوں کی طرح لینے کے باٹ اور دینے کے اودھ دیکھیں یہاں بھی صفحے کہتے۔ قرآن
 پڑھنے میرا السلام کے متعلق یَعِيشِي اِنِّي مُتَوَفِّيكَ اے عیسیٰ میں تجھ کو لعنتی موت سے

۱۔ اہل حقیقت کو چپک چپ کہ نبیوں! السلام تو طوطی کی طرح چل کر رہے ہیں۔ نہ میں طرح حضرت عیسیٰ
 میرا السلام کے متعلق موت مرزا صاحب نے متوفیک کے صفحے طبعی ذات بدل گئے عیسیٰ وہ مصلوب نہ ہوں گے جلا
 دئے تو ذات صفی موت فرمادی گئی ہے۔ اس طرح آپ اپنے علق اس امام کے مخالف سراج یزید پر بھی طبعی ذات
 ہی لکھے ہیں۔ چونکہ اس میں لازمی توجہ لعنتی موت سے بچا یا جاتا تھا اس کے لئے مائید سراج یزید
 ہنڈوں کے خلاف لعنتی موت سے بچنے کا استعمال کیا گیا۔

قتل سے پہلے لگا لیا کروں گا: رَا فَعْلًا اِلٰی پھر تجھ کو آسمان کی طاقت زندہ
 ٹھانڈا تھا۔ بات سیدھی سیدھی ہے۔ میں تجھے طبعی۔ کتھے میں طبعی موت ہے جس
 کے لئے کس سے آپ نے سُن لیا: دیکھئے۔ میں آپ کے سامنے ایک نہیں لٹی آتیں
 پیش کر سکتا ہوں بہت ہے تو جواب دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَالَّذِينَ
 يَتَّقُونَ مِنكُم مَّنْ يَذْذُرُونَ اَزْدًا جَاوِلًا لَمْ يَمُوتْ مِمَّا فِي
 لَفْظِ تَوَحَّى ہے۔ اعدیوں کو چھوڑ دیں۔ اُن کے لئے آگے حکم ہے۔ جو قتل
 ہو جائیں اُن کے لئے نہیں۔ جو طبعی موت میں ان کے لئے ہے۔ جن کے خاوند
 قتل ہو جائیں اُن کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ ان کے لئے کوئی مدت نہیں ہے۔
 یہاں یہ معنی کیجئے۔ ہم موت تو کیجئے معنی۔ کیا غضب کرتے ہیں۔ کہاں لکھا ہوا ہے
 کہ اس کے لئے مرنے طبعی موت کے ہیں۔ بہت چھاپا یومَرَامُوتٌ وَيَوْمَرَامُوتٌ
 حَيًّا مِمَّا مَاتَ لَفْظِ نَبَسَ آيا۔ حالانکہ وہ شہید ہوئے آپ کیا کر رہے ہیں۔
 کتھے ہیں۔ کتھے ہیں۔ بنت سبع اور راحاب وغیرہ کو لازمی جواب
 دیا تھا۔ سبحان اللہ کیا کہنے ہیں۔ مرزا صاحب کتھے ہیں اگر کوئی بد بخت
 کسی نبی کی توہین کرے تو اس کے مقابلے میں ان کے نبی کی توہین نہیں کرنی چاہئے
 اعد کتھے ہیں۔ بنت سبع اور راحاب وغیرہ جو عورتیں تھیں یہ بھڑیاں تھیں۔ بہت

۱۔ تفسیر کتاب میں علامہ زمری ایام لغت نے متوفیک کے معنی ممیتک حتف الفک
 لا متلا یا دیدہ رکھے ہیں یعنی میں تجھے طبعی موت دیتے والا ہوں تو ان کے ہاتھ سے قتل
 نہیں ہوگا۔
 ۲۔ اجماعت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھی تو موت کا لفظ ہی موجود ہے۔ وہ شہید
 نہ ہوئے۔

اچھا جناب۔ یہ الزامی جواب نہ اللہ کو آمانہ اللہ کے رسول کو آیا۔ قرآن کی آیت
 پڑھئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ یسوع مسیح کی عادیات اور نائیاں زنا کار کسی عورتیں
 نہیں۔ ماسرور کائنات نے فرمایا ہو۔ نہ اللہ کے نہ اللہ کو علم تھا نہ حضور کو علم تھا۔
 آج مرزا صاحب کو اور آپ کو علم ہو گیا۔ اللہ نے ایسا جو الزامی جواب کیوں نہ دیا۔
 اللہ کو علم نہیں تھا کہ وہ زانیہ تھیں۔ اسی وقت جو کتابیں ان کے اندر تھیں
 ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں ان کا ذہ اعتبار نہیں۔ ان سے اللہ کے نبی پر آپ الزامات
 لگاتے ہیں اور حضور کی توہین کرتے ہیں۔

کہتے ہیں۔۔۔ دیکھئے جناب کہتے ہیں کہ یہ کیوں نہیں لکھا کہ مسیح میرا سلام
جب آئیں گے تو وہ شراب پیئیں گے اور خنزیر کھائیں گے جو وہی صاحب میں کیا کہوں۔
دعا فی محمد بنہ کہا،۔۔۔ سوال اللہ تعالیٰ سے ہے۔

درویشی دل میں نے کہا۔ آپ کہہ دیجئے نہیں۔ میں بھی دوسرا ایسی کتاب۔
کہہ دیجئے نہیں۔ اسی پر فیصلہ۔ میں تبھی کہتا ہوں مرزا صاحب کی کتابیں۔ ٹکڑے
حقیقۃ الوحی۔ دیکھئے جناب سا چھا جی۔ مجھے میں پہلے حوالہ ہی آپ کو بتا دوں۔
عینک مری کہاں گئی سا چھا جی اسے۔ نکلائے جی۔ نکلائے لئے۔ دیکھئے جی۔
سنئے جناب۔ یہ ہے۔ کوئی بات نہیں۔ کوئی بات نہیں۔ یہ ہے جناب والا۔ نکال
دیتا ہوں۔ دیکھئے جناب۔ جناب دیکھئے حقیقۃ الوحی ص ۲۹ دیجئے مجھے۔ آپ کہتے ہیں

۱۔ یہ سزا ہی جواب بائبل کے سوئے دیا گیا ہے مذکور قرآن و حدیث کی رو سے قرآن کے قائل کہ جب جہان پر
غیر حضرت مسیح علیہ السلام کا ایسا گندے اعتراضات نہیں کئے تھے کہ قرآن و حدیث میں ان کے بارہ میں ایسے
الفاظ جواب کی ضرورت ہوئی۔ ۲۔ ہم تو ان پر اعتبار نہیں کرتے جیسا ان کے لئے جنس انسانی جواب دیا گیا
ہے یہ صرف کتابیں بھی حجت ہیں۔ ۳۔ مصلیٰ اہل حسین صاحب کی بدحواسی ملاحظہ ہو۔

ہے نہیں۔ حوالہ دیجئے۔ حوالہ دیجئے۔ میں نے کہا تھا کہ جس حوالہ سے متفق
 آپ کیس کے یقین ہوا اس کے متفق کیئے۔ یہ بالکل غیر معقول بات ہے کہ جب لوگ نذر
 کے لئے مساجد کی طرف مددیں گے تو وہ کھیسائی طرہ سے لے گا۔ اور جب لوگ قنات خیر
 پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی
 طرف نہ کریں گے وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہو گا۔ اور شراب پئے گا اور سوڑ
 کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال و حرام کی کچھ پرہیز نہیں کرے گا۔ لعنة الله
 علی الکاذبین۔ خود مرزا صاحب ہمارے کہتا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے
 تو وہ شریعت اسلام کی پیروی کریں گے۔ مرزا صاحب مانتے ہیں۔ یہی لکھتے ہیں کہ
 عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم مسلم کی امت میں شمار ہو گئے ہیں۔ دیکھئے ایک بات
 اللہ تعالیٰ جو آپ نے کلام میں نے جس کا۔ کہتے ہیں فیتھا منھا آیا ہے۔ ٹھیک ہے
 ان کا نبی ان میں سے ہو گا۔ تمام انبیاء میں نے حوالہ پڑھا تھا۔ آپ لوگوں کو یاد نہ
 رہے تو میں کیا کروں۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ تمام نبی حضور کے امتی ہیں۔ جہاں
 تمام نبی حضور کے امتی ہیں۔ ان میں سے عیسیٰ علیہ السلام بھی ہیں۔ اس لئے عیسیٰ علیہ السلام

نے از حضرت مرزا صاحب نے خود بھی اس بات کی بالکل غیر معقول ذرا دیا ہے تو پھر اعتراض کی بات پڑے
 یہ بات نہ صرف مرزا صاحب کی مسئلہ ہے نہ آپ لوگوں کی عیادوں کی مسئلہ ہی ہو سکتا ہے۔ حضرت مرزا صاحب
 آپ لوگوں کا عقیدہ تو خود آپ کا اس بیان کے مطابق یہ قرار دیا ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے
 تو وہ مسیح بنو اسرائیل کی پیروی کریں گے۔ سچے و سچے فیتھا منھا میں کامل امتی مراد ہے نہ یہاں یہ
 ہی نہ امتی نہ مرزا صاحب کی تھی انہوں کی درخواست اس امت کا نبی بنا دیجئے منصفانہ کہا تھا فیتھا منھا
 پس جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں تو ان کا یہ کہہ کر خواست خدا نے ان کے امتی نہ ہونے کی بنا پر رد کر دی تو امتی سے مراد
 حدیث میں کامل امتی ہوا جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کامل امتی نہ تھے اور اس وجہ سے وہ بوجہ حدیث خدا
 امت محمدیہ میں نہ بن سکتے تھے جس طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی کامل امتی نہ تھے لہذا بھی حضرت علی علیہ السلام کا امت
 میں اتنی ہی نہیں بن سکتے۔

ہم میں آئیں گے۔ ہم میں سے ہیں۔ بات سیدھی ہے۔ جیسے ہم امتی ہیں رسارے نبی حضور
 کے امتی ہیں۔ اِذَا اخَذَ اللّٰهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ لَمَا آتَيْنَاكُمْ مِنْ كِتَابٍ وَحِكْمَةٍ
 ثُمَّ جَاءَكُمْ رَسُولٌ مُّصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِهِ وَلَتَنْصُرُنَّهُ۔ قَالَ
 اَوْ اَقْرُرْكُمْ تَخِذُوا عَلَيَّ الْيَمِينَ۔ قَالُوا اَقْرُرْكَ اَقَالَ فَاَشْهَدُ
 وَاَنَا مَعَكُمْ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ ۝

اس آیت سے مرزا صاحب نے استدلال کیا ہے کہ تمام نبی حضور کے امتی
 ہیں۔ تو جب علیؑ علیہ السلام آئیں گے تو نَبِيَّهَا مِنْهَا ہم میں سے نبی ہو گیا۔ ہم
 میں سے امتی ہے وہ نبی ہو گیا۔ بات کون سی ہے جس کے متعلق آپ کہتے ہیں جواب
 نہیں دیا۔ ایک حدیث ہے کہا اُس نے خزیر کی۔ وہ حدیث کے الفاظ پڑھئے۔
 بتائیے راوی کون کون سے ہیں و راوی کا نام پیش کیجئے میرے سامنے..... راوی
 روایت سند پیش کیجئے بغیر سند کے ہمارے سامنے حوالے پیش کئے ہو۔ اور غضب خدا
 کا۔ جو حدیث پڑھی کسی کی سند نہیں ہے۔ کسی کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حدیث ایسی ہے جو
 قابل اعتماد نہیں ایسی باتیں پیش کئے ہیں۔ کوئی صحیح حدیث تو پیش کرو۔ کہتے ہیں حضرت عائشہؓ

۱۔ عیسیٰ علیہ السلام کامل امتی نہیں اس لئے وہ نبی تھا منہا کے مطابق اس امت کے نبی نہیں بن سکتے جس
 طرح موسیٰ علیہ السلام باوجود انعامت کے اس امت کے نبی نہ بن سکے۔ کیونکہ خدا نے کہہ دیا اِی امت کا نبی امت
 میں سے ہو گا۔

۲۔ میں نے کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کی جس کے متعلق محدث نے لکھا ہو کہ وہ قابل اعتماد نہیں۔

۳۔ حضرت مرزا صاحب نے یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیش ہی نہیں کی حدیث

قابل اعتماد ہوتی تو اس کے مطابق فتح المعین فتویٰ کیوں دیا جاتا۔ صرف عدوی لال حسین نا قابل اعتماد کہہ

دینے سے تو حدیث نا قابل اعتماد نہیں بن جاتی۔ جب کہ بزرگان دین نے اسے تسلیم کیا ہے۔

عدیت ہو کر خنزیر کی یا کرتے تھے۔ کوئی نہیں کہتے ہیں چور ہے چہار قسمت میں ہے
 بہت اچھا جواب اللہ کی قدرت میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجرم سید کرے
 اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے کہ ابو جہل کو جنت میں بھیج دے۔ سوال یہ ہے کہ اگر چور کا
 اور چاندی حرام زادہ بنی ہو سکتا ہے تو پھر نبوت کے لئے عصمت شرط نہ رہی۔ جب یہ
 حرام زادے بنی ہو گئے تو عصمت کہاں رہی پھر۔ اس کا جواب کیدیا۔ کہتے ہیں
 کاٹھی۔ یہ ٹیپ ہو رہا ہے آپ نے لفظ کہا وہ کہا تھا۔ ترجمہ کیا۔ سب لوگ
 موجود ہیں۔ ٹیپ میں آچکا ہے۔ کہادہ لفظ ہے آپ نے کہا جس پر میں نے
 کہا تھا کہادہ دو طرف ہوتا ہے اور وہ عرب کی کاٹھی بھی دو طرف ہوتی ہے۔ شند
 بھی دو طرف ہوتا ہے جنہوں نے جا کھد کیا ہے۔ اے آپ نے تو کیا نہیں ہو گا۔ جنہوں نے
 کیا ہے۔ دو طرف ہوتا ہے ایک طرف نہیں ہوتا۔ ایک طرف نہیں بیٹھے۔ ہاں میں کہنا
 نہیں بتایا۔ یہ بتاؤ۔ عورتوں سے مٹھیاں بھرنا۔ عورتوں کا پردہ دینا۔ کتھے میں عورتیں
 دیتی ہیں مرد مر گئے تھے؟ مرید کیوں نہیں پرہ دیتے تھے ہارم و نازک ہاتھوں سے
 اگر مٹھیاں بھروانے میں لطف آتا تھا تو بیوی صاحبہ نے کیوں نہ کیا؟ کوئی جواب؟ قرآن
 کہتا ہے غیر محرم کی طرف نگاہ اٹھانے نہ دیکھو یہ شرافت ہے۔ اس زمانہ میں کوئی شخص
 کہتا ہے میں کہتا ہوں جو ان بیٹی سے کوئی مٹھیاں نہیں بھروانا۔ بیمار ہو جائے تو علیحدہ
 بات ہے کہ پہلو بدل دے جو ان بیٹی سے کوئی مٹھیاں بھروانا ہے۔

رہو منظر

اے۔ کاٹھی دو طرف نہیں ہوتی۔ ہاں کہادہ کا لفظ کاٹھی کے لئے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ ہر حال
 حدیث میں کاٹھی ہی مذکور ہے۔

تقریر قاضی محمد ذریعہ حب فاضل

أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ

فرماتے ہیں مرید کیوں نہیں پہرہ دیتے تھے؟ مرید باہر پہرہ دیتے تھے اور
باہر پہرہ دار مقرر تھے۔ یہاں پہرے کا ذکر ہے اندر۔ گھر کی چار دیواری کے اندر
زمان خانے میں۔ تو اس لئے زمان خانہ میں اگر عورت پہرہ دے تو اس میں کوئی
حرج کی بات نہیں ہے۔

لکھتے ہیں جناب کہ سب نبی امتی ہیں۔ جیسے علیہ السلام بھی امتی ہیں۔ وہ امتی
جب ہیں تو وہ آسکتے ہیں۔ یہ ان کا بڑا پوائنٹ ہے۔ جیسی علیہ السلام امتی، شریعت
کی پیروی کر کے نہیں۔ جیسی علیہ السلام امتی۔ صرف اس بات کی وجہ سے ہیں کہ قرآن
میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ سب نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔
لیکن یہاں حقیقت میں جو پورا امتی ہوتا ہے وہ ہے جو پیروی کر کے کوئی مقنا حاصل
کے۔ اصل امتی کے معنی یہ ہیں۔ خالی ایمان لانا جو ہے اس طرح تو امتی سارے
نہی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ لیکن پیروی کر کے امتی بننا۔ اب حب
حضرت جیسے علیہ السلام آئیں گے تو پیروی کریں گے کہ نہیں آپ کے درمیان اب پیروی
وہ امتی نہیں گئے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ مستقل نبی ہیں مستقل نبی اپنی شریعت پر

ہوتا ہے۔ جب اس کی پوزیشن بدل دیں گے سہی آپ کو حضرت صاحبِ اندسہ
 میں مرزا صاحب کیا اس پوزیشن میں آئیں گے کہ گرجے کی طرف جائیں اور اپنی پوزیشن
 پر عمل کریں یا قرآن پر عمل کریں؟ پہلی پوزیشن میں تو آ نہیں سکتے۔ دوسری پوزیشن
 میں آئیں گے تو حضرت صاحب کی پوزیشن اور ان کی ایک ہو گئی۔ دیکھو نا آپ
 بات کو غلط رنگ میں نہ پیش کریں! حضرت مرزا صاحب آپ کو لازم کر رہے ہیں
 کہ عیسائی اپنی پہلی پوزیشن میں نہیں آ سکتے۔ اگر آئیں تو ان کو گرجے کی طرف جانا چاہیئے
 اگر آئیں تو اپنی شریعت پر عمل کرنا چاہیئے۔ جب آئیں گے تو آپ لوگ خود کہتے ہیں
 وہ شریعت قرآن پر عمل کریں گے تو مرزا صاحب کی پوزیشن اور آنے والے عیسائی
 کی پوزیشن ایک ہو گئی۔ میں نے کہا تھا آپ زندگی ثابت کر دیں ہم بھوٹے۔ آپ
 کہتے۔ آپ نے ایک آیت نہیں پیش کی۔ نہ میری کسا آیت کی تردید کر سکے ہیں۔

میں نے کہا تھا خدا لکھا ہے جن کی پوجا جور ہی ہے وہ اُمُواتٌ غَیْرُ
 اَحْیَاءٍ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ آپ نے جواب دیا تھا یہ تمہارے متعلق ہے۔
 میں نے کہا اَلَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مَا یُشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ کَاثِلِکُمْ سَٹ
 (محمد مصطفیٰ ص) اس کا یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دوبارہ زندہ ہوں گے۔

آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟

میں نے فَلَیْمَا تَوَفَّیْتَنِیْ والی آیت پیش کی۔ آپ کے پاس اس کا کوئی

جواب نہیں ہے۔ دوبارہ میں نے اس کا جواب دیا۔ جتنا جواب چھوٹا سا آپ
 نے دیا تھا کہ مرزا صاحب کشمیر میں چلے گئے۔ میں نے کہا کشمیر میں بھی اُن کی قوم تھی۔
 قیامت کو وہ یہ کہیں گے جب تک قوم میں رہائیں تو ان تھا یعنی میری موجودگی میں

اَسْلَمُوا اَکْثَرُ - میں نے کہا وہ نورات کے تسلیم تھے۔ نورات کے ماننے والے تھے۔ اس کے مطابق فیصلہ دیتے تھے۔ کوئی جواب آپ کے پاس ہے؟
 میں نے آپ کے سامنے کئی باتیں رکھی ہیں۔ اِمَّا يَا بُنَيُّ لَوْ رَدُّوْهُ لَخَرَجَ مِنْكُمْ رُسُلٌ مِّمَّنْ
 کہ آیت رکھی۔ کہا جواب دیا آپ نے ہا کہ میں یہ پڑنا کوئی قصہ ہے۔ اس کے پہلے
 ہلا ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِينَةَ اللَّهِ الَّتِي أَخْرَجَ لِعِبَادِهِ ۖ اے نبی کہہ دو
 خدا کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے قُلْ هِيَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا سَبْۢحُ زِينَتِ
 کہ چیزیں مومنوں کے لئے ہیں فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا دُنْيَا کی زندگی میں یہ ہے جناب
 اس کا سبق۔ اس کے بعد یہ آیت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ پیغام
 دنیا کو دیا جا رہا ہے یٰۤاٰدَمُ اِمَّا يٰۤاِبْنٰدَاۤءُ نَبٰیۤتُکُمْ رُّسُلٌ مِّنْکُمْ ۚ اے نبی
 اَدَمُ: اَمْدَہ اگر کوئی رسول آئے تمہارا فرض ہے اس کو کھانا فوراً رُسُل کا عقد
 ہے بصیغہ جمع ہے۔ اور ان کا استعمال ہو لے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے اَنۡسِلٰن
 اَلرُّسُلَۃَ جَاۤئِزٌ غَیۡرُ وَّاجِبٍ رسول کا آنا جائز ہے، واجب خدا پر کوئی
 چیز نہیں ہے تو امکان نبوت کے ثبوت میں میں نے جو آیت پیش کی آپ اس
 کو رد نہیں کر سکے۔

”خَاتَمُ النَّبِیِّیۡنَ“ کے معنی میں نے آخری نبی مانے۔ مگر کس طرح؟
 نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شارع نبیوں میں سے آخری نبی اس لئے کہ آپ شریعت
 لے کر آئے۔ آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟
 سارے بزرگ ہی ماننے چلے آئے ہیں۔ میرا پہنچا ہے آپ کو۔ آپ یہ ثابت

کہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بزرگ نے یہ صحیح کئے ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ
آخری شریعہ نہیں ہیں۔ آپ یہ ثابت کر دیں۔ مطلق نبوت کے متعلق اجماع ہو چکا
ہے قوم کا۔ آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ آپ خود یہ ثبوت نہیں مان
سکتے۔ آپ حضرت عیسیٰ کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کے قائل
ہیں امتی نبی کی حیثیت میں۔ !

جناب مولانا! آپ کہتے ہیں کجریوں کو سچی خواب آتی ہے! آتی ہے۔
ہیں کب انکار ہے۔ سچی خواب کجری کو آتی۔ فرعون کو آتی۔ قرآن کے اند فرعون
کی خوابیں ملتی ہوئی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی تعبیر کی۔ سچی خواب
دوسروں کو کیوں آتی ہے! کافروں کو کیوں آتی ہے! تا وہ نبی کی دعویٰ کا انکار
نہ کر سکیں۔ خدا ان کو نوزہ چکھا دیتا ہے اور دکھا دیتا ہے کہ ایک ایسی موجود
ہے جس سے بندے کا خلق خدا سے قائم ہو سکتا ہے اور وہ ہے خواب کا ذلیعہ
وہ ہے اس سے بڑھ کر الہام اور دعویٰ کا ذلیعہ ہے تاکہ اس بھنبی سے کوئی انکار
نہ کر سکے۔ پس اس لئے خدا کافروں کو بھی خواب دکھاتا ہے۔ فرعون کو بھی اس نے
دکھائی۔ کجریوں کو بھی وہ دکھاتا ہے اور جو کہ جو خواب خدا کی طرف سے ہو خواہ وہ
کجری کو آئے وہ پوری ہوگی۔ مگر نبی کا معاملہ اور ہے۔ نبی اور مامود جو ہے اس پر کفر
سے غیب کی باتیں ظاہر کی جاتی ہیں۔

آپ نے کہا کوئی ایسی بات پیش کر جس میں تاویل نہ ہو۔ میں نے کہا ہنگوئی
تو ہوتی ہی تاویل طلب ہے۔ دیکھو میں نے اَطْوَلُ لُكُنَّ یَدَا کی حدیث آپ کے
سامنے رکھی۔ کہتے ہیں دکھاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ نہا پے بنو مولانا!

یہ علم کی بات ہے۔ حدیث کے مقدمین "اَحَدُوْا اَنْ تَذَرُوْهُنَّ"۔
 اَحَدُوْا اَنْ تَذَرُوْهُنَّ کا صیغہ ہے۔ تَذَرُوْهُنَّ مذکر کا صیغہ ہے۔ اود بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کے گھر میں بات ہو رہی ہے کہ جسے ہاتھوں والی پچھے فوت ہوگی۔ لکھا ہے
 ہر انہوں نے کانائے کر ایک دوسرے کے ہاتھ نہا ہے۔ مذکر کا صیغہ کیوں آیا ہا اگر
 مذکر موجود نہیں ہے۔ اود تہاؤ وہ مذکر کون ہے جس کی وجہ سے یہ مذکر کا صیغہ
 استعمال کیا گیا۔ مولانا مبینی نے فعل نہیں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم
 موجود تھے اُن کے سامنے ہاتھ نہا ہے گئے اور انہوں نے انکار نہیں کیا۔
 آپ نے کہا حضرت عائشہ کی دوسری روایت آگے مبینی نے لکھی ہے کہ وہ تہ
 ہاتھ بعد میں ناپتی تھیں۔ امی جناب! اس سے تو آپ کے خیال کا تردید ہوئی۔
 آپ نے سوچ کے جواب نہیں دیا۔ جب بعد میں بھی ہاتھ ناپتی تھیں۔ بنی کریم صلی
 اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہاتھ نہا ہے گئے۔ اس وقت گھر میں بھی ہاتھ نہا ہے
 گئے۔ تو یہ تو دلیل ہے اس بات کی کہ یہ لوگ بھی سمجھ رہے تھے اس حدیث
 کے کہ ظاہری طور پر ایسے ہاتھوں والی ناقلاً فوت ہوگی۔ وہ حدیث اور ہے
 پیچھے ہاتھ نہانے والی ہے۔ یہ حدیث جو میں بخدی شریف کی پیش کر رہا ہوں یہ گھر
 کے اندر دم نقد ہاتھ نہانے کا ذکر ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا
 اَتَيْنَا شَرَعَ بِلَفِ لُحُوْقًا۔ پہلی بیوی کون سی فوت ہوگی؟ بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم نے فرمایا اَطُوْلُ لُكْتُ يَدًا، مَا خَذُوْا۔ ت جو ہے وہ تعقیب کے
 لئے ہے۔ بغیر تراخی کے یعنی فوراً ہی۔ فوراً ہی ہاتھ نہانے لگیں۔ تو بنی کریم صلی اللہ
 علیہ وسلم کا موجود ہونا تو ثابت ہو گیا۔

امی جنب مودنا! "مادہیں مانیوں کے منہل مرزا صاحب نے توہین کی۔
 توہین تو نہیں کرنی ہائیے۔ حضرت مرزا صاحب کتھے ہیں یہ ہم نے الزامی جواب دیا
 ہے۔ حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا لہ میرے منہ سے نہیں نکلا۔ یہ سب
 مخالفوں کا افتراء ہے۔ سن لیں۔ اور ہاں جو نکرہ حقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح
 نہیں گزرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو اور اُنے واسطے نبی خاتم الانبیاء
 صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دیا ہو۔ اور حضرت موسیٰ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس
 ٹھہریں نے فرضی محال کے طور پر اس کی نسبت مزویہ بیان کیا ہے۔ فرضی محال کے
 طور پر۔ امی محال کو تو قرآن میں بھی فرض کر لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْ كَانَتْ
 فِيهِمَا اِلَهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ اگر زمین میں ایک زیادہ خدا ہوتے تو فساد
 ہو مانتا ایک زیادہ خدا محال ہے۔ تو بعض دفعہ ایک اور محال کو فرض کر کے دشمن ہر
 محبت پر سی کی جاتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب کتھے ہیں میں نے بطور فرضی محال یہ
 باقی لکھی ہیں۔ بد نہ میں حضرت عیسیٰ کی عزت کرتا ہوں۔ وہ خدا کے نبی ہیں۔ پسندیدہ
 اور راستہ بندے ہیں۔ فرمایا۔

ہمیں پادریوں کے یسوع مسیح اور اس کے محال ہیں سے کوئی تعلق نہ تھا۔
 انہوں نے مانتا تھا کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں۔ ہمیں آمادہ کیا کہ
 ان کے یسوع کا تھوڑا سا ل ان پر ہی ہر کس چنا پڑا سی پیدا لائق نفع مسیح نے
 اپنے خط میں جو میرا نام بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے۔
 یہ تو غیرت کا مقام تھا کہ الزامی رنگ میں ان کو جواب دیا جائے اچھا دیکھو قرآن شریف
 میں آیا ہے۔ (سورہ اسٹ) اے ہمیں پادریوں سے اور ان کے یسوع اور اس کے جہاں ہیں سے کچھ غلط ہے

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

اچھا جی۔ دیکھئے جناب۔ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے یہ فرضی محال کے طور پر لکھا ہے اور عیسائیوں نے حضور علیہ السلام کی توہین کی تھی۔ اس لئے مرزا صاحب نے عیسائیوں کے یسوع مسیح کے متعلق لکھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگر کوئی بد بخت کسی نبی کی توہین کرے تو اس کے مقابلے میں سہمان سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ان کے نبی کی توہین کرے تو بتائیے کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ عیسیٰ پادری حضور کی توہین کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرضی طور پر ان کے یسوع کی توہین کیوں نہ کی اور حضور نے کیوں نہ کی؟ قیامت تک آپ جواب نہیں دے سکتے۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ کیا۔ مرزا صاحب اور غیرت۔ تو بہ تو بہ دیکھئے کہتے ہیں کہ میں چاہتا تھا کہ ہم ان کو جواب دیں بد اصلی کے متعلق لیکن شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریا ہر وقت روکتی ہیں۔ چنانچہ وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسری گال پر کھانا چاہیے ہم گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور عیسائیوں کے اعتراضوں کا ویسا جواب نہیں دیتے۔ دیکھا یہ حکومت برطانیہ کو خوش کرنے کے لئے عیسائیوں نے اعتراض کیا۔

بقیہ سابقہ ص ۱۰۴۔ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ توڑا سٹل ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اس پیدائشی فتح مسیح نے اپنے خد میں جو میرے نام بھیجا ہے انہوں نے صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے۔ (منہجہ انعام اتم ص ۱)

کہتے ہیں اُن کی اصل بدگوہری کے مطابق ہم جواب نہیں دیتے۔ عیسائیوں کے لئے یہ ہے۔ اور جو عیسائیت کی تردید کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے اس لئے کی ہے کہ عیسائی مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں حضور پر مسلمان وحشی قوم ہے تاکہ میں جواب دوں اور وحشیانہ لاناؤں کے جوش کو ٹھنڈا کیا جائے اس لئے عیسائیت کی تردید کی ہے۔ یسوع کی عزت کے لئے اور اسلام کی خدمت کے لئے نہیں کی۔

پھر آپ کہتے ہیں کہ اس نے یہ کہا تھا۔ دیکھئے اس نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کا کہتے ہیں ان کو کہا کہ وہ انجیل کہتی ہے کہ سؤر کھاتے ہیں شراب پیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں اللہ تبارک و تعالیٰ کے نبی کے متعلق اتنا کہنا۔

یہ دیکھئے مرزا صاحب کہتے ہیں کہ نہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ ہاں کہ مسیح علیہ السلام ہماری امت میں آگئے تھے۔ ہماری امت کے شمار میں آگئے تھے۔ جب حضور کی امت میں شمار آگئے تو امت کے لئے تو شراب حرام ہے۔ یہ کیوں لکھا کہ شراب پئیں گے اور سؤر کھا ئیں گے۔ پہلے لکھ چکے ہیں۔ پھر کہا۔ کہتے تھے حوالہ دیجئے۔ میں نے اس کا حوالہ دیا آپ کے سامنے پیش کیا۔ مرزا صاحب نے نہیں کہا اس میں ہاتھ تھے حوالہ کہاں ہے اب حوالے کو تو پی گئے۔ مان لیا کہ مرزا صاحب نے سچا ہے۔

کہتے ہیں۔ سنئے جی۔ کہتے ہیں اَخَذُوا مَذْكُرَةً۔ میں کیا کہوں مولوی صاحب آپ کو قرآن نہ آئے تو میرا کیا قصور ہے بہت اچھا۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَا هَلْ اَلْبَيْتِ اَهْلٌ مِّنْ سِوَايَ صُورٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ والسلام کے ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ سیاق و سباق بتاتا ہے۔ تو بتائیے یہاں مذکر کیوں فرمایا حضور کی بیویوں کو؟ تعظیم کے لئے۔ اسی طرح وہاں یہ ہے۔

تعظیم کے لئے آتا ہے۔

آپ نے کہا تھا — کہتے ہیں فرعون کا خواب — ٹھیک ہے فرعون کا خواب سچا ہوا لیکن مرزا صاحب کا ایک خواب سچا نہیں ہوا۔ ایک شیگونی سچی نہیں۔ اس کے پانچ معنی ہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کوئی جواب دیا کہ اگر بیچارے کے پاس دولت نہیں تھی مرزا صاحب۔ کہتے دیکھو یہ بھی مفلس ہے۔ اس کے معنی مفلس ہو گیا ہے۔ جیسے ہمارے حضور مفلس تھے یہ بھی مفلس ہے۔ یہ بھی کوئی اُبتر ہونا ہے۔ اگر مفلس ہونا اُبتر ہے تو صدیق اکبر مفلس تھے جن کے پاس فوت ہونے کے وقت کچھ نہیں تھا۔ فاروق اعظم کے پاس کچھ نہیں تھا۔ حضور کے پاس کچھ نہیں تھا۔ ان کے پاس کچھ نہیں۔ یہ بھی اُبتر کے معنی ہیں۔ حضور بھی اُبتر ہو گئے۔ نعوذ باللہ من ذلک۔ صدیق اکبر اور فاروق اعظم بھی۔ یہ مفلس کے معنی نہیں کہ مرزا صاحب نے ذوالجود نہ ہوا آپ نے بتایا اور اس کی تاویل بتادی۔

میں نے کہا وہ ایک دفعہ زلزلہ آتا تھا۔ پھر کہا یُرِیکُمُ اللہُ زَلْزَلَةً السَّاعَةِ کا کوئی جواب دیا آپ نے؟ کیوں دھوکا دیا تھا۔ وہ ہے سات ماہ کی۔ یہ ہے اپریل کی۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ دیکھئے حضرات اب میں بتاتا ہوں آپ کو کہ میں نے جواب دیا تھا کہ حضور نے یقین نہ کیا۔ آخری وقت میں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ آخری وقت میں میں نے پیچھے کے جواب دہرائیں گے۔ میں نے کہا کہ حضور نے یقین نہ کیا شیطان میرے ساتھ کھیل رہا ہے کوئی جواب دیا۔ نعوذ باللہ کہتا ہے حضور کو نبوت پر یقین نہیں ہے۔ اجماع ائمہ حضرت علیؑ کو کیا امام نہیں ہوا تھا تو حضرت مرزا صاحب کچھ کہہ سکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت پر یقین نہیں آیا تھا۔

ایا تھا۔ پہلی وحی ہوئی تو حضور نے فرمایا خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِی۔ شیطان میرے ساتھ
 لڑ رہا ہے۔ اور دوسری جگہ کہا کہ اگر کسی کو شک ہو جائے تو یقیناً شیطان ہوتا ہے
 تو مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں حضور کی اتنی بڑی توہین کی ابو جہل نے اور شیطان
 بعین نے بھی اتنی توہین نہیں کی تھی کہ حضور کو اپنی نبوت پر شک پڑ گیا حضور نے یقین نہ
 کیا کہ فرشتہ ہے۔ سمجھا کہ شیطان لڑتا ہے۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ میں نے کہا تھا
 مرزا صاحب کہتے ہیں براہین کی تکمیل نہ کر سکا۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ جو پچاس حصوں میں لکھنا
 تھا وہ پانچ میں سکھا۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ اب جواب دیجئے گا۔ میں نے کہا قادیان
 کے منار سے کی تکمیل نہ ہو سکی۔ کوئی جواب دیا؟ محمد سی سکیم سے نکاح نہ ہو گا۔ کہتے ہیں اگر
 اس کا عاوند نہ فوت ہو تو تمام بدوں سے بڑا بد میں ہوں گا۔ اور زَوْجُکُھَا رَاْنَا
 کُنَّا فَاَعَدَّیْنِ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر میرا نکاح پڑھا دیا ہے۔ اس کے بچے کیوں دھڑ
 گئے؟ وہ نکاح میں کیوں نہ آئی۔ مرزا صاحب ناکام نہ ہوئے۔ میں نے کہا تھا ڈاکٹر
 عبدالحکیم خاں مرزا صاحب کی زندگی میں فوت نہ ہوا۔ کوئی جواب دیا؟ اسکو بچ (رحمۃ اللہ علیہ)
 تک نہیں کیا آپ نے۔ میں نے کہا تھا خواتین مبارکہ نہیں آئی۔ کہتے ہیں اولاد آئے گی۔
 وہ تیرے نکاح میں آئیں گی۔ مرزا صاحب کی بیویوں کی بیٹیاں جو ہیں مرزا صاحب کے نکاح

۱۔ حمدہ القاری شرح صحیح بخاری میں قاضی عیاض کا قول یہ ہے کہ خوف ان یكون من الشیطان کہ یہ من
 پہلا قلم ہونے کے بعد سے وقتی طور پر ہوا خیال آیا اس میں کون سی بات ہے۔ لہذا کہ جلدی آپ کو یقین ہو گیا یہ امام
 خدا کی طرف سے ہے نبی تو ابھی خدا نے آپ کو کہا ہی نہیں تھا تو نبوت میں شک کرنے کا سول ہی بدیہ نہیں ہوتا۔
 ۲۔ کیا قاضی عیاض نے بھی قد خلت ان یكون من الشیطان کہ اگر حضرت کی ابو جہل اور شیطان بعین
 سے بڑھ کر توہین کی ہے۔ عاذ اللہ۔

۳۔ مولوی غلام حسین صاحب نے کیا نغبات کہے۔

میں نہیں آئیں۔ اب جو قادیانی ہیں ان کی بیٹیاں ان کے نکاح میں نہیں آئیں۔ ایک جگہ
کہہ دیا کہتے ہیں جی انھوں نے مرزائی کیوں کہا۔ آپ کو یاد نہیں کہ ۱۹۰۷ء کا جلسہ ہوا۔
مرزا صاحب موجود تھے۔ میر قاسم علی صاحب نے ایک قصیدہ پڑھا۔ اور اس میں
سب کی تعریف کی۔ جب مولوی محمد علی کی باری آئی تو اس میں کہا لکھا کہ:-

کیا ہے راز اس نے طشت ہام از مسجیت کا

یہی ہیں پکے مرزائی یہی ہیں پکے مرزائی!

مرزا صاحب کے سامنے مقام مدینہ میں لفظ مرزائی استعمال کیا گیا۔ اور
مرزا صاحب نے برا نہ منایا۔ لہذا میں انہوں کو تمام امت مرزائیہ کا اجماع ہے کہ
ہم کو مرزائی کہا جائے۔ مرزا صاحب کے سامنے کہا انہوں نے۔ شعر میں کہا اور
اس کی تعریف کی ہے۔ اس کی کوئی تردید نہیں کی۔

کہتے ہیں زوالہ عظیمہ زندگی میں آنا تھا کوئی جواب دیا: مرزا صاحب نے
کہا تھا مجھے نہ دکھائیو۔ میں نے اس کے بعد کا الہام دکھا دیا۔ آپ نے کوئی جواب
نہیں دیا۔ (چھوڑیئے اس کی کوئی ضرورت نہیں)

کہتے ہیں مولوی ثناء اللہ نہ مرا۔ اس میں لکھا جو چاہتے ہیں مولوی صاحب لکھ
دیں اس کے چنے۔ فیصلہ خدایہ کے ہاتھ ہے۔ یعنی منظور کریں یا نہ کریں۔ یہ کہاں لکھا
تھا کہ مولوی صاحب منظور کریں تو دعا ہوگی۔ تو ایک طرف دعا تھی اور الہام ہوا کہ
اُجِيبْ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَا۔ اللہ نے تیری دعا کو قبول کر لیا۔ سچا جواب

۱۰۔ یہ الہام اس مسودہ دعا کے متعلق تھا ہی نہیں۔ کیونکہ مسودہ دعا دسے اشتہار میں صاف لکھا ہے
یہ کسی الہام یا دعویٰ کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔

وہ زندہ رہے گا، چھوڑا جائے گا پیچھے کی موت سے۔ کئے میں پیچھے کی موت
 سے مرنا کیا ہے۔ یہ فذاب نہیں ہے اللہ کا۔ جواب دیا آپ نے: پیچھے چھوڑا
 ہوا اس کے بعد پیچھے کی موت سے مرے۔ کوئی جواب نہیں دیا۔ اللہ کا فذاب
 نازل ہوا۔ میں نے التَّوْحِيدَ کا بیان کیا تھا۔ مرزا صاحب خود کہتے ہیں کہ التَّوْحِيدُ
 اگر کسی کو امام ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تنہا کرتا ہے کہ ہے ایمان اب
 بھی سمجھ جا اب بھی افراسے باز آجا۔ مرنے سے وہ دن ہے مرزا صاحب کو امام
 ہوتا ہے۔ التَّوْحِيدُ ثُمَّ التَّوْحِيدُ مرزا تو بکرنے کا ہا چھوڑ دے۔ اس
 دعویٰ نبوت کو نکال جائے گا دزد اُسی موت سے مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تعبیر کی۔
 کوئی جواب دیا آپ نے: وہ کہتے ہیں لعنتی موت ہوتی ہے یہ کوئی جواب دیا؟
 حصہ
 حصائے موسیٰ کے مصنف کے متعلق نہیں لکھا گیا کہ التَّوْحِيدُ امام تھا اس کو۔ اور
 یہ لعنتی موت تھی مرزا صاحب کی بھی اُسی طرح۔ ان کو ایک دفعہ امام ہوا مرزا صاحب
 کو دو دفعہ امام ہوا۔ اَلْمُنَادِیُّ لَعْنَتِ ہوتی یہاں بھی۔ کہتے ہیں میں نے کہا تھا
 خارقِ عادت فذاب آئے گا۔ خارقِ عادت اس کو کہتے ہیں جس کی کوئی دنیا
 کے اندر مثال نہ ہو۔ نظیر نہ ہو۔ پھر سے سے عام لوگ قتل ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا
 تھا یہ خارقِ عادت کہاں ہوا؟ مرزا صاحب نے لکھا تھا صاحب کے ذکر کیا آپ
 نے جواب نہیں دیا۔ معاہدہ دونوں کا موجود ہے کہ اگر جو کچھ لکھائی جائے گی پیشگوئی
 سچی ہوگی یا مرزا صاحب ہند ہو جائیں گے۔ اور باغین ہندو پے دیں گے یا نہیں مسلمان
 ہو جاؤں گا تو یہ معاہدہ جو لکھا ہوا موجود ہے اس میں یہ تھا کہ لیکر ہم زندہ رہے گا اور
 لے، اب یہ الفاظ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں لکھے مولوی علی حسین کی تصنیف ہندو ہے۔

اس کے بعد یہ ہے کہ وہ اگر شیعوں کی ہی نہ ہوئی تو وہ مسلمان ہو جائیگا یہ نہیں ہے۔ یہ سب بد نہیں
 ہوا۔ اس کو تو زندگی ہی یہ مرنا تو مرزا صاحب کے امام کی تکذیب ہو گئی۔ کوئی جواب دیا پھر میں
 نے کہا آپ نے قصیدہ کہا میں نے کہا قصیدے کا لفظ بتاویں تو میں جھوٹا میرے دھمے
 جھوٹے دھمے اور دوسرے انعام و دل کا۔ آپ نے وَالْعَبْدُ اقْرَبُ وَالْاَبْتِ بَا لَہِ عید کا دن
 ساتھ ہو گا۔ میں نے کہا دوسرے دھمے انعام و دل کا۔ میں جھوٹا۔ آپ بتا دیجئے وہ مودی
 محمد حسین صاحب کے متعلق ہے آپ کہتے ہیں سکھرام کے متعلق ہے سکھرام کا تو نام بھی نہیں
 ہے اس قدر جھوٹ بولتے ہیں آپ۔ خدا کے لئے ان لوگوں کو کیا نہیں گے قیامت کے
 دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے بسا تو بخونہ کے لئے آپ کہیں گے وہاں کچھ
 نہیں ہو گا۔ کھتر میں عالم کباب وہ حکم مادی میں کیوں تحلیل ہو گیا جی۔ آسمان سے قوس کی
 ماں مر نہیں سکتی امام ہے جب تک عالم کباب پیدا نہ ہو۔ اس کے تو نام تھے۔ ماں
 مر گئی اور عالم کباب صاحب تشریف نہ لائے اس کے کیوں بچے دھڑکے جناب اس پر
 ہر تال کیوں پھر گئی اس امام پر۔ ایک امام بھی تو تھا نہیں۔ میں نے کہا تھا ایک شیعوں کی
 بتا دو۔ احمدی حضرات ایک شیعوں کی گامیر مطالعہ تھا بغیر تاویل کے جس کے دو صفحے
 نہ ہو سکیں کوئی تاویل نہ ہو اور آپ کہتے ہیں تاویلات ہوتی ہیں۔ میں کیا کہوں میرے بھائی
 آپ کو مرزا صاحب کی کتاب میں نہیں آتی۔ کہتے ہیں شیعوں یاں جو ہوتی ہیں اس میں تاویلیں ہی تاویلیں
 ہوتی ہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب کہتے ہیں لکھتے ہیں ہر جہ کی شیعوں سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ دیکھئے بطور دلیل
 کے کام آئے۔ لیکن جب ایک شیعوں کی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی۔ شیعوں کی میں وہ امور پیش ہونے چاہئیں
 جگر کھٹے کھٹے پڑیں دیکھئے کوئی تاویل نہ ہو آپ کو مرزا صاحب کی کتاب میں نہیں آتی میں کیا کہوں نہ
 قرآن نہ حدیث نہ مرزا صاحب کی کتاب میں کون ہے آپ کے ساتھ؟

تقریر محترم جناب قاضی محمد میر صاحب فاضل

نہایت۔۔۔ ریکارڈنگ مشین کا ٹیپ بدلنے کی وجہ سے مضمون کا کچھ ابتلا
مقتدہ کیا ہے۔

الہام جو ہے اس کا ترجمہ مولوی صاحب نے اپنی طرف سے کیا ہے۔ کہ تو توبہ کرے
توبہ کرے۔ میں نے کہا یہ ترجمہ آپ کا اپنا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا یہ ترجمہ نہیں ہے
جناب آپ یہ کہتے ہیں مرزا صاحب بیغہ سے مرے۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ یہ ہے۔ کہ
مرزا صاحب اسماعیل سے مرے۔ ہم آپ کی بات مانیں یا ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ کو مانیں۔
بیغہ کا مرض جو ہے وہ تو زین پر چاہی نہیں سکتا تھا۔ ڈاکٹر نے سرٹیفکیٹ کیا یہ بیغہ
کے مریض نہیں ہیں جتنا پتہ وہ میڈیکل کالج کا ڈاکٹر تھا۔ حضرت صاحب اس کے
زیر صفا بھی ہے۔

کہتے ہیں انجامِ اُتم۔۔۔

کہتے ہیں خاوند اس کا مرزا صاحب نے لکھا فوت ہو گا۔ بے شک لکھا اگر جناب
آپ کو یہ سکھا کہ اس سے تکذیب کا اشتہار دلاؤ۔ محمدی بیگم کا خاوند آپ کا مصدق
ہے۔ محمدی بیگم کا خاوند توبہ کر چکا ہے اس لئے وہ عذاب سے بچ گیا۔ اب محمدی بیگم کا
نکار میں آنا ضروری نہیں تھا۔ آپ کہتے ہیں اگر تم اب بھی سمجھتے ہو کہ وہ میرے نکاح میں
تھے۔ ڈاکٹر سرٹیفکیٹ پہلے میڈیکل کالج کا ہے۔

اُسے نور سلطان محمد جو اس کا صہنہ ہے مزد مرے تو ماوا اُس سے تزیب کشتا
 دلاؤ۔ پھر جو مہلہ خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت بخاند کر جائے
 تو میں جھوٹا ہوں۔ (انہام آتم صفحہ ۳۲)

کہتے ہیں تیس مرزا صاحب کی کتابوں کا پتہ نہیں دیکھو پتہ میں نے دیا ہے
 کہ جس کی مرزا صاحب کا معاہدہ ہوا تھا یہ مکرم سے کہ زندہ رہے گا لہذا نشان
 دیکھے گا۔ ٹیک ہے زندہ رہے گا بھی اس نے نشان دیکھا معاہدہ بھی پورا ہوا
 خدا کا نام بھی پورا ہوا بسویرکات : اُس نے کما تین سال کے اندر تم مر
 جلائے۔ خدا نے اس کو تین سال کے اندر موت نہیں دی۔ اس کو دیکھنے کا موقع
 کہ اُس کی ہیلوئی جھوٹی نکل ہے۔ اس نے نشان دیکھ لیا۔ اور مرزا صاحب نے
 امام اور شیعہ کی مطابقت ہمہ سال کے اندر وہ چک ہو گیا۔ پس دونو باقی
 اپنی جگہ پہنچی جو معاہدہ ہوا تھا وہ بھی پورا ہو گیا اور جو خدا کا امام تھا وہ اپنی جگہ پورا ہو گیا
 انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں قرآن منسوخ ہے۔ میں نے
 کہا اگر ایک مرزا صاحب کا قول ایسا آپ پیش کر دیں میں اسی مجلس میں مرزا صاحب
 کو چھوٹنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھو نا اتنا بڑا دعویٰ آپ نے اس مجلس میں کیا۔ میں
 چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ایسا قول مرزا صاحب کا پیش کریں کہ قرآن منسوخ ہے۔ یہ
 آپ کو دکھا کر جانا ہو گا اور میرا چیلنج ہے آپ قیامت تک نہیں دکھا سکتے یہ آپ کا
 الزام ہے اور بُہتان ہے۔

میں نے آپ کے سامنے جناب پہلے سب سے آیت رکھی تھی وَعَدَ اللَّهُ
 الَّذِينَ آمَنُوا مِنْكُمْ وَهَلُوا الصَّلَاحِ لِيَسْتَخْلِفُوهُمْ فِي الْأَرْضِ

کہ اس امت کے اندر پہلا کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس کے مثل آ سکتا ہے۔ کوئی جو اب
دیا آپ نے آخر تک ۱

میں نے شروع میں یہ سچائی کی۔ آپ کھڑی مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ
حضرت عیسیٰؑ بھی ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں۔ میں نے
اس کی توجہ کر دی تھی کہ ان کے امت میں ہونے کا اور مضموم ہے۔ یعنی سارے نبی
آپ پر ایمان رکھتے ہیں اور امتی کامل ہونے کا مضموم یہ ہوتا ہے کہ پیروی کر کے کوئی
چیز حاصل کرے پھر امتی نہیں تو ان کی نبوت امتوں والی اتنا حور تو نہیں رہے گی
جب تک پیروی نہیں کریں گے انڈی پٹنٹ (Patent) کے لئے۔ ان کی نبوت کی
نبی جوں کے اور آتے ہی اپنی نبوت سے وہ معزول ہو جائیں گے۔ اسی نبی بنائے
جائیں گے۔ یہ کیسٹری (Christy) تبدیل ہو جائے گی۔ ان کی نبوت کی۔
میں نے بتایا پوزیشن (Position) ایک ہے جو پوزیشن آپ مسیح کی ملتے ہیں
اسی نبوت مسوخ کر کے دوسری قوم کی نبوت ان کو دیتے ہیں اسی قسم کی نبوت حضرت
مرزا صاحب کی ہم مانتے ہیں۔ ختم نبوت میں ہم آپ کے ساتھ متفق ہیں۔ پوزیشن
ایک ہے فرق صرف شخصیت کی جین کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
تھو یہ آئے وہاں میرے امامت کے قبضہ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ فَاَمَّا مَنكُمْ فَبَلَّغْ
تَمِمْ سے آئے گا باہر سے نہیں آئے گا۔ اس لئے خدا کا وعدہ ہے امت مسلمہ خیر ائمہ
ہے۔ ہر خیر اس کے اندر سے پیدا ہوگی۔ اسی لئے ہمیں کسی باہر کے نبی کی ضرورت نہیں
ہے۔ اگر یہ امت نفاق ہو جائے۔ تو تب تو باہر سے نبی آئے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ
ہمت جو خیر ائمہ ہے تو ہر خیر اور برکت اس کے اندر سے پیدا ہونی چاہیے۔

جناب والا! آپ نے سب میں نے آپ کی ساری باتوں کا جواب دے دیا ہے۔ ایک بات آپ کی رہ گئی۔ وہ عالم کباب کے متعلق۔ اس میں حضرت مہذا صاحب نے لکھا ہے مجھے یہ پتہ نہیں اس سے کون مراد ہے یعنی یہ عالم کباب رکھا جو ہے کس سے پیدا ہوگا۔ مجھے خدا کی طرف سے نفسی طور پر نہیں بتایا گیا۔ یہ ایک بہت بڑا تھا۔ آپ نے بڑا چیلنج کیا کہ تاویل کے بغیر کوئی امام ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں چیلنجی تو کوئی ہی تاویل طلب ہے اور اس کی حقیقت اہل علم کہنے میں جب پوری ہو جاتی ہے۔ پوری ہونے سے پہلے اس کی حقیقت کے مختلف پہلو بیان کئے جاسکتے ہیں۔ جب حقیقت سامنے آجاتی ہے تب حقیقت کھلتی ہے۔ دیکھو مسیح کے آنے کی جو چیلنجی تھی ایک حقیقت آپ یہ مانتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے آئیں گے۔ ایک حقیقت دوسرے لوگوں نے مانی کہ آنے والا امت کا فرد ہے اس کو عیسیٰ قرار دیا گیا ہے ہم صفت ہونے کی وجہ سے عیسیٰ نیک آدمی کو فرشتہ کہہ دیتے ہیں۔ کسی طرح آنے والے عیسیٰ کو نبی بھی کہا ہے امتی بھی کہا ہے یعنی ہم صفت ہونے کی وجہ سے۔ وہ تو جیتیں تو پہلے سے امت میں موجود چلی آرہی ہیں ان میں سے واقعات سے خدا نے تصدیق کر دی کہ آنے والا امت

میں :- عالم کباب کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح انشا اللہ بنصرہ امیر ہیں۔ ہم اٹلی میں آپ کے صفاتی نام ناصر الدین آواز کا نام بنو بنیرہ نرگور ہیں۔ منظور محمد سے مجازاً حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمد احمد خلیفۃ المسیح انشا اللہ ہیں۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں "عالم کباب" سے مراد یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے سے چند ماہ تک یا جب تک کہ اپنا برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ (مجدد ہفت روزہ)

پیشگوئی کے بعد عالم کباب۔ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۲ء کو ہمسالہ بہ جنگ عظیم کی شکل میں دنیا پر ایک سخت تباہی آئی۔

میرے آئیے۔ آپ ان کو فرماتے رہی یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ یہ نبی اور مہمان
 جو دنیا میں آیا ہے اس کے مخالفین نے اس کی توہین کی۔ اس کی منہسی اڑائی اس سے
 ٹٹھکیا اس کو مذاق میں اڑایا۔ اور خدا فرماتا ہے۔ یَخْسَرُونَ عَلَى الْعِبَادِ مَا
 يَكْتَسِبُونَ ثَمَرُ سُؤْلِ دَلَا كَانُوا بِهِ يَسْتَفْزِزُونَ ان لوگوں پر افسوس ہے
 جب بھی خدا کا کوئی رسول ان میں آیا انہوں نے اس سے منہسی اڑا دی اور ٹٹھکے اس سے
 بحث کی۔ آپ کو ساری بحث منہسی اور ٹٹھکے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ میری کسی علمی اور
 محسوس بات کا جو میں نے قرآن و حدیث سے پیش کی جواب نہیں دے سکے۔ میں نے
 کہا تھا اخَذُوا قَصْبَةً يَذْرُؤُنَهَا مَذَرَ كَا صِيغَہ ہے۔ ایک جواب انہوں نے
 یہ دیا کہ اہل بیت کے متعلق مذکر کا صیغہ آیا ہے۔ اہل جناب اہل بیت میں مذکر شامل
 ہیں یا نہیں؟ امام حسن امام حسین اہل بیت میں سے ہیں یا نہیں؟ یا صرف زری جو یاں ہی
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ عربی زبان میں قائم ہے جب
 مذکر اور مؤنث ملے ہوں تو صیغہ مذکر کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے قاعدہ یہی ہے
 کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں اخَذْنَا مَذَرَ كَا صِيغَہ اس لئے استعمال
 کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں موجود تھے۔ آپ کے سامنے ہاتھ نہا پے
 گئے۔ علامہ مہر علی شند رہ حدیث بخاری کے مقابلہ میں مولوی لال حسین صاحب اختر کی کیا
 حیثیت ہو سکتی ہے کہ ان کی بات ہم مانیں اور یہ پرانے بزرگ اور مؤرخ اور محدث
 جو ہیں ان کی باتوں کو ہم رد کر دیں؟ حالانکہ وہ باتیں لغت کے مطابق ہیں اور قانون
 کے مطابق ہیں۔ لکھئے فَلَمْ يَنْكِرْ عَلَيْهِمْ - حَمَلْنَ لُحُولَ الْيَدِ - میں نے
 کہا تھا کہ میں نے کہا وہ ترجمہ کر دیا تھا۔ مگر میری طرف سے ایسا ہوا ہے میں اپنی غلطی

وایں بنا ہوا۔ اس کی میں نے اصلاح زردی کردہ حقیقتہً کا لفظ ہے۔ اور لکھا ہے
 "مَنْذُ مَنِ" اس حدیث میں یہ لفظ ہے مانگے بنایا۔ ازود منی روایف بنایا۔
 کاٹھی قتی۔ کجاوہ نہیں تھا۔ یہ دیکھئے حدیث کے لفظ! سازد زبانی وہ لالی قتی ہے
 رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کاٹھی کے اوپر روایف بنایا۔ اس نے ازود منی
 ربان کی فرزند ہے اس کا ترجمہ کیا ہو گیا ہے تو میں کیا میں مول اصل میں۔ یہ
 ہے اس کے الفاظ پر غور کریں۔ آپ میری کسی فعلی کی طرف نہ جائیں۔

جناب کتھے میں یکرم کی پیشگوئی جو ہے وہ تو پوری نہ ہوئی۔ کیوں نہ پوری
 ہوئی رکھتے ہیں وہ دیکھو۔ پڑھ کر حقیقتہً اومی۔ یہ مدح کرنے کے بعد۔

بَشَرِي رَجِي دَتَان مُبَشِّرًا : سَتَغِيْرُ يَوْمًا الْعِيْدُ وَالْعِيْدُ اقْرَبُ
 مکتے میں ہے مجھے یکرم کی موت کے نسبت خدا نے بن دستومی۔ اور کہا کہ
 اس واقعہ کو عید کے دن میں پہنچے گا۔ اللہ عید اس کے قریب ہوگی۔ یہ پیشگوئی کہ
 یکرم کا موت عید کے دن قریب واقع ہوگی یعنی آریہ سلسلہ والوں کی اخباروں
 میں چھپ چکی ہے۔ جیسا کہ سماچار میں۔ یہ حوالہ ہے حقیقتہً اومی۔

آپ نے کہا کہ زلزلہ کے متعلق پہلے یہ الامام ہوا کہ مجھے نہ کہا پھر آپ نے دعا کی۔
 پہلے ملازم دکھا۔ پھر دعا کی دیکھ تو یہ تدریجوں کے ساتھ اس کی بدترنگ جو ہے
 اُس کے لیے یہ اس سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ یہ بات پہلے کی ہے۔ جناب مولانا! یہ
 الامام بھٹا ہے۔ حضرت صاحب نے حقیقتہً اومی میں اس کو مدح کیا ہے جو آخری
 کتاب ہے اس میں یہ مکتے میں کہ خدا نے اس زلزلہ کو مال دیا کہ میری زندگی میں نہ
 آئے : اَخْرَجَ اللّٰهُ اِلَیْهَا دَقْتُ مَسْمٰی : مَدِیْخُوں کہ شاعت میں ملے

ہیچے ہو سکتا ہے ساٹ یا آٹھ کا فرق کوئی بات نہیں۔ لیکن اصل چیز جو حضرت سید
 مودودؒ بتا رہے ہیں اپنی کتاب حقیقۃ الامم میں اس کو آپ کی (A) جگہ میں لکھا ہے
 میں نے "نَبِيَّتُهَا مِنْهَا" میں کیا کہ امتی ہی آسکتا ہے۔ میں نے پہلی کی
 تھا کوئی حدیث دکھاؤ ایک۔ شروع میں پہنچ کیا تھا جس میں یہ لکھا ہو کہ امتی ہی نہیں
 آسکتا۔ ساری بحث ختم ہو گئی ہے آپ نے میرے اس پہنچ کو ہرگز نہیں رد کیا اور یہ
 میرا پہنچ قائم ہے اور آپ کے ہیچے قائم رہے گا اور ہر مجلس میں قائم رہے گا۔ میں اس
 کو ثابت کر دوں گا اور پرنٹ کر کے دنیا کے سارے سینماؤں میں لگا کر مولوی لال حسین ایسی
 حدیث نہیں پیش کر سکتے۔

جناب والا! یہ قَالَتْ فَرَقَهُ مِنْ سُرْدَلٍ بَيْنِي خُرُودٌ جُزْجَلٍ
 مسلمانوں میں ایک فرقہ چلا آیا ہے جو یہ کہتا تھا کہ آنے والے پیٹھے سے مراد ایک
 اہل آدمی کا آنا ہے یُسْرَةُ بَيْنِي جو عینی کے شاہ ہو گا۔

لال حسین:۔ حدیث ۱

قاضی صاحب:۔ فرقے واسطے حدیث نہیں نافذ دیار
 یحکیم کے حوالہ پر..... آپ نے یحکیم کے حوالہ پر دو تئو روپے کا انعام
 رکھا تھا۔ میں نے حوالہ دکھا دیا آپ کے سامنے رکھ دیا۔ اب دو تئو روپے بھیج دیجئے
 اور میں بحال! یُسْرَةُ رَقِي وَقَالَ مُبَشِّرًا۔ اور یحکیم کی پیشگوئی جو ہے
 پوری نہیں ہوئی مآپ نے انعام رکھا تھا۔ اب انعام بھیج دیجئے۔ یحکیم کی موت
 جو ہے پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گئی۔ لال حسین درمیان میں بول پڑے
 آپ کو بولنے کا حق نہیں ہے۔ صاحب صدر! اب ان کو میری بات سننی

۱۔ میری بات اب سنی جائے۔ بعد کی باتیں جو میں وہ دہانے میں ملور وہ
 قائم رہیں گی۔ دنیا قبول نہیں سکتی۔ اور ٹیپ جو چکی ہیں۔ جو میری فسطی ہے وہ بھی
 ٹیپ جو چکی جو ان کی فسطی ہے وہ بھی ٹیپ جو چکی۔ ہر جگہ یہ مناظرہ سنا یا جاتا ہے۔
 اب آپ کے ساتھ کسی اور مناظرہ کی ضرورت ہوتی نہیں رہی۔

تقریر مولوی لال حسین صاحب ختر

حضرات! دیکھئے سب سے پہلی بات وہ قصیدہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے پہلے جس میں دُاعِیْدُ اقْرَب لکھا ہوا ہے۔ وہ قصیدے میں بتائیے
نام لکھو اُن کا.....

سنئے جناب آپ کے چیمبروں کا حوالہ دیکھئے میں قصیدے میں۔ یہ حقیقت مولوی
اُس کے مرنے کے بعد لکھی گئی بیکرام کے جس قصیدے میں دُاعِیْدُ اقْرَب
ہے وہ چھپا ہوا آپ کے پاس بھی موجود میرے پاس بھی موجود۔ اگر اس میں بیکرام
کا نام ہو تو خدا کی قسم میں اسی جگہ میں، صمدی جو جاؤں گا، میں اپنے قصیدے کو چھوڑ
دوں گا، اگر نہیں تو کیلئے لعنة الله علی اکاذبین۔ آپ بھوٹ لکھتے ہیں۔
ہے اُس میں نام؟ اب بولئے۔ میں کتابوں میں وقت دیتا ہوں آپ کو اُدھامٹ۔
بولئے تھے اس قصیدے میں نام؟

قاضی صاحب نے کہا مجھے وقت دیتے ہیں۔ اس کا شعر کے ساتھ کیا تعلق؟
مولوی لال حسین صاحب کس کا؟ دُاعِیْدُ اقْرَب لکھتے ہیں۔ اس کو بند
بکھئے اس قصیدے میں دُاعِیْدُ اقْرَب ہے۔ سنئے حضرات.....
بتائیے۔ سنئے اس قصیدے میں بیکرام کا نام ہے؟ خاموش! بتائیے اس قصیدے
میں بیکرام کا نام ہے قصیدے میں؟

جناب قاضی صاحب سنطے ۔

اگر اس قصیدے میں یکھرام کا نام ہو تو میں یہی احمدی ہوتا ہوں ورنہ کھٹے
 لعنتہ اللہ علی الکاذبین جس نے لوگوں کو دھوکا دیا ہے ۔ میں نے حقیقتاً الحق
 اس قصیدہ میں جو پہلے لکھا گیا ہے اس میں محمد حسین کے متعلق لکھا ہے مرزا صاحب
 نے اس کو محمد حسین کے متعلق لکھا ہے اس نے مرنے سے پہلے ۔ یہ بتائیے اس قصیدے
 میں جب نام نہیں ہے تو اس کے لئے کہا ہو گیا جی ۔

اب میرا وقت شروع ہو گیا جی ۔ دیکھئے حضرات !

(قاضی صاحب) پہلے وقت نہیں تھا ۔

لال حسین صاحبہ در بیان میں باقی تھیں ۔

سنطے جی ۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے قرآن کو منسوخ نہیں کیا مگر زافا
 حاشیہ اربعین ص ۷۰ پر لکھتے ہیں ۔

اب دیکھو خدا نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی
 کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدار نجات ٹھہرایا
 جس کی آنکھیں ہوں تو دیکھ لے اور جس کے کان ہوں سن لے ۔

مدار نجات میری تعلیم میری وحی اور میری بیعت ہے ۔ سارے قرآن
 اور حدیث پر عمل کر لو تم مسلمان نہیں ہو سکتے تمہاری نجات نہیں ہو سکتی جب تک
 میری وحی اور تعلیم پر عمل نہ کرو گے اور بیعت نہ کرو گے ۔ پتہ چلا قرآن بھی منسوخ
 اور حدیث بھی منسوخ ہے ۔ ایسے ہی کہتے ہیں ۔ کہتے ہیں حوالہ ۔ دیکھئے مرزا صاحب

۱۔ مولیٰ ل حسین صاحب کی بدحواسی ملاحظہ ہو ۔

کو اسماءالہدیٰ نے لے لے۔ یہ مرزا صاحب کا گھر مرزا صاحب کے صحابی وہ زبیر
جانتے ہیں یا آپ۔ وہ کہتے ہیں کہ جس رات کو حضرت صاحب بیمار ہوئے آپ
نے مجھے بلا لیا۔ میں حضرت کے پاس پہنچا اور صبح کو عہدہ لے لیا کہ
فرمایا میرا صاحب مجھے وہاں ہی بیٹھ کر دیا ہے۔ یہ ہے جناب مرزا صاحب کا گھر مرزا
گھوڑا احمد صاحب کا نانا۔ آپ نے بھی کاغذ۔ حیات نامہ اپنی مکتبہ کو لایا ہے۔
مرزا صاحب نے خود کہا کہ وہاں ہی بیٹھ کر دیا ہے۔ اے کہتے ہیں "چینا" کی پٹھان
رکھ کا سوال۔ مرزا صاحب نے کہا کہ وہاں ہی بیٹھ کر دیا ہے۔

خاموش۔ مرزا صاحب کا قول۔ مرزا صاحب نے کہا کہ وہاں ہی بیٹھ
کر دیا ہے۔ خاموش۔ دیکھتے ہیں مرزا صاحب نے کہا کہ وہاں ہی بیٹھ کر دیا
یہ مرزا صاحب کا قول ہے یا نہیں؟ ردی حدیث کا ردی ہے۔ بہتر ہے گھر کا
نالی ہے۔

ہاں جناب۔ کہتے ہیں جی الترحیل۔ بخلاف مرزا صاحب کو امام ہوتا ہے۔
دیکھتے مرنے سے پہلے یہ مرزا صاحب کو امام ہوتا ہے ۹ مئی کو نہ ۱۰ مئی کو۔ اور کہ
وفات ہوتی ہے۔ چھوٹے بھائی کے انتقال سے ملت وی۔ کہلا الترحیل نہ الترحیل
اور رحیل کے متعلق مرزا صاحب کہتے ہیں کہ کہے۔ الیٰہی بخش کی طرف الترحیل کا
امام غروب کی کہ۔ وہ اپنی طرف۔ تمام الاماموں کا اس نے بیڑہ فرق کر دیا ہے۔
ہاں لیکن ہے کہ الترحیل خدا کی طرف سے امام اس کو ہوا ہو۔ کیونکہ یہ فقرہ انذار
اور تنبیہ کے طور پر ہے اور ایسے امام کا دعویٰ اگر فرعون بھی کرتا تو ہمیں انکار نہیں تھا

۱۰۰ احادیث ۱۰۰ کے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کو گھر کا گھر

جو فرعون دھوئی کرتا اس کا انکار نہیں تھا جو کافر دھوئی کرتا انکار نہیں تھا۔ یہی
التوحید کا ان کو ہوا۔ وہ بھی جہنم میں رسید ہوئے بھول مرزا صاحب کے اور
مرزا صاحب بھی وہیں چلے گئے۔ التوحید کا۔ یہ تفسیر کے لئے ہے اب بھی کہوئے
کہ نہیں۔

دیکھئے حضرات — خورش — اس کے بعد یہ ہے وَالْعَبِيدُ اقْرَبُ۔
قصیدے میں ہے بکھرام کا نام نہیں۔ کتنے ہی حقیقتہ الومی میں ہے زلزلہ کو مال دیا۔
اپریل کے بعد کا۔ کہ خدا نے کہا ہو کہ تو دیکھے گا۔ اس کو کہا کہ رَبِّ اَرِنِي ذُلُّكَ
الاشعة یہ بعد کا الہام ہے۔ میں تجھ کو دکھاؤں گا۔ میں نے کہا تھا۔ سو وہ یہ نعم
دیتا ہوں مگر یہ تباہ کہ یہ الہام جو تھا رَبِّ اَرِنِي ذُلُّكَ الشامة اس کا
اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ میں نے منظور کیا۔ پہلا تو منظور نہیں کیا کہ میں تجھ کو نہیں
دکھاؤں گا۔ دوسرا منظور کیا دکھاؤں گا۔ مرزا صاحب کی زندگی میں آتا تھا۔ لہذا
زبردستی ہیشگوئی فلط ثابت ہوئی۔ پھر وہ دوسرا جو تھا میں نے کہا پاخانہ معنی ہی
اس کا جواب دیا کہ وہ مغلس جو ہے یہ بھی ایک خدا کی لعنت ہے وہیں لے کے کا حضور
صوبہ بکر تمام اکابر صاحب مغلس تھے پھر وہ بھی اتر ہوئے وہ کوئی جواب
دیا وہ دیکھو احمد یو! ایک دوسرا کہ ہیشگوئیوں میں سے ڈٹ کے میرے سامنے آپ کا

مذہب التوحید کا لفظ توحید پر مکتب نہیں۔ حسن مولوی گل حسین کی جہانانی ہے۔

میں نے کئی کئی بار اور کا نظام دکھا دیا۔ دیکھو تذکرہ ص ۴۹۔

میں نے بتلوا کہ یہ کتبہ کہ نام دینا خرقہ خدا تعالیٰ کی وقت مستحق رہا میں نے جہانانی ہے۔
کہ حضرت جو بکر سید مغلس تھے نہ کہ احمد یہ مولوی گل حسین کی جہانانی ہے۔

پہنچ ایک ہسٹوئی پٹی نہیں کر سکا جس کو مرزا صاحب نے صدق و کذب کا معیار بنایا ہو وہ
 پہنچی نہیں ہوئی ہو۔ ایک نہیں ہے خدا کی قسم۔ کچھ یوں کی فرعون کی کافروں کی زنا کے حوال
 عورتوں کی بقول مرزا صاحب کے ہسٹوئیاں پٹی ہوتی ہیں لیکن میرے اللہ نے جھوٹے
 مدعی نبوت مرزا صاحب کی ایک ہسٹوئی پٹی نہیں ہونے دی۔ دس لاکھ میں سے ایک
 نہیں پیش ہو سکتی تھی۔ کتے ہیں کہ لکھا ہے عالم کباب کون ہے۔ مرزا صاحب کتے ہیں کہ
 منظور محمد کی بیوی محمدی سلیم۔ وہ پہلے کا حوالہ آپ پیش کرتے ہیں وہ تیس مہینے پہلے کا ہے
 جب اس کی بیوی ابھی نہیں حامل ہوئی تھی۔ اس کی پیدائش سے پہلے مرزا صاحب ایک
 مہینہ کتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی سے بتایا کہ منظور محمد کی بیوی محمدی سلیم کے گھر کا پیدا
 ہو گا۔ اب تمام آگیا۔ نام کی تصریح آگئی۔ یہ ایسا بچہ ہے۔ پہلے کا السلام جو ہے جو ختم
 ہو چکا اس کو لگے لگتے ہیں آپ۔ اس کے بعد بتائیے مرزا صاحب کہا ہو مجھے معلوم نہیں
 کتے ہیں تاویل کے ساتھ ہسٹوئیاں پٹی ہوتی ہیں۔ میں نے کہا تھا مرزا صاحب خود
 کتے ہیں کہ ہسٹوئی میں وہ امور ہونے چاہئیں جن کو دنیا کھلے کھلے طور پر دیکھ لے۔ ایک
 ہسٹوئی پیش کر دو میں میں مرزا صاحب نے جھوٹی تاویل نہ کی ہو۔ کوئی پیش کی میرے
 سامنے! ہر بات غلط مرزا صاحب کتے ہیں کہ میری ہسٹوئی کو جانچنے کے لئے نہ قرآن
 کو دیکھو نہ حدیث کو دیکھو۔ میری ہسٹوئی سے بڑھ کر کوئی اور محکم امتحان نہیں ہو
 سکتا۔ میری ہسٹوئیاں پٹی تو سہا میری ہسٹوئیاں جھوٹی تو جھوٹا۔ حضرات۔ احمدی
 حضرات ایک ہسٹوئی پٹی پیش نہیں کر سکے میرے سامنے۔ دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام
 نے شیطان کا جواب آپ نہیں دیں گے۔ حضور پر شیطانی وحی ہوئی۔ شک ہو کہ شیطان
 میرے ساتھ کر کر رہا ہے۔ آپ کے سامنے جواب کوئی جواب دیا؟ آپ کے سامنے مجھے

انہوں نے کوئی جواب دیا حضرت امام حسین کا ہاں صاف تھا بڑا ہے زمین
 کے اللہ کے ذکر کے سامنے۔ ترجمہ آپ نے نہیں پڑھا۔ ترجمہ پڑھ دیجئے۔
 اللہ تعالیٰ کی توحید کے سامنے حضرت حسین کا ذکر کرنا ایسا جیسے کہ گونہ کے
 ڈھیر کو..... جیسے کستوری کے سدھنے گوند کا ڈھیر ہے۔ اب دیکھ لیجئے۔ اچھا
 اس کے بعد کہتے ہیں تکذیب کا اشتہار دلا۔ جناب اس کو تکذیب کا اشتہار دینے
 کی ضرورت تھی اس کے پاس چلتا پھرتا ہوتا جاتا تھا۔ اشتہار تھا۔ مافیہ فہم تھی محمدی یلم۔
 اس کو اشتہار کیا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں میری زندگی میں اس کا خاندان مر جلتا
 اور میرے نکاح میں آئے گی۔ خدا نے نکاح پڑھا دیا۔ خدا کے پڑھنے سے نکاح کے
 نئے کیوں ٹوٹ گئے؟ پھر کہتے ہیں وہ عذاب سے نکلیا۔ مرزا صاحب کے ساتھ
 محمدی یلم کا نکاح ہونا عذاب تھا۔ نبی کے ساتھ مذہب ہوتا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟
 کہتے ہیں کہ یہ دوسری ٹیلی (.....) ہو جائے گی۔ سبحان اللہ۔
 دوسری کیا۔ تمام انبیاء حضور کے امتی ہیں۔ ان میں سے حضرت علیہ السلام امتی ہیں
 اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ اِتی ہو کے حضور کے امی ہو گئے۔ پہلے بھی امتی ہیں۔ اب بھی امتی ہو گئے
 دوسری ٹیلی (.....) کیسے ہو گئے؟ کہتے ہیں اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ میں کیا کہو؟

۱۔ بدر بانی حضرت ہو۔ بعد اشتہار کی ضرورت نہ تھی۔ کیونکہ توجہ کر چکا تھا۔ اشتہار دھنہ
 کا بیج تو آپ لوگوں کو تھا۔ مگر کوئی شخص اس میں کامیاب نہ ہو سکا۔
 ۲۔ نکاح شرم کا تھا۔ تو بہ اور رجوع نہ کرنے کی شرط ہے۔

۳۔ یہودی والا امتی نبی سوائے حضرت مرزا صاحب کے کوئی نہیں حضرت علیہ السلام مستحق نبی تھے جب بقول
 رومی علیہ السلام امتی بن لا یمیں گئے تو مستحق بھی نہیں گئے۔ لہذا ٹیلی تو زمان بدل گئی۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کتاب "فتاویٰ احمدیہ" میں فرماتے ہیں کہ اس کے مندرجہ
 ہیں کہ جیسی اور ہوگا نام اور ہوگا۔ وہ شخصیتیں ہوں گے۔ کہا کہ آپ نمازیوں نہیں
 پڑھتے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں حدیث میں لکھا ہے اَمَّا مَلِكُكُمْ فَتَنَكُمُ کہ تمہارا
 امام دوسروں کے نیچے نماز پڑھے گا۔ پتہ چلتا ہے مسیح اور ہوگا امام مدعی اور ہوگا۔
 اور فرمایا کہ مسیحا کون ہوگا..... رَاٰنَحْنُ رَاٰنَحْنُ رَاٰنَحْنُ اٰیْنِهٖ رَاٰنَحْنُ
 اٰرَیْنِ۔ جو میرے باپ کا نام ہے اُن کے باپ کا نام ہوگا جو میری ماں کا نام ہے اُن
 کی ماں کا نام ہوگا۔ اور ان کا نام محمد ہوگا۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ مِّنْ اٰهْلِ بَنِيْ
 یَسَّیْہِ اٰہْلِ بَیْتِیْ میں سے ہوگا۔ مِّنْ دُوْدَ فَاطِمَۃَ فَاطِمَۃَ کی اولاد سے ہوگا۔ یہ کہاں
 مدعی بن گئے بہ نسل زادہ کہاں مسیحا ہو گیا وہ تو حضور کی اولاد سے ہونا تھا۔ اُس
 کا نام محمد ہونا تھا والد کا نام آمنہ ہونا تھا۔ والد کا نام حضرت عبد اللہ ہونا
 تھا۔ لکھتے ہیں —

بس حضرات! مناظرہ ختم ہو گیا۔ انتہا اللہ العزیز شائع ہو گا۔ یٹ ریکارڈ نے
 جانیں گے۔ دیکھ لیں کہ میرے کسی اعتراض کا جواب نہیں دے سکے۔ نہ وفات ثابت
 کر سکے نہ جوائے نبوت ثابت کر سکے۔ نہ مرزا صاحب کا ایک پیشگی نہ حضور کی توہین
 نہ انبیاء کی توہین۔ کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مناظرے کو حق
 کے لئے باعث رحمت اور باعث سعادت بنائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا —
 ابھی ختم نہیں ہوا۔ ابھی دست تشریف رکھیں۔

اختتامی تقریر قاضی محمد کبر صاحب کل لاٹوی

مناسبت جماعت احمدیہ

دیکھئے جناب مولانا نے فرمایا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو معاذ اللہ گونہ کا ڈیر
قرعہ دیا گیا ہے۔ آخر میں اس کو دہرا پا ہے۔ میں اس کا جواب پہلے اپنی تقریر میں سے
لکھا ہوں کہ پہلا شرک اور توحید کا مقابلہ ہو رہا ہے اور حضرت مرزا صاحب یہ کہہ
رہے ہیں کہ توحید کے مقابلہ میں شرک جو ہے اس کا حقیقت گونہ کے ڈیر کی ہے اس
بگڑے ہوئے صاحب نے یہاں سے بول پڑے کہ حوالہ پڑھ دیجئے۔ قاضی صاحب نے
فرمایا۔ میں پڑھتا ہوں آپ جلدی نہ کریں۔ دیکھو فرماتے ہیں

فَقَدْ أَهَى الْأَمْلَامُ رَاغِدِي الْمَقَابِلِ

نَسِيتُمْ حِلَالَ اللَّهِ

فل عین۔ اور کاسہ پر پڑھیں۔

قاضی صاحب۔ کفایت آپ ضائع کرنا چاہتے ہیں؟ میں کہیں کہاں تک پڑھوں گا؟

آپ سارا قصیدہ سنیں گے تو میں سنا دوں گا۔

خَرَّتْ لَهُ أَحْبَارُكُمْ مِثْلَ سَاجِدٍ بِجُفَيَّيْنِ

جَمْعُ قَوْمٍ شَرُّكَوْا وَتَنَفَّرُوْا

شرک کر رہے ہو۔ تم

اہم حسین کے تعلق -

نُسَيْبُكُمْ جَلَالُ اللَّهِ وَالْمَجْدُ وَالْعُلَى
تَمَّ خُدا کا جلال اور بزرگی بھول گئے
وَمَا يَزِدُّكُمْ إِلَّا حُسَيْنٌ أَتُكْبَرُ
حسین کو تم نے بے زبان بنایا خدا کے ساتھ شریک ٹھہرانے کو
فَقَدْ أَفْلَى الْأَسْلَافِ أَخَذَى الْمُصَافِ

ہل حسین وہ میان میں بول پڑے -

قاضی صاحب - دیکھو کہ وہ میان میں بولتے ہیں۔ صاحب صد بابہ دیکھو
کیا طریق ہے۔ سنا اسنے !!

صد صاحب اسد بابہ پڑھ دیں -

قاضی صاحب اچھے نام دیجئے، تھیک پوئیر کا you (very much) !
(very much)

نور مرزا صاحب کا ترجمہ پڑھ دیتا ہوں۔ میں خدا کے فضل سے عربی
باتا ہوں، خود بھی ترجمہ کر سکتا ہوں۔ پر آپ مرزا صاحب کا
ہی سنا لیں !

نُسَيْبُكُمْ جَلَالُ اللَّهِ وَالْمَجْدُ وَالْعُلَى
وَمَا يَزِدُّكُمْ إِلَّا حُسَيْنٌ أَتُكْبَرُ

نور مرزا صاحب کا ترجمہ :- تم نے خدا کے جلال اور مجد کو تم نے
بھلا دیا۔ اور تمہارا وردہ مرتبہ میں ہی کیا تو اس سے انکار کرتے ہو ؟

حسین کا ورد کرنا۔

هَذَا هَلْ الْأَسْلَامُ أَخَذَ الْمَصَائِبَ

فراتے ہیں: پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے؟ یعنی شرک کرنا۔

ہاں حسین:۔ یہاں شرک کہاں لکھا ہے!

قاضی صاحب:۔ دیکھو ٹیکسٹ (صفحہ ۱۷۱) ہے۔ جناب یہ بحث ہے۔

یہ بحث ہے۔

ول حسین:۔ نعم دیتا ہوں۔ میں سو رہا تھا کہ یہ انعام چھوڑ دو سو دینے کے لئے تیار

ہوں۔ شرک نہیں ہے۔

قاضی صاحب:۔ دنیا بانتی ہے۔ درمیان میں نہ ہوں۔ بے تاب نہ ہوں۔ مضطرب

نہ ہوں۔ کتاب کے میں (صاحب صمد کو کتاب دیتے ہوئے) رہناں نوں

سنا دیو!

اس پر صاحب صمد کتاب سے ترجمہ پڑھ کر سنانے لگتے ہیں)

صاحب صمد: سُنتے!

ول حسین:۔ مدد نو شعروں کا ترجمہ پڑھ دیجئے، اردو۔

صاحب صمد:۔ (کتاب سے ترجمہ پڑھتے ہیں) پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ تم نے

خدا کے جلال۔ خاموشی: سُنتے!۔ اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد

مرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے! پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کہ تورا

کا خوشبو کے پاس گڑہ کا دھیرہ ہے۔

(غیر احمدی مجمع میں تائید)

قاضی صاحب :۔ دیکھو جی یہ کتابیاں بھانا اسلام کا کام نہیں ہے۔ کتابیاں بھانا اسلام کا کام نہیں ہے۔ دیکھئے صاحب میں کتابوں آپ برابر یہ کتابیاں بھائی۔ پتائی اپنی جگہ قائم ہے۔ اگلا شروع کیجئے۔

وَاِنْ كَانَ هَذَا الشِّرْكَ فِي الْبَدَنِ جَائِزًا
اگر یہ شرک دین میں جائز ہوتا تو حید کے مقابل میں
فَبِالْغُبُورِ مُسَلِّمًا لِلَّهِ فِي النَّاسِ بَعْثُورًا
تو خدا کا نہیں کہ بھیجا ایک خدا کام ہوتا۔

شرک کے مقابل میں توحید کو پیش کیا جا رہا ہے۔

رکتے ہیں بدیک نئی بات انہوں نے پیش کی جبکہ پہلے پیش کرنے کی انہیں توفیق نہیں

ملی کہ صلی ہو ہے وہ اوسے دیکھا جو ہے وہ اور ہے۔ میرے پاس مسند
احمد بن حنبل کی حدیث ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔

اھل حسین :۔ حدیث پیش نہیں ہو سکتی۔

قاضی صاحب :۔ حدیث پیش کر سکتا ہوں۔

اھل حسین :۔ نئی حدیث نہیں۔ نئی آیت نہیں۔

قاضی صاحب :۔ آپ نے نئی پیش کی ہے۔ دیکھئے وَلِدًا فَاطِمَةُ اهل البيت۔

اچھا صاحب میں یہ نئی دلیل نہیں پیش کر رہا۔

اھل حسین :۔ حوالہ بھی نہیں۔

قاضی صاحب :۔ میں جواب دے رہا ہوں۔ جواب نہ دوں آپ کو؟

صاحب :۔ جواب دیں۔

جناب کفری الرحیل رحمۃ اللہ علیہ میں مرزا صاحب کو تو بہ کا اسم ہوا۔۔۔ میں نے کہا بناؤ تو بہ کا لفظ اپنے پاس سے لاتے ہو۔ انہوں نے کہا ہم پیش کیا تھے میں مرزا صاحب نے کہا اس اسم میں انداز ہے۔ انداز کے کیا معنی یعنی موت فوت کی پیش گوئی ہے۔ انداز ایسی پیش گوئی کو کہتے ہیں جس میں کسی مصیبت کا ذکر ہو بلکہ ذکر ہو۔ یا موت ذکر ہو۔ انداز کا لفظ انہوں نے ————— اختیار ہے یہ انداز کے طور پر ان کے لفظ تھے۔

اب جناب دعا کہتے ہیں صدق و کذب کمرز صاحب نے معیار بنایا یا امور کی پیش گوئی صدق و کذب کا معیار ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا ————— مفسرہ نہ ہوں۔ سنو! ————— محمدی ٹیم کی پیش گوئی مشروط تھی۔ میں نے کہا ٹیکو انجامِ اُتم میں حضرت مرزا صاحب نے لکھا۔ (غیر محمدی جمیع میں شور مچا اب نہیں سنیں گے یہ اب مفسرہ میں آپ ————— مجھے مجبور کہتے ہیں آپ اب ————— ہاں جناب! یہ ٹیکو انجامِ اُتم صوفیہ ۳۴۔ مرزا صاحب کہتے ہیں سلطان محمد کی موت ٹل گئی ہے اس کے تو بہ کرنے کی وجہ سے اس نے محمدی ٹیم نفاق میں نہیں آسکتی۔ آپ جو چاہتے ہیں۔ بڑا شوق ہے آپ کو محمدی ٹیم نفاق میں آئے اس کو کہو مجھ کو جواب دے جو اس کا خاوند ہے کہتے ہیں نجا کے نفاق میں عورت کا آنا جو ہے یہ کوئی بُری بات ہے ہاں کتنا ہے بُری بات ہے۔ ہم کہتے ہیں سلطان محمد کا مرنا تو ازراہ تھا۔ وہ تو درمیان میں ایک ایسی جڑی تھی جس کے لئے موت کا وعدہ تھا وہ قبہ سے ٹل گیا۔ قرآن کریم میں لکھا ہوا موجود ہے مَا كَانَ اللَّهُ مِعْذِرَهُمْ وَهُمْ يَسْتَعْجِلُونَ ۝

دل حسین۔۔۔ نئی چیز میں نہیں کر سکتے۔

قاضی صاحب۔۔۔ قرآن نہیں میں کر سکتے اب ہر چیز کو اب آپ نئی لکھ دیں گے؟ اوجی
قرآن بھی نیا۔۔۔ حدیث بھی نئی۔۔۔ اب ہر چیز نئی ہماری بن گئی۔ لکھتے ہیں ثابت۔۔۔
دعویٰ احمدی کلمہ میں شورا

سنئے جی! اب جیاب رہیں گے یہ آپ کی ناکامی کی دلیل ہے۔ صاحب!

بند کلا دیں یا تو۔

صاحب صدر۔۔۔ ابھی ابی کا وقت باقی ہے اس واسطے ان کو تہمت اور ٹھیس میں نہ کرنے کے لئے
موقع دیں جہاں تم کھٹے آپ نے بڑے سکون سے سنا ہے اب ان کی دو باتیں جو
پہلی تھیں۔۔۔ جو نئی چیز ان کو پہلے کہہ دیا گیا ہے یہ ذمہ داری ان کو خود محسوس
کرانی چاہیے۔ کوئی نیا معاملہ میں نہ کریں۔ نہ چلیں کریں۔ اب اس کا ختم ہو چکا ہے۔
دل حسین۔۔۔ یہ آیت پہلے پیش نہیں کی تھی میں نے اٹھارہ بجے پڑھو یہ نہ پیش کریں نہ ہم بولیں۔
قاضی صاحب۔۔۔ مولوی صاحب! ٹھیک چلی بہت بڑے اور۔۔۔ مولانا نے یہ فرمایا کہ مرزا صاحب
نے قرآن کو منسوخ کر دیا ہے۔ میں نے کہا ایک حوالہ پیش کر دو جس میں مرزا صاحب نے یہ
لکھا ہو ویسے آنے سے قرآن منسوخ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا میں اسی مجلس میں تائب
ہو جاؤں گا۔ آپ ایک حوالہ پیش نہیں کر سکتے جس میں مرزا صاحب نے لکھا ہو قرآن
منسوخ ہو گیا ہے مرزا صاحب کا امام یہ ہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔
یہ مرزا صاحب کا امام ہے کہ ساری کی ساری خیر اور بھلائی اور برکت قرآن میں ہے
مرزا صاحب کو خط قرآن کوئی امام نہیں ہوا۔ مرزا صاحب کے اہلکات قرآن
کے تبلیغ میں اس لئے مرزا صاحب انٹرنیشنل (International) اور

مستقل ہی نہیں ہیں مستقل ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کی نسبت قیامت تک رہے گی۔ ہم قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ الحمد للہ کے کردار انسان کی اس کہ ایک نقد ہو ایک شہوتہ مسوخ نہیں مانتے۔ اگر آپ یہ ایک فقرہ دکھادیں مرزا صاحب کے کلام میں جس خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ میں اسی مجلس میں تائب ہو جاؤں گا۔ آپ ایک حوالہ پیش کریں کہ مرزا صاحب نے کہا کہ قرآن مسوخ ہو گیا۔ اربعین کا حوالہ آپ نے بتایا کیا۔۔۔۔۔

مولوی لال حسین صاحب اختر

حضرات! میں اپنی جماعت کا دل سے الہی سنت والجماعت کی

طرف سے۔

خاموش۔ خاموش۔ چپ رہ جائے!

حضرات!

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبی بعدہ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مرزا صاحب کے.....

صاحب صاحب :- مولانا نکلیا کتنا چاہتے ہیں؟

لال حسین صاحب :- شکریہ ———

صاحب صاحب :- آپ کو موقعہ ———

(شود ———)

لال حسین صاحب :- آج سے چند دن پیشتر جناب صاحب کی موجودگی میں یہ شرائط طے ہوئے

تھے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے شکر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و
 کرم سے ہم نے جو شرائط ملے تھے اُن کے مطابق یہ مناخا یہاں ہوا۔ ہر
 شخص جس نے مناظرہ سنا ہے یا ٹیپ ریکارڈ سنیں گے۔ ہاتھ ہوا پڑھیں گے
 وہ اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے۔ اور میں ایک عرصے کو لگا کر کوشش یہ کرنی چاہیے
 کہ اس مناظرے کو بغیر کسی مانتے کے فٹ نوٹ کے شائع کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ
 کے فضل کے بعد یہ خصوصیت کے ساتھ اپنے مقابل حضرات جو ہیں ان کا بھی
 شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور لوگوں کو موقع دیا کہ وہ حق و
 صداقت کے متعلق غور کر سکیں اور ان کے بعد میں جناب صد کا تہ دل سے
 شکور ہوں۔ اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنا عزیز وقت دیا۔ تکلیف
 اٹھائی اور بالکل غیر جانبداری کے ساتھ انہوں نے صدارت کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ
 ہم سب پر حق کو واضح رکھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے دین و دنیا کو بہتر
 بنادے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اِنِّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

قاضی محمد نذیر صاحب

میں آپ تمام حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے ہم دونوں کا کلام محبت کے ساتھ
 سنا۔ ہم نے یہ گفتگو جو پیش کی ہے کوئی دکھاوا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے میں نے
 بھی کی ہے گفتگو۔ اور میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب بھی اپنے خیال میں خدا کی رضا کے
 لئے کرتے ہیں گفتگو۔ باقی حقیقت کو سمجھنا یہ پہلک کا کام ہے۔ بیشک میری بھی یہ خواہش
 ہے کہ یہ مناظرہ جو ہے ٹیپ ہو چکا ہے۔ اس کو شائع کیا جائے تاکہ خدایہ پر سوچنا

آپ شائع کریں اور صاف صاف ہم دیکھنے کے لئے تیار ہیں۔ جناب صاحب ممد کا بہت شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت محبت کے ساتھ دونوں بھائیوں کے درمیان گفتگو کرائی ہے۔ اور میں ان کا نہایت ممنون ہوں۔ اور ایسا مثال بہت کم ہے کہ منظر ہاں طرح اسی اور اطمینان کے ساتھ ہوا ہو۔ کہ بعض دوستوں نے تالی بجائی مگر میں اس کی بھی شکایت نہیں کرتا بات یہ تھی۔ ان کو پتہ نہیں تھا کہ تالی نہیں بجایا کرتے۔ اس لئے ان سے ایسا ہوا۔ میں آپ سب بھائیوں کا بہت دل سے ممنون ہوں۔

صاحب ممد:۔ میں اب ممبر کے اہتمام کا اعلان کرتا ہوں:

نوٹ

ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق پیشگوئی کی وحشا

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اپنی پیشگوئیوں مندجہ الوصیت وغیرہ کے مطابق ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کے شیطان نے ان پیشگوئیوں سے اندازہ لگا کر اس کے کان میں بھونکا کہ مرزا صاحب تین سال میں ہلاک ہو جائیں گے خدا نے فرمایا اے کہہ دو کہ خدا اے جھوٹا کرے گا اور تمہاری عمر بڑھا دے گا۔ لیکن بعد میں عبدالحکیم غلطی پیشگوئی پر قائم نہ رہا اور معین تاریخ وفات مقرر کر دیا جس میں وہ تو جھوٹا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر بڑھانے کی ضرورت نہ رہی۔ آپ نے پہلی پیشگوئیوں کے مطابق وفات پائی۔